

P-7

روزنامہ جنوبی سہارا بنگلورو

DAILY JUNUBI SAHAARA BENGALURU



P-8

Thursday 13 November 2026 | Pages - 8 | Rs. 5/- | Vol - 2 | Issue - 424 | RNI No.: KNURD/25/A2296 | dailyjunubisahaara@gmail.com | www.junubisahaara.com | جمعہ، ۲/ جمادی الثانی 1448

اقلیتوں سے کیا وعدہ پورا کرے گی کانگریس

بیلگاوی سرمائی اجلاس میں تبدیلیٔ مذہب مخالف قانون کی 2022 کی ترامیم منسوخ کی جائیں گی: ہری پرساد

بنگلورو، 12 نومبر: (جنوبی سہارا نیوز) کرناٹک میں کانگریس حکومت آئندہ ماہ بیلگاوی میں منعقد ہونے والے اسمبلی کے سرمائی اجلاس کے دوران بی جے پی حکومت کی جانب سے 2022 میں تبدیلیٔ مذہب مخالف قانون میں کی گئی ترامیم کو منسوخ کرے گی۔ یہ اعلان کرناٹک پردیش کانگریس کمیٹی (کے پی سی سی) کے صدر بی کے ہری پرساد نے کیا۔ اقلیتوں اور دلت تنظیموں کی جانب سے 2023 کے اسمبلی انتخابات میں کانگریس کے انتخابی وعدوں پر عمل درآمد کے مطالبے کے تحت جاری احتجاج کے بارے میں صحافیوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کانگریس اپنے وعدوں کی تکمیل کرے گی اور تبدیلیٔ مذہب مخالف قانون کو 2022 سے پہلے کی سابقہ صورت میں بحال کیا جائے گا۔ ہری پرساد نے مزید کہا کہ کانگریس ایک ایسی جماعت ہے جو پورے ہندوستان کی نمائندگی کرتی ہے اور ذات یا مذہب کی بنیاد پر سیاست نہیں کرتی۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی ہر طبقے کے خیالات اور آرا کو سنتی ہے اور سبھی کی باتوں کو اہمیت دیتی ہے۔ ان کے اس اعلان کو اقلیتی اور دلت تنظیموں کی جانب سے انتخابی وعدوں پر عمل درآمد کے مطالبے کے تناظر میں اہم قرار دیا جا رہا ہے۔



ایس سی، ایس ٹی ریزرویشن میں اضافے کو آئین کی 9ویں فہرست میں شامل کرنے کیلئے پی ایم کو مکتوب

ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل

قانونی کارروائی کی نگرانی ڈاکٹر جی پرمیشور، کے ایچ منی اپا اور ستیش جارکی ہولی کے سپرد، ایس سی ایس پی اور ٹی ایس پی اسکیموں کا سوشل آڈٹ ہوگا



بنگلورو، 12 نومبر: (جنوبی سہارا نیوز) وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے کہا ہے کہ درج فہرست ذاتوں (ایس سی) اور درج فہرست قبائل (ایس ٹی) کے لیے ریزرویشن میں اضافے کے ریاستی فیصلے کو آئین کی 9ویں فہرست میں شامل کرنے کے مطالبے کے ساتھ وزیر اعظم نریندر مودی کو خط لکھا جائے گا۔ اگر وزیر اعظم سے ملاقات کا موقع ملا تو اس معاملے پر ان سے تبادلۂ خیال بھی کیا جائے گا۔ وکاس سودھا میں ریاستی درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کی ترقیاتی کونسل کے اجلاس کے بعد جمعرات کو پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرنے کا فیصلہ کابینہ میں کیا گیا ہے اور حکومت کی درخواست قبول کر لی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ میں ریاست کی جانب سے قانونی پیروی کرنے اور مقدمے کی نگرانی کی ذمہ داری نائب وزیر اعلیٰ ڈاکٹر جی پرمیشور، وزیر کے ایچ منی اپا اور وزیر ستیش جارکی ہولی کو سونپی گئی ہے۔ حکومت کو امید ہے کہ سپریم کورٹ میں انصاف ملے گا۔ شیوکمار نے کہا کہ ماضی کی حکومتوں کو موردِ الزام ٹھہرانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ تمل ناڈو سمیت بعض ریاستوں میں ریزرویشن کی شرح 50 فیصد سے زیادہ ہے، جبکہ کرناٹک صرف 6 فیصد اضافے کی درخواست کر رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اندرونی ریزرویشن کا مسئلہ پہلے ہی حل کیا جا چکا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ درج فہرست ذاتوں اور قبائل کی فلاح و بہبود کے لیے آئندہ بجٹ میں نئے پروگرام شامل کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔ اس مقصد کے لیے ایک ویژن گروپ بھی تشکیل دیا جائے گا، جو ان طبقات کی ترقی کے لیے نئی تجاویز پیش کرے گا۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ نائب وزیر اعلیٰ ڈاکٹر جی پرمیشور کی قیادت میں کابینہ کی ذیلی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے، جو درج فہرست ذاتوں کے لیے خصوصی ترقیاتی منصوبہ (ایس سی ایس پی) اور درج فہرست قبائل کے لیے خصوصی ترقیاتی منصوبہ (ٹی ایس پی) کے تحت جاری پروگراموں کا جائزہ لے گی۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ کئی برسوں کے دوران ان اسکیموں کے تحت مختص کیے گئے فنڈز سے کس حد تک فائدہ پہنچا ہے، اس کا جائزہ لینے کے لیے معتبر اداروں کے ذریعے سوشل آڈٹ کرانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ بعض اسکیموں میں ایک دوسرے سے مماثلت اور فنڈز کے دہرے استعمال کے خدشات بھی سامنے آئے ہیں، جن کا جائزہ لیا جائے گا۔

2027 میں بگڑ سکتے ہیں عالمی معاشی حالات

نئی دہلی۔ (ایجنسی) دنیا بھر میں 2027 کے دوران قرض سے متعلق مالی حالات کمزور پڑ سکتے ہیں۔ قرض لینے کی بڑھتی ہوئی روش اور توانائی کی بلند قیمتوں کے باعث کمپنیوں اور حکومتوں پر دباؤ بڑھنے کا خدشہ ہے۔ خاص طور پر زیادہ قرض لینے والی اور جلد ہی اپنے پرانے قرضوں کی 'ری فائنانسنگ' (قرض کی نئی شرائط پر تجدید) کرنے والی کمپنیوں اور اداروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ 'موڈیز ریٹنگز' کی ایک رپورٹ میں یہ اندازہ ظاہر کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق بڑی معیشتوں میں اقتصادی سرگرمیاں جاری رہنے کی امید ہے، لیکن مالی وسائل حاصل کرنے کے لیے بڑھتے خرچ، توانائی کے اخراجات اور مصنوعی ذہانت (اے آئی) میں سرمایہ کاری کی رفتار سست ہونے سے مختلف شعبوں میں مالی دباؤ بڑھ سکتا ہے۔

اعظم خان کو جیل میں قتل کرنے کی کوشش کی گئی: شیوپال

جیل میں ہراسانی اور ضابطوں کی خلاف ورزی کا دعویٰ، عدلیہ سے انصاف کی امید

غازی آباد، 12 نومبر: (ایجنسی) سماج وادی پارٹی کے سینئر رہنما شیوپال سنگھ یادو نے جمعرات کو ڈاسنا جیل میں پارٹی کے سینئر رہنما اعظم خان سے ملاقات کے بعد الزام لگایا کہ جیل کے اندر انہیں قتل کرنے کی کوششیں کی گئی ہیں اور انہیں مسلسل ہراساں کیا جا رہا ہے۔ صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے شیوپال یادو نے کہا کہ 10 مرتبہ رکن اسمبلی، 4 مرتبہ وزیر اور 2 مرتبہ رکن پارلیمنٹ رہنے والے اعظم خان کے ساتھ جیل میں ضابطوں کے خلاف سلوک کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کھانے پینے سے لے کر دیگر سہولتوں تک انہیں پریشان کیا جا رہا ہے اور ان کے خلاف درج مقدمات بے بنیاد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب انہیں صرف عدلیہ سے امید ہے۔ شیوپال یادو نے دعویٰ کیا کہ رام پور میں غریب اور محروم بچوں کے لیے یونیورسٹی قائم کرنے اور مسلمان ہونے کی وجہ سے اعظم خان کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ رہائی کے بعد اعظم خان سماج وادی پارٹی کے لیے انتخابی مہم چلائیں گے۔ ایودھیا میں رام مندر کے درشن کے لیے اکھلیش یادو کے مجوزہ دورے پر شیوپال یادو نے کہا کہ ہر شخص کو عبادت کرنے کا حق حاصل ہے اور اس معاملے میں مخالفت کی خبریں بی جے پی کی جانب سے پھیلائی جا رہی ہیں۔ اعظم خان کو 31 اکتوبر کو 2 پین کارڈ رکھنے سے متعلق ایک مقدمے میں ضمانت ملی تھی، تاہم رہائی کے فوراً بعد انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے منی لانڈرنگ کے ایک معاملے میں انہیں دوبارہ حراست میں لے لیا۔ یہ معاملہ رام پور میں مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی کی تعمیر کے دوران سرکاری فنڈز اور ٹھیکوں کے مبینہ غلط استعمال سے متعلق ہے۔



خواتین کیلئے 33 فیصد ریزرویشن بل منظور کرانے خصوصی پارلیمانی اجلاس بلانے کی تیاری، لوک سبھا کی نشستیں 543 سے بڑھا کر 850 کرنے کی تجویز؛ حکومت کو بل منظور ہونے کا اعتماد

نئی دہلی، 12 نومبر: (ایجنسی) مرکزی حکومت پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس طلب کرنے کی تیاری کر رہی ہے، تاکہ خواتین کے لیے 33 فیصد ریزرویشن کے نفاذ سے متعلق آئینی ترمیمی بل منظور کرایا جا سکے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق حکومت کو ایوان میں مطلوبہ اکثریت حاصل ہونے اور بل 15 سے 18 ووٹوں کی برتری سے منظور ہونے کا اعتماد ہے، تاہم اجلاس کی تاریخ اور مدت کا اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ مجوزہ آئینی ترمیم کے تحت لوک سبھا کی موجودہ 543 نشستوں کو حد بندی کے ذریعے بڑھا کر زیادہ سے زیادہ 850 کرنے کی تجویز ہے، جس کے نتیجے میں پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیوں میں خواتین کے لیے 33 فیصد ریزرویشن کے نفاذ کی راہ ہموار ہوگی۔ آئینی ترمیمی بل کی منظوری کے لیے لوک سبھا میں 361 ووٹ درکار ہوں گے۔ فی الحال 543 رکنی ایوان میں 3 نشستیں خالی ہیں۔ واضح رہے کہ 17 اپریل کو بجٹ اجلاس کے خصوصی اجلاس میں اسی نوعیت کا آئینی ترمیمی بل مطلوبہ اکثریت حاصل نہ ہونے کے باعث منظور نہیں ہو سکا تھا۔ ذرائع کے مطابق حکومت 2029 کے پارلیمانی انتخابات سے قبل خواتین کے ریزرویشن قانون کو نافذ کرنا چاہتی ہے۔ اس مقصد کے لیے تمام ریاستوں کی لوک سبھا نشستوں میں 50 فیصد اضافے کی تجویز زیرِ غور ہے، تاکہ جنوبی ریاستوں کے خدشات کو دور کیا جا سکے۔



ممبئی میں بم دھماکوں کی دھمکی کے بعد ہائی الرٹ

ممبئی: (ایجنسی) ممبئی میں کئی اہم مقامات پر بم دھماکے کرنے کی دھمکی آمیز ای میل موصول ہونے کے بعد سلامتی کے اداروں کو ہائی الرٹ کر دیا گیا ہے۔ دھمکی میں میئر کے دفتر، بینکوں، ایک عدالت، اداکار ابھیشیک بچن کے بنگلے، مہالکشمی ریس کورس اور چھترپتی شیواجی مہاراج بین الاقوامی ہوائی اڈے سمیت شہر کے کئی اہم مقامات کو نشانہ بنانے کی بات کہی گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق، 12 نومبر کو صبح 10 بج کر 52 منٹ پر موصول ہونے والی اس ای میل نے ممبئی میں سلامتی سے متعلق تشویش پیدا کر دی ہے۔

ایران جنگ ختم کرنے کے لیے ڈیموکریٹک رہنماؤں کا دباؤ

واشنگٹن: امریکہ میں ڈیموکریٹک پارٹی کے رہنماؤں نے ایران جنگ ختم کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے ٹرمپ انتظامیہ پر دباؤ بڑھا دیا ہے۔ کانگریس میں ڈیموکریٹک پارٹی سے تعلق رکھنے والے سابق فوجیوں اور حال ہی میں منتخب ہونے والے ان کے ساتھیوں نے جنگ کے خاتمے کے ساتھ فوجی اہلکاروں اور سابق فوجیوں کے حقوق و تحفظ کو یقینی بنانے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ ان رہنماؤں نے سابق فوجیوں کو بہتر طبی سہولیات فراہم کرنے اور فوجی خاندانوں کے تحفظ کے لیے مزید مضبوط اقدامات کا مطالبہ بھی کیا ہے۔

13 اساتذہ کی خودکشی اور 400 کروڑ بقایاجات معاملے پر بامبے ہائی کورٹ نے دیا تفتیش کا حکم

ممبئی: (ایجنسی) مہاراشٹر کے پونے میں واقع سنگھ گڑھ ٹیکنیکل ایجوکیشن سوسائٹی (ایس ٹی ای ایس) اور اس سے وابستہ 44 تعلیمی اداروں میں مالی بے ضابطگیوں کی اب 3 مرکزی ایجنسیاں تحقیقات کریں گی۔ بامبے ہائی کورٹ نے اس معاملے میں مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی)، انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) اور محکمۂ انکم ٹیکس کو تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ عدالت نے ادارے کے کام کاج اور انتظامیہ کے رویے پر انتہائی سخت تبصرہ کیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ ادارے نے اس کے احکامات کی بھی خلاف ورزی کی اور وہ بھی کسی کی پروا کیے بغیر۔ ادارے کا طرز عمل عدالتی ضمیر کو جھنجھوڑنے والا ہے۔ یہ پورا معاملہ ادارے کے اساتذہ اور غیر تدریسی عملے کو طویل عرصے سے تنخواہوں، پنشن اور دیگر بقایاجات کی ادائیگی نہ کیے جانے سے متعلق ہے۔





مولانا ابوکلام آزاد ہندوستانی تعلیمی نظام بہترین معمار

ثمریز بوائز بھینسہ میں یوم قومی تعلیم کا اہتمام، مختلف اساتذہ کی تہنیت و خطابات

بھینسہ۔12/نومبر (جاوید ساحل اسٹاف رپورٹر جنوبی سہارا) ثمریز اسکول و کالج بوائز بھینسہ میں مولانا ابوالکلام آزاد کی یوم پیدائش پر قومی یوم تعلیم منایا گیا۔اس موقع پر ثمریز کے ذمہ داران نے پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا ابوالکلام آزاد وزیر تعلیم کے 11 سال کے عہد میں ہندوستانی تعلیمی میں کہ ءانقلاب برپا کیا۔آپ کے عہد میں کئی کمیشن کو قائم کرتے ہوئے تعلیمی نظام میں ایک نئی تبدیلی کو فروغ دیا مولانا آزاد تقسیم ہند کے سخت مخالف تھے دلی کی جامع



مسجد سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان ہجرت کے نام پر علیحدہ وطن عزیز میں ہی زندگی گزارے جس کی وجہ سے ہزاروں مسلمان آپکی بات کو لبیک کہا۔ٹی جی ایم آر ایس بھینسہ بوائز میں اقلیتی بہبود کا دن اور قومی یوم تعلیم نہایت جوش وخروش اور شاندار انداز میں منایا گیا۔اس تقریب کے مہمان خصوصی اسکول کے پرنسپل نریش شریک تھے۔اس موقع پر طلبہ اور اساتذہ نے تعلیم کی اہمیت، افادیت اور معاشرے کی ترقی میں اس کے اہم کردار پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے تقاریر پیش کیں۔تقریب کا ایک اہم حصہ انٹرمیڈیٹ کے طلبہ کی جانب سے حب الوطنی کے موضوع پر پیش کیا گیا خوبصورت ڈرامہ تھا،جس نے حاضرین کی خوب توجہ حاصل کی۔

صحافتی اقدار کی سربلندی کیلئے ہر ایک صحافی شبانہ روز جدوجہد میں مصروف

بھینسہ میں مجلس اتحاد المسلمین کی جانب سے اردو صحافیوں کی تہنیت: فیض اللہ خان و دیگر کا خطاب

بھینسہ۔12/نومبر (جاوید ساحل اسٹاف رپورٹر جنوبی سہارا) صحافتی اقدار کی سربلندی کیلئے ایک صحافی شبانہ روز جدوجہد کرتا ہے اور جو ہمیں مول لے کر عوام وحکومت کے سامنے حقائق کو پیش کرتا ہے۔صحافتی خدمات میں اردو صحافیوں کے نمایاں رول نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔اور ان کی دیرینہ صحافتی خدمات کی وجہ سے آج اردو زندہ جاوید نظر آرہی ہے۔ان خیالات کا اظہار صدر مجلس بھینسہ ٹاون فیض اللہ خان کے علاوہ دیگر نے آج اردو صحافیوں کی تہنیت پیش کرنے کے



دوران کیا۔سالار ملت سلطان صلاح الدین اویسی مرحوم کی خدمات کو خراج اور یوم اردو کے ضمن میں ال انڈیا مجلس اتحاد المسلمین شاخ بھینسہ کی جانب سے رینبو ڈگری کالج میں بھینسہ شہر کے اردو صحافیوں کی تہنیتی تقریب منعقد کی گئی۔اس تقریب کی صدارت صدر مجلس بھینسہ ٹاؤن فیض اللہ خان نے کی۔جبکہ اس پروگرام میں محمد ناظر احمد رکن بلدیہ،مزمل احمد نمائندہ رکن بلدیہ عبدالجاوید نمائندہ رکن بلدیہ،سید اعظم نمائندہ رکن بلدیہ،شیخ قدیر نمائندہ رکن بلدیہ،عبدالرفیق سابقہ رکن بلدیہ،اکبر خان صدر اردو میڈیا بھینسہ کے علاوہ اردو صحافی جن میں عبدالبشیر ،سید جاوید ساحل،اظہر احمد خان،سلمان احمد،افروز خان آفتاب،عارف خان،بخی خان،مشرف احمد،سید رحمت،عبدالحمید،محمد کلیم الدین کے علاوہ دیگر موجود تھے۔اس موقع پر مذکورہ قائدین مذکورہ تمام اردو صحافیوں کی خدمات کے پیش نظر ان کی تہنیت پیش کرتے ہوئے گلپوشی وشال پوشی کرتے ہوئے مومنٹو بھی پیش کیئے گئے۔اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے فیض اللہ خان نے کہا کہ موجودہ صورتحال میں اردو کو نظر انداز کیا جارہا ہے۔اور اردو صحافیوں نے اردو کی بقاء کیلئے اپنی خدمات جاری رکھے ہوئے ہیں اور ہم اس بات کی اُمید کرتے ہیں کہ اردو صحافت کی وجہ سے اردو زبان قائم دائم رہ گئی۔انہوں نے اس موقع پر صحافیوں کے مسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حکومتیں صحافیوں کو سہولتوں کی فراہمی کے وعدے تو کرتی ہے لیکن اس پر عمل آوری نہیں کی جاتی۔جس کی وجہ سے صحافیوں کا مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑتا رہتا ہے۔انہوں نے اس موقع پر اس بات کا یقین بھی دیا کہ وہ صحافیوں کے مسائل کی یکسوئی کیلئے محمد جابر احمد سابقہ صدر نشین بلدیہ بھینسہ سے نمائندگی کرتے ہوئے مجلس کی اعلی قیادت کے علم میں لاتے ہوئے صحافیوں کے مسائل کی یکسوئی کیلئے کوشیش کریں گے۔بعد ازاں مختلف صحافیوں نے بھی خطاب کرتے ہوئے صحافیوں کی تہنیت پیش کرنے پر اظہار تشکر کیا۔آخر میں بھینسہ اردو جرنلسٹ یونین صدر اکبر خان نے بھی بھینسہ شہر کے اردو صحافیوں کی خدمات کو تسلیم کرتے ہوئے ان کی ہمت افزائی کرنے پر مجلس اتحاد المسلمین کے زمہ داران کا شکریہ ادا کیا۔



مریال گوڑہ۔12/نومبر (بورہان) بی۔وینکٹیشور راو اعزازی صدر مریال گوڑہ سرکاری ایریا ہاسپٹل ورکرس یونین نے ورکرس کو جی او نمبر 6 کے تحت 16000 روپئے ماہانہ تنخواہ دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے ہاسپٹل سوپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر رنگیا نائک کو یادداشت پیش کیا۔کئی سالوں سے ہاسپٹل میں سیکیوریٹی، سانیٹیشن کام کرنے والے مزدور اب تک بہت کم تنخواہ پر کام کررہے ہیں جی او 6 کے تحت تنخواہ بڑھانے کا مطالبہ کیا۔ای پی ایف، ای ایس آئی سہولت فراہم کرنے کا مطالبہ کیا۔اُنکے ساتھ لیڈرس شیخ شمیم، رام لنگم، بیگم موجود تھے۔



مریال گوڑہ۔12/نومبر (بورہان) وینکٹیش ضلع سیول سپلائی آفیسر، ضلع مینیجر سیول سپلائس کارپوریشن نلگنڈہ نے کہا کہ ریشن ڈسٹری بیوشن مرکز سے چاول تول کر کے فیر پرائس شاپ ڈیلر کو دینے کی گوڈام انچارج کی ہدایت دی۔مقامی گودام پاینٹ میں ریشن ڈیلرس کے اجلاس میں اُنہوں نے کہا کہ ہر ماہ شروعات میں ریشن شاپ کھول کر چاول دینے کی ہدایت دیا۔اُنکے ساتھ نائب تحصیلدار سید ولو، گودام انچارج وینکٹیش دیگر موجود تھے۔



سدی پیٹ۔12/نومبر (محمد جانی) وزیر اعلیٰ اے۔ریونت ریڈی کی جانب سے رواں ماہ 19 تاریخ کو منعقد ہونے والے عظیم الشان عوامی جلسے کے مقام کا ضلع کلکٹر کے۔ہیماوتی نے معائنہ کیا اور جلسے کے انتظامات کے سلسلے میں متعلقہ عہدیداروں کو ضروری ہدایات جاری کیں۔آج ضلع ہیڈکوارٹر سدی پیٹ میں ناگ دیوتا مندر سے سرِ سلّہ جانے والی بائی پاس سڑک کے کنارے تقریباً 15 ایکڑ اراضی پر منعقد ہونے والے عوامی جلسے کے انتظامات کا ضلع کلکٹر نے جائزہ لیا۔اس موقع پر ضلع کلکٹر نے کہا کہ عظیم الشان عوامی جلسے کے لیے اسٹیج، وی وی آئی پیز، عوامی نمائندوں، عہدیداروں، عوام اور میڈیا کے لیے تمام ضروری انتظامات پختہ منصوبہ بندی کے ساتھ کیے جائیں۔انہوں نے متعلقہ محکموں کے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ جلسے میں شرکت کرنے والے عوام کو کسی قسم کی دشواری پیش نہ آئے۔وی آئی پیز اور سرکاری عہدیداروں کی گاڑیوں کی پارکنگ، پولیس بندوبست اور دیگر انتظامات منصوبہ بندی کے مطابق مکمل کیے جائیں۔اس کے علاوہ خصوصی گیلریوں کی تعمیر، بیریکیڈنگ اور بجلی کی فراہمی میں کسی قسم کی رکاوٹ پیش نہ آنے کے لیے خصوصی اقدامات کرنے کی بھی ہدایت دی۔

کانگریس حکومت کسانوں کا کھوکلے دعووں اور وعدوں بہلانے میں مصروف

وزیر اعلی ریونت ریڈی دیولیہ پن کا شکار: بی آر ایس کارکنذار صدر کے ٹی آر کا خطاب

نرمل۔12/نومبر (مجید خان سعید رجنوبی سہارا) بی آر ایس کارگزار صدر کے ٹی آر نے کہا کہ کانگریس حکومت کسان مخالف پالیسیوں پر عمل پیرا ہے اور وزیر اعلی ریونت ریڈی دوالیہ پن کا شکار ہوچکے ہیں۔کیونکہ کانگریس حکومت کسانوں کو کھوکلے دعووں اور وعدوں سے بہلارہی ہے۔انہوں نے ریونت ریڈی پر پرزور الزام لگایا کہ وہ خالی باتوں اور فریب سے کسانوں کا پیٹ نہیں بھر پارہے ہیں۔کے ٹی آر نے ان ہزاروں لوگوں سے خطاب کیا جو بدھ کے روز نرمل ضلع ہیڈکوارٹر میں منعقدہ ایک بڑے ریتھو گرجنا جلسہ عام کے لیے جمع ہوئے تھے۔انہوں نے ریونت حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا کہ وہ سابقہ کے سی آر حکومت کے دوران لاگو کی گئی فلاحی اسکیمات میں سے نصف تک بھی عمل آوری نہیں کرسکی ہے۔کے سی آر نے پہلے خبردار کیا تھا کہ اگر کانگریس اقتدار میں آئی تو ریتھو بندھو کو ختم کردیا جائے گا۔ریونت ریڈی نے سوال کیا اور الزام لگایا کہ وہ تین بار چوٹی پر پہنچنے کے بعد ریتھو بندھو کو ختم کرکے مکمل پاگل شخص بن گیا ہے۔کے ٹی آر نے تنقید کرتے ہوئے کہا کہ انتخابات کے دوران ایسٹ مین کلر فلمیں دکھا کر اقتدار میں آنے والی کانگریس اب کسانوں، ملازمین اور تمام لوگوں کو گمراہ کررہی ہے۔کے ٹی آر نرمل میں منعقدہ جلسہ عام سے خطاب کررہے تھے۔اس جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کے ٹی آر نے اپنے غم کا اظہار کیا کہ کھاد کی کمی، آبپاشی کے پانی کی کمی اور ان کی اگائی گئی فصلوں کی امدادی قیمت کی کمی کی وجہ سے ریاست میں کسانوں کی حالت دگرگوں ہوگئی ہے۔انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ اب ریاست میں جہاں بھی دیکھیں کسانوں کی دہلیز پر موت کی گھنٹی بج رہی ہے۔انہوں نے سی ایم ریونت ریڈی پر گوداوری اور کرشنا کے پانی کو پڑوسی ریاستوں کی طرف موڑنے پر آنکھیں بند کرنے کا الزام لگایا۔سریرام ساگر، سوارنا، گڈنا واگو، کڈیم اور سدرماٹ بیراج جیسے پروجیکٹوں کی دستیابی کے باوجود، جو انہوں نے بنایا، کانگریس کی نااہلی کو گوداوری کے کنارے پر واقع نرمل ضلع کے 9

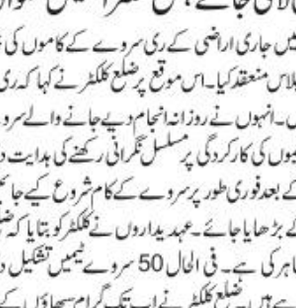

منڈلوں کی حالت زار کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا، جنہیں قحط زدہ علاقہ قرار دینا پڑا۔انتخابات کے دوران ریونتھ ریڈی اور بھٹی وکرمارکا کی طرف سے کئے گئے وعدوں کے ویڈیو کلپس، بشمول روپئے ماہانہ پنشن۔خواتین کے لیے 2,500 روپے بزرگوں کے لیے 4,000، بیلنس میں سونا، اور روپے۔کسانوں کے بندھو کے لیے 15000، اسمبلی میں دکھائے گئے۔انہوں نے اسٹیج پر کانگریس کی دھوکہ دہی کو اور بی جے پی اور کانگریس دونوں کرپٹ بتانے کیلئے اسکرین مختلف کلپس دکھائے۔کے ٹی آر نے قومی پارٹیوں بی جے پی اور کانگریس کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔انہوں نے کہا اگر ایک دہلی کے لیڈروں کے جوتے اٹھاتا ہے تو دوسرا دہلی کے لیے پیسوں کے تھیلے لے کر جاتا ہے اور دونوں پارٹیوں کے رویے پر تنقید کی۔اگر نرمل کے عوام بی جے پی ایم ایل اے یلٹی مہیشور ریڈی کو بھاری اکثریت سے منتخب کرتے ہیں تو وہ اس حلقہ سے جیت جائیں گے۔انہوں نے نرمل پر کچھ نہ کرنے پر تنقید کی اور کہا کہ وہ پوری طرح سے مغلوب ہیں۔انہوں نے ان پر الزام لگایا کہ انہوں نے انتخابات کے دوران سرکاری ملازمین کو مطمئن کیا اور پھر اقتدار میں آنے کے بعد انہیں ڈی اے اور پی آر سی نہیں دیا۔

ری سروے کے کاموں میں تیزی لائی جائے، ضلع کلکٹر آشیش سنگوان کی متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت

کاماریڈی۔12/نومبر (سید کوثر علی) ضلع میں جاری اراضی کے ری سروے کے کاموں کی پیش رفت کا جائزہ لینے کے لیے ضلع کلکٹر آشیش سنگوان نے متعلقہ عہدیداروں کے ساتھ جائزہ اجلاس منعقد کیا۔اس موقع پر ضلع کلکٹر نے کہا کہ ری سروے کے کام مقررہ مدت میں مکمل کرنے کے لیے تمام عہدیدار باہمی تال میل کے ساتھ کام کریں۔انہوں نے روزانہ انجام دیے جانے والے سروے کے کاموں کی پیش رفت کا جائزہ لینے اور روور آلات کی کارکردگی، ان کے استعمال اور سروے ٹیموں کی کارکردگی پر مسلسل نگرانی رکھنے کی ہدایت دی۔انہوں نے کہا کہ ضلع کے 70 کڈاسٹرل ری سروے مواضعات میں گرام سبھاؤں کے انعقاد کے بعد فوری طور پر سروے کے کام شروع کیے جائیں۔جن مواضعات میں گرام سبھائیں مکمل ہوچکی ہیں، وہاں کسی بھی قسم کی تاخیر کے بغیر کاموں کو آگے بڑھایا جائے۔عہدیداروں نے کلکٹر کو بتایا کہ ضلع میں جملہ 158 لائسنس یافتہ سروے رز موجود ہیں، جن میں سے 144 نے اپنی رضامندی ظاہر کی ہے۔فی الحال 50 سروے ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں اور ہر ٹیم کے لیے ایک لائسنس یافتہ سروے رز کو مقرر کرتے ہوئے کام انجام دیے جارہے ہیں۔ضلع کلکٹر نے اب تک گرام سبھاؤں کے انعقاد والے ری سروے مواضعات کی تفصیلات، روزانہ کی پیش رفت اور سروے ٹیموں کی کارکردگی کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے ہوئے ری سروے کے عمل میں تیزی لانے کی ہدایت دی۔اس اجلاس میں اڈیشنل کلکٹر وکٹر، مقامی اداروں کے اڈیشنل کلکٹر این وائی گری، سروے لینڈ آفیسر سرینواس، اے او مسعود احمد اور سپرنٹنڈنٹس نے شرکت کی۔

ٹی ایم میں سرقہ کی کوشش، ملزم کو چند گھنٹوں میں پولیس نے گرفتار کرلیا ''ضلع ایس پی''

کاماریڈی۔12/نومبر (سید کوثر علی) کاماریڈی شہر کے جے پی این روڈ پر واقع ایس بی آئی اے ٹی ایم میں نصف شب کے وقت رقم چوری کرنے کی کوشش کرنے والے ملزم کو پولیس نے چند ہی گھنٹوں میں گرفتار کرلیا۔ملزم نے اپنی شناخت چھپانے کے مقصد سے پہلے اے ٹی ایم مرکز میں نصب سی سی کیمروں کو نکال کر چوری کیا اور بعد ازاں لوہے کی سلاخ سے اے ٹی ایم مشین کو توڑ کر رقم لوٹنے کی کوشش کی۔تاہم سکیورٹی الارم بجنے سے وہ رقم لیے بغیر فرار ہوگیا۔ضلع ایس پی ایم راجیش چندر، آئی پی ایس نے واقعہ کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ 11 نومبر کی رات تقریباً ایک بجے یہ واردات پیش آئی۔شکایت موصول ہونے پر کاماریڈی ٹاؤن پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کرکے تحقیقات شروع کی گئیں۔ان کے احکامات پر ڈی ایس پی ایس مدھوسودھن کی نگرانی اور ٹاؤن ایس ایچ او نرہری کی قیادت میں خصوصی پولیس ٹیموں نے تحقیقات کا آغاز کیا۔پولیس کی تکنیکی تحقیقات اور حاصل شدہ معلومات کی بنیاد پر ملزم کی شناخت مہیش گیا نوبانبدے (33) کی حیثیت سے



ہوئی، جس کا تعلق ریاست مہاراشٹر کے ضلع پربھنی سے ہے۔وہ کاماریڈی کے والمیکی بینڈ شاپ میں بینڈ باجاتے ہوئے روزگار حاصل کررہا تھا۔تحقیقات میں معلوم ہوا کہ ملزم نے ایک شخص سے حاصل کردہ 10 ہزار روپے کا قرض ادا کرنے کے لیے اے ٹی ایم سے رقم چوری کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔واردات کے بعد پولیس کو شبہ نہ ہو اس غرض سے وہ کاماریڈی ہی میں مقیم رہا۔تاہم جب وہ اپنے آبائی مقام فرار ہونے کے لیے ریلوے اسٹیشن پہنچا تو پولیس نے اسے چند ہی گھنٹوں میں گرفتار کرلیا۔پولیس نے ملزم کے قبضے سے واردات میں استعمال کردہ لوہے کی سلاخ، اے ٹی ایم سے نکالے گئے سی سی کیمرے اور موبائل فون ضبط کرلیا۔ایس پی نے بتایا کہ ملزم کو گرفتار کرکے عدالت میں پیش کیا جائے گا۔اس موقع پر ضلع ایس پی نے انتہائی مستعدی اور پیشہ ورانہ مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے چند گھنٹوں میں ملزم کو گرفتار کرنے والے کانسٹیبل نرسمہلو اور ہوم گارڈ موہن ریڈی کی خصوصی ستائش کی۔

نونہال اردو ہائی اسکول میں جشن یوم تعلیم جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا

عادل آباد۔12/نومبر (جنوبی سہارا) قومی یوم تعلیم کے موقع پر 11 نومبر کو نونہال اردو ہائی اسکول، عادل آباد میں ''جشنِ یومِ تعلیم'' کی ایک پُروقار تقریب اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب عتیق الرحمٰن صاحب کی زیرِ صدارت منعقد ہوئی۔تقریب کا باقاعدہ آغاز ہیڈ ماسٹر جناب عتیق الرحمٰن صاحب کے دستِ مبارک سے شمعِ علم روشن کرکے کیا گیا، جس کے ذریعے علم کی روشنی پھیلانے اور جہالت کے اندھیروں کو دور کرنے کا خوبصورت پیغام دیا گیا۔تقریب میں طلبہ نے مولانا ابوالکلام آزاد کی تعلیمی خدمات، تعلیم کی اہمیت اور افادیت کو مختلف ادبی، ثقافتی اور تعلیمی پیشکشوں کے ذریعے خوبصورت انداز میں اجاگر کیا۔پروگرام کا آغاز جماعت ہشتم کی طالبہ اشیا سمیعہ کی خوبصورت قرأت سے ہوا، جبکہ جماعت نہم کے طالب علم نہال خان نے حمدِ باری تعالیٰ اور جماعت نہم کی طالبہ ملیحہ نے نعتِ رسولِ مقبول ﷺ پیش کی۔اس موقع پر جماعت ہشتم کے طالب علم وجاہت نے عظیم مجاہدِ آزادی اور سابق وزیرِ تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کا کردار ادا کرتے ہوئے ان کی شخصیت اور تعلیمی خدمات کو اجاگر کیا۔اسی طرح جماعت دہم کے طالب علم عبید رضا نے راجیہ سبھا کے رکن اور معروف شاعر عمران پرتاپ گڑھی کا کردار پیش کیا اور ان کی مشہور نظم ''وقت کی ضرورت سمجھ لو''، جو تعلیم کی اہمیت پر مبنی ہے، بہترین انداز میں پیش کی۔چماعت نہم کے طلبہ نے ''تعلیم سے ہی تعمیر'' کے عنوان سے ایک شاندار تمثیلی پروگرام پیش کیا، جسے حاضرین نے خوب سراہا۔تقریب کے دوران مختلف جماعتوں کے طلبہ نے تعلیم کی اہمیت اور افادیت پر تقاریر بھی پیش کیں۔جماعت ہشتم کی عائشہ نے ''تعلیم کیوں ضروری ہے؟''، جماعت ہفتم کی سونو جیا نے ''تعلیم کا مقصد'' اور جماعت ششم کی راحت نے ''تعلیم کامیابی کی زینہ ہے'' کے موضوعات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔جماعت نہم کی بشریٰ پروین نے مولانا ابوالکلام آزاد کا تعارف پیش کیا، جبکہ جماعت ہشتم کے زین نے تلگو زبان میں تقریر پیش کرکے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔اس کے علاوہ دیگر طلبہ نے بھی تعلیم کی اہمیت پر مختلف تقاریر پیش کیں۔پروگرام کے



اختتام پر صدرِ محفل جناب عتیق الرحمٰن صاحب نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے تعلیم کی اہمیت، افادیت اور انسانی زندگی میں اس کے بنیادی کردار پر روشنی ڈالی۔انہوں نے طلبہ کو محنت، لگن اور مستقل مزاجی کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دی۔اس موقع پر اسکول کے اساتذہ نے بھی پروگرام کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔طلبہ کی بھرپور شرکت، بہترین پیشکشوں اور اساتذہ کی رہنمائی سے یہ تقریب یادگار بن گئی۔آخر میں جشنِ یومِ تعلیم کی اس خوبصورت تقریب کا کامیابی کے ساتھ اختتام عمل میں آیا۔

امن وامان کی برقراری، جرائم سے پاک ماحول کی فراہمی پولیس کا اہم رول: ایس پی نرمل جانکی شرمیلا

بھینسہ۔12/نومبر (جاوید ساحل اسٹاف رپورٹر جنوبی سہارا) محکمہ پولیس اپنے ابتداء سے ہی امن وامان کی برقراری اور جرائم کی روک تھام کیلئے متحرک ہیں اور پولیس کی خدمات معاشرے میں انتہائی اہمیت کی حامل ہوتی ہے پولیس آفیسرس اپنی خدمات میں ہمہ تن مصروف رہتے ہوئے کسی بھی مقام یا شہر کے حالات کو بنائے رکھنے میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔ان خیالات کا اظہار ضلع ایس پی نرمل ڈاکٹر جی جانکی شرمیلا آئی پی ایس نے آج بھینسہ میں منعقدہ بڑا کھانا پروگرام کو مخاطب کرنے کے دوران کیا۔بھینسہ شہر میں آج ضلع پولیس کی جانب سے گوری شنکر فنکشن ہال میں ایک بڑا کھانا تقریب کا انعقاد عمل میں لایا گیا تھا۔جہاں پر بھینسہ ڈیویژن کے تمام پولیس اسٹیشنوں



کے پولیس عہدیداران جن میں سرکل انسپکٹرس، سب انسپکٹرس، اے ایس آئیز، ہیڈ کانسٹیبل، خواتین پولیس، ایس بی، آے آر، اسپیشل پولیس کے علاوہ تمام ملازمین کی کثیر تعداد موجود تھی۔اس پروگرام کی صدارت ضلع ایس پی نرمل ڈاکٹر جی جانکی شرمیلا نے کی۔جس میں اے ایس پی بھینسہ سائی کرن، نرمل ڈی ایس پی سرینواس، پی پی او انورادھا، سرکل انسپکٹرس میں سائی کمار، پروین کمار، راویندر نائیک، سندیپ کے علاوہ دیگر آفیسرس کی کثیر تعداد موجود تھی۔یہ تقریب تمام تہواروں اور عیدین کو پرامن بنانے میں پولیس کے کردار کی ستائش کے ضمن میں منعقد کی گئی۔اس پروگرام سے مخاطب کرتے ہوئے ضلع ایس پی نرمل جانکی شرمیلا نے کہا کہ پولیس نے اپنی خدمات کے ذریعہ تمام تہواروں اور عیدین کو پرامن اور خوشگوار انداز میں اختتام کو پہنچایا ہے وہ قابل مبارکباد ہے۔کیونکہ تہواروں میں پولیس کا اہم کردار ہوتا ہے۔انہوں نے کہا کہ پولیس متحرک ہوکر اپنی خدمات انجام دینی چاہیئے۔انہوں نے کہا کہ عوام کی خدمات کے ضمن میں ضلع پولیس کی جانب سے بھینسہ میں خصوصی پرجادر بار کا انعقاد عمل میں لایا گیا جو بہت کامیابی کے ساتھ جارہی ہے جس سے بھینسہ ڈیویژن کی عوام مستفید ہوتی جارہی ہے۔

ٹی ایس میسا کریم نگر کی جانب سے قومی یوم تعلیم کا کامیاب انعقاد

کریم نگر۔12/نومبر (نثار احمد پروانہ) کریم نگر فنکشن ہال میں ٹی ایس میسا کی جانب سے قومی یوم تعلیم کے ضمن میں ایک پروگرام کا انعقاد عمل میں لایا گیا اس پروگرام کی صدارت محمد عمر علی ضلعی صدر ٹی ایس میسا نے کی پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا تلاوت کلام پاک معہ ترجمہ حضرت مولانا شیخ عبداللہ صاحب نے پیش کیا نعت پاک کو خنسہ فاطمہ نے پیش کیا اس پروگرام کی نظامت ٹی ایس میسا کریم نگر جنرل سیکرٹری شیخ حبیب الرحمن نے کی اس پروگرام کے مہمان خصوصی ڈاکٹر وی نریندر ریڈی چیئرمین الفورس گروپ آف ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشنز کریم نگر جناب وائی تروپتی راؤ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کریم نگر ڈسٹرکٹ مائنارٹی ویلفیئر آفیسر محمد جلال الدین اکبر کے علاوہ اہم ومعتبر تعلیمی فلاسفر ڈاکٹر محمد فصیح الدین چیئرمین نوابس انٹرنیشنل اسکول تھے۔اس پروگرام کے اہم مقرر ڈاکٹر محمد فصیح الدین نے مولانا ابوالکلام ازاد کی پوری زندگی کا احاطہ کیا طلبہ، اولیائے طلبہ اور اساتذہ کو یہ بتلایا کہ ایک اچھا مفکر، معلم، دانشور کس طرح تیار ہوسکتا ہے مہمان خصوصی محمد جلال الدین اکبر نے کہا کہ صرف ایک دن یہ پروگرام منا کر خاموش ہوجانا مناسب نہیں ہے وقتاً فوقتاً اس طریقے کے پروگرام کا انعقاد عمل میں لایا جانا چاہیے مہمان خصوصی وی نریندر ریڈی صاحب نے کہا کہ آج کل بچوں میں ذہنی صلاحیت اور اخلاق میں کوئی تال میل نہیں دیکھا جارہا ہے بہت سے بچے تعلیم حاصل کررہے ہیں لیکن ان میں اخلاقی کمی دیکھی جارہی ہے بچوں کو انہوں نے نصیحت کی کہ جس طرح مولانا ازاد نے اپنے ابتدائی تعلیم سے لے کر کے ہندوستان کی آزادی تک کا سفر کیا کہ آج بھی وقت کی اہم ضرورت ہے کہ تمام طلبہ اس کو پیش نظر رکھ کر تعلیم حاصل کریں اس پروگرام کو محمد عبدالجمیل صاحب اسٹیٹ سیکرٹری نے مخاطب کیا اور تلگو میں ٹی ایس میسا کی روداد اس کا قیام اور اس کے کام کی وضاحت کی اور ساتھ ساتھ مولانا ازاد کی زندگی پر مختصر روشنی ڈالی اس پروگرام کو سابقہ ڈپٹی میر عباس سمی صاحب محمد علیم صاحب سری رام منڈیا صاحب بھگوانتیا صاحب ایڈوکیٹ جمیل صاحب نے



مخاطب کیا۔قومی یوم تعلیم کے تحت تین زمروں میں ایوارڈ دینا طے کیا گیا پہلا زمرہ لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ دوسرا زمرہ اساتذہ اور دوسرے محکومہ جات کے ملازمین کے لیے ایوارڈ تیسرا زمرہ طلبہ وطالبات کے درمیان مقابلے جات میں کامیاب طلبہ کے لیے ایوارڈ سے رکھا گیا۔لائف ٹائم اچیومنٹ زمرے میں ایوارڈ حاصل کرنے والے معتبر شخصیات ڈاکٹر محمد علیم ایم اے مجید سری رام منڈیا انجینیئر محمد ایوب خان محمد خیر الدین وینکٹا رمنا کمار مقصود مرزا خواجہ منظور علی سرور شاہ بیابانی اور سردار منجیت سنگھ ہیں۔بیسٹ ٹیچر ایوارڈ حاصل کرنے والی اہم شخصیات بھگونتیا ستیہ نارایانہ راؤ سید منصور حسین محمد سرور ترنم ناظمہ فریدہ خاتون وینوگوپالا چاری شیخ آصف علی انا پورنا کرشنا شابانہ پروین محمدی بیگم اعجاز فاطمہ دیپا اور عائشہ تبسم ہیں۔بیسٹ سروسیز ایوارڈ حاصل کرنے والے محمد افضل الدین محمد عظیم الدین محمد شریف محمد غلام مصطفی لکشمی نارائن تنویر سلطانہ عائشہ نازہیں۔اس کے علاوہ کریم نگر کے تقریباً 30 اسکول کے طلبہ وطالبات نے تحریری مقابلے میں حصہ لیا اور انعام اول و دوم حاصل کیا اس طرح جملہ 85 ایوارڈس تقسیم کیے گئے۔ٹی ایس میسا کے صدر نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ صرف ایک دن اس طرح کا پروگرام یعنی قومی یوم تعلیم کا پروگرام منا کر ان کی خدمات کو بھول جانا غلط بات ہے لہذا ہم یہ تہیہ کرلیں کہ ہم مولانا ازاد کی حیات و خدمات کو پڑھیں گے پڑھتے رہیں گے اور عمل کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔اس پروگرام میں تقریباً 300 افراد نے شرکت کرتے ہوئے 100 فیصد کامیاب کیا اس طرح حافظ محمد مطہر الدین کے شکریہ پر پروگرام کا اختتام ہوا۔

سنگاریڈی گورنمنٹ ڈگری کالج، قومی یوم تعلیم اور عالمی یوم اردو کا انعقاد

سنگاریڈی۔12/نومبر (حافظ شیخ عارف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، سنگاریڈی میں کالج کی پرنسپل پروفیسر کے۔ارونا بائی کی سرپرستی میں 11 نومبر 2026 کو قومی یوم تعلیم (National Education Day) اور عالمی یوم اردو (International Urdu Day) کے موقع پر ایک خصوصی پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا۔اس موقع پر وائس پرنسپل ایم۔پربھاوتی کے علاوہ اساتذہ ڈاکٹر ورالکشمی، ڈاکٹر سپر بھا، ڈاکٹر گیتا، شلپا، حشمت، ڈاکٹر محمدی اسری، محمد کلیم الدین، ڈاکٹر راجیش، ڈاکٹر کستوری محمد نعیم، اور ڈاکٹر عائشہ بیگم نے شرکت کی۔اس پروگرام کا بنیادی مقصد طالبات میں تعلیم کی اہمیت، علم کی افادیت اور اردو زبان وادب کے فروغ کے تعلق سے شعور وبیداری پیدا کرنا تھا۔پروگرام میں ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم، عظیم مجاہد آزادی، ممتاز مفکر اور ماہر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کی یوم پیدائش کے موقع پر ان کی تعلیمی خدمات اور قومی تعلیم میں ان کے نمایاں کردار کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔اس موقع پر پرنسپل پروفیسر کے۔ارونا بائی نے مولانا ابوالکلام آزاد کے تعلیمی نظریات اور ملک میں تعلیمی ترقی کے لیے ان کی گراں قدر خدمات پر روشنی ڈالی۔انہوں نے کہا کہ تعلیم فرد اور معاشرے کی ترقی کا بنیادی ذریعہ ہے۔انہوں نے طالبات کو اعلیٰ مقاصد متعین کرنے اور تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے کی ترغیب دی۔عالمی یوم اردو کے حوالے سے اردو زبان کی تاریخی، تہذیبی اور ادبی اہمیت کو اجاگر کیا گیا۔اساتذہ نے اردو زبان کی شیرینی، وسعت اور گنگا جمنی تہذیب میں اس کے اہم کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اردو ہماری مشترکہ تہذیب، قومی یکجہتی اور باہمی محبت کی خوبصورت علامت ہے۔طالبات کو اردو زبان کے مطالعے، تحریر وتقریر اور ادب سے وابستگی برقرار رکھنے کی ترغیب دی گئی۔اردو زبان سے محبت اور لسانی ہم آہنگی اس تقریب کی سب سے خاص اور قابل ذکر خصوصیت یہ رہی کہ کالج کے غیر اردو داں تدریسی عملے نے بھی اردو زبان سے اپنی محبت اور دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے اردو میں تقاریر کیں اور خوبصورت اشعار پیش کیے۔خصوصاً اساتذہ ورالکشمی، سپر بھا، پربھاوتی، شلپا اور گیتا کی اردو تقاریر اور اشعار نے محفل کو مزید دلکش اور پُراثر بنادیا۔ان کی اس کاوش نے یہ ثابت کیا کہ اردو زبان صرف ایک مخصوص طبقے کی زبان نہیں بلکہ محبت، تہذیب اور بھائی چارے کا پیغام

ہائی اسکولوں میں تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کیلئے خصوصی کوششیں کی جانی چاہئیں: ضلع کلکٹر کویا سری ہرشا

پرنسپلز کو کلاسز کی مسلسل نگرانی کرنی چاہیے، ضلع کلکٹر نے تعلیمی پینل ٹیموں کے ساتھ ہائی اسکولوں کی پیش رفت کا جائزہ لیا



پداپلی: 12/نومبر (امتیاز علی نصرت)۔ضلع کلیکٹر کویا سری ہرشا نے حکم دیا ہے کہ ضلع کے سرکاری ہائی اسکولوں میں تعلیمی معیار کو مزید بہتر بنانے کے لیے اساتذہ اور عہدیداروں کے ساتھ تال میل میں خصوصی کوششیں کی جائیں۔ضلع کلکٹر کویا سری ہرشا نے جمعرات کو مربوط ضلع کلکٹریٹ میں اکیڈمک پینل انسپکشن ٹیموں کے ساتھ ہائی اسکولوں کی تعلیمی پیشرفت پر ایک جائزہ میٹنگ کی۔اس موقع پر ضلع کلکٹر کویا سری ہرشا نے کہا کہ طلباء میں زبانی پڑھنے کی روانی کو فروغ دینے کے لیے اسکولوں میں ریمیڈیشن پروگرام لاگو کیا جا رہا ہے جس کے اچھے نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔انہوں نے تجویز پیش کی کہ تدریس کا انعقاد کیا جانا چاہئے تاکہ طلباء اپنے پڑھنے، لکھنے اور اعداد کی بنیادی مہارتوں کو بہتر بنا سکیں۔کلکٹر نے اسکولوں میں اساتذہ کے ذریعہ TLM (ٹیچنگ اینڈ لرننگ میٹریل)، ڈیجیٹل بورڈ اور جدید ٹیکنالوجی کے موثر استعمال کا جائزہ لیا۔انہوں نے ہدایت کی کہ کلاس رومز کو پرنٹ سے بھرپور اور پرکشش لرننگ کارنر بنایا جائے، تاکہ طلباء سرگرمی سے حصہ لے سکیں اور سیکھنے میں دلچسپی ظاہر کر سکیں۔کلکٹر نے کہا کہ تعلیمی پینل کے معائنہ کی وجہ سے اسکولوں میں طلباء کی حاضری کی شرح اور نظم وضبط میں نمایاں بہتری آئی ہے۔یہ تجویز کیا گیا کہ طلباء پر مبنی سیکھنے کے طریقوں پر عمل کرتے ہوئے متوقع سیکھنے کے نتائج حاصل کرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔کلکٹر نے حکم دیا کہ جو طلبہ اپنی پڑھائی میں پیچھے رہ گئے ہیں اور جو ست سیکھنے والے ہیں ان کی نشاندہی کی جائے اور ان کے لیے اضافی خصوصی ترمیتی کلاسز کا انعقاد کیا جائے۔انہوں نے کہا کہ اصلاحی پروگرام میں ہونے والی پیش رفت کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیا جائے اور آگے بڑھایا جائے۔کلکٹر نے مشورہ دیا کہ اسکولوں کے پرنسپل باقاعدگی سے کلاسوں کی نگرانی کریں اور اساتذہ کو تدریسی طریقوں پر مناسب تجاویز اور مشورے دیں۔اس موقع پر کلکٹر نے خصوصی طور پر ضلع میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے اسکولوں کی ترقی کا جائزہ لیا اور انہیں مبارکباد دی۔اس میٹنگ میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر جی شارادا، اے ایم او ڈاکٹر پی ایم شیخ کے ساتھ اکیڈمک پینل انسپکشن ٹیم لیڈرس سی ایچ۔آر کیا، آر۔سدرشن، مضامین کے ماہرین، پینل کے اراکین اے جیوتی، کے منجولا، جی جگدیشور، پی ہری پرساد، جے سرینواس، ایس کرشنموہن، ایم رمیش، متعلقہ افسران اور دیگر نے شرکت کی۔

سونیا گاندھی کی سوانح حیات پر ایک دستاویزی فلم بناؤں گا، سونیا گاندھی کے یوم پیدائش پر فلم ریلیز ہوگی

ریاست تلنگانہ کے عوام کو دکھایا جائیگا: مسٹر جگاریڈی ورکنگ صدر تلنگانہ پردیش کانگریس

حیدرآباد: 12/نومبر (نیوز فیریس ویس) مسٹر ٹی جگاریڈی سابق ایم ایل اے ورکنگ صدر تلنگانہ پردیش کانگریس کمیٹی نے جمعرات کو گاندھی بھون میں ایک پر ہجوم پریس کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ سونیا گاندھی کی خودنوشت سوانح حیات پر فلم بنائینگے۔سنگاریڈی اسمبلی حلقہ کے کانگریس قائدین اور کارکنان ہی فلم کے پروڈیوسر ہوں گے۔سونیا گاندھی کی تحریر کردہ کتاب 'A:Belonging Journey of Love' پر جگاریڈی نے ایک اہم اعلان کیا۔۔فلم کی تیاری کے لیے 50 افراد پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔۔چیف منسٹر ریونت ریڈی اور پی سی سی صدر مہیش کمار گوڑ کے ہاتھوں فلم کی شوٹنگ کا آغاز کروائینگے۔سمندر کی طرح گہری کانگریس پارٹی کی سیاسی تاریخ کا سونیا گاندھی نے گہرائی سے مطالعہ کیا ہے۔۔راہول گاندھی اور پرینکا گاندھی کو ملک کی خدمت کے لیے آگے بڑھانے کا سہرا بھی سونیا گاندھی کے سر جاتا ہے۔تلنگانہ پردیش کانگریس کمیٹی (ٹی پی سی سی) کے ورکنگ صدر جگاریڈی نے اعلان کیا ہے کہ کانگریس کی سینئر قائد سونیا گاندھی کی جانب سے خود تحریر کردہ کتاب 'A Journey of Love:Belonging' کی بنیاد پر ان کی زندگی پر تلگو زبان میں فلم تیار کی جائے گی۔انہوں نے سنگاریڈی میں کانگریس کارکنوں کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس فلم کے لیے سنگاریڈی اسمبلی حلقہ کے کانگریس قائدین اور کارکنان ہی پروڈیوسر کی ذمہ داری نبھائیں۔اس موقع پر اسمبلی حلقہ کانگریس کنوینر جلاکنٹی آنجنیلو نے فلم کی تیاری کے لیے 2 کروڑ روپے دینے کا اعلان کیا۔50 افراد پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی جائے گی جگاریڈی نے فلم کی تیاری کا عمل شروع کرنے کے لیے 50 افراد پر مشتمل کمیٹی تشکیل دینے کی تجویز پیش کی۔انہوں نے بتایا کہ اس کمیٹی کی نگرانی گاندھی بھون کے پی آر اوہری پرساد کریں گے۔انہوں نے قائدین سے اپیل کی کہ وہ فلم کے لیے مالی وسائل تیار رکھیں۔انہوں نے کہا کہ ''آپ لوگ



انتخابات پر بھی رقم خرچ کرتے ہیں، اس فلم کے اخراجات کو بھی اسی طرح سمجھیں۔بجٹ جمع کر کے ایک اچھے ڈائریکٹر کا انتخاب کریں گے۔'' جگاریڈی نے بتایا کہ تمام انتظامات مکمل ہونے کے بعد چیف منسٹر ریونت ریڈی اور ٹی پی سی سی صدر مہیش کمار گوڑ کو مدعو کیا جائے گا اور ان کے ہاتھوں فلم کی شوٹنگ کا آغاز کروایا جائے گا۔انہوں نے مزید کہا کہ سونیا گاندھی کی زندگی سے کانگریس کارکنوں کو قریب سے واقف کروانے کے لیے ان کی کتاب کی کاپیاں منگوا کر تقسیم کی جائیں گی۔خاندانی زندگی سے سیاسی سفر تک جگاریڈی نے کہا کہ فلم میں سونیا گاندھی کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو پیش کیا جائے گا، جن میں اندرا گاندھی کی بہو، راجیو گاندھی کی اہلیہ اور راہول گاندھی و پرینکا گاندھی کی والدہ کی حیثیت سے ان کی زندگی شامل ہے۔انہوں نے کہا کہ اندرا گاندھی اور راجیو گاندھی کے قتل کے بعد خاندان کو جن المناک حالات کا سامنا کرنا پڑا، اس کے بعد سونیا گاندھی نے جن مشکلات کا مقابلہ کیا، راہول اور پرینکا کی پرورش کس طرح کی اور ان کا سیاسی سفر کس طرح آگے بڑھا، ان تمام واقعات کو فلم کے ذریعے عوام کے سامنے پیش کیا جائے گا۔جگاریڈی نے کہا کہ ہندوستان جیسے ملک میں جہاں مختلف مذاہب، ذاتوں اور زبانوں کے لوگ آباد ہیں، سونیا گاندھی نے اپنی ایک منفرد شناخت قائم کی ہے۔انہوں نے کہا کہ ''جس طرح سمندر کی گہرائی ہوتی ہے، اسی طرح کانگریس کا سیاسی نظام بھی انتہائی گہرا ہے۔سونیا گاندھی نے اس سیاسی نظام کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے۔'' انہوں نے سونیا گاندھی کے سیاسی سفر کو ایک کامیاب سیاسی زندگی قرار دیا۔وزارت عظمیٰ کا عہدہ قبول نہ کرنا تاریخ ساز فیصلہ جگاریڈی نے کہا کہ سونیا گاندھی کو وزارت عظمیٰ کے عہدے کا کوئی لالچ نہیں تھا۔انہوں نے راجیو گاندھی کے انتقال کے بعد پی وی نرسمہاراؤ کے وزیر اعظم بننے کے واقعہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس وقت بھی سونیا گاندھی نے وزارت عظمیٰ کی خواہش ظاہر نہیں کی تھی۔انہوں نے کہا کہ یو پی اے حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد کانگریس قائدین نے سونیا گاندھی کو تین مرتبہ وزارت عظمیٰ کا پیشکش کیا تھا۔لیکن انھوں نے اسکو ٹھکرا دیا اور عہدے کے بغیر خدمت کرنیکا فیصلہ کیا۔

کانگریس حکومت بے روزگاروں اور گریجویٹ نوجوانوں سے کئے گئے وعدوں کی تکمیل میں ناکام: ارون تلوری

فیس ری ایمبرسمنٹ کی عدم اجرائی اور جاب کیلنڈر کے معاملہ میں طلبہ کے ساتھ ناانصافی کا الزام



محبوب نگر: 12/نومبر (عبدالاحد صدیقی) ٹی آر ایس کے محبوب نگر ایم ایل سی امیدوار ارون تلوری نے الزام عائد کیا کہ کانگریس حکومت بے روزگار نوجوانوں اور گریجویٹوں سے کئے گئے وعدوں کو عملی جامہ پہنانے میں ناکام رہی ہے۔انہوں نے جمعرات کو محبوب نگر ضلع ہیڈ کوارٹر کے سری وشنو فنکشن ہال میں منعقدہ ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس نے اقتدار حاصل کرنے سے قبل نوجوانوں کو کئی وعدے کئے تھے، لیکن ان پر عمل آوری نہیں کی جارہی ہے۔ارون تلوری نے کہا کہ حکومت کی جانب سے طلبہ کو فیس ری ایمبرسمنٹ کی رقم جاری نہ کئے جانے سے طلبہ کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔انہوں نے جاب کیلنڈر کے معاملہ میں بھی حکومت پر وعدہ خلافی کا الزام عائد کیا۔انہوں نے کہا کہ بے روزگار نوجوان اور گریجویٹ حکومت سے اپنے وعدوں کی تکمیل کے منتظر ہیں، لیکن انہیں مایوسی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

ٹرپل آئی ٹی باسر میں صاف وشفاف پینے کے پانی کی سربراہی کو یقینی بنایا جائے

ضلع کلکٹر نرمل بھاویش مشرا کی انتظامیہ کو سخت ہدایات، طلباء کے مسائل پر جائزہ اجلاس کا انعقاد



مدہول۔(جنوبی سہارا/محمد حیدر) ضلع کلکٹر نرمل بھاویش مشرا نے آج راجیو گاندھی یونیورسٹی آف نالج ٹیکنالوجیز باسر کا دورہ کرتے ہوئے کیمپس کی صورتحال کا جائزہ لیا اس موقع پر ضلع کلکٹر بھاویش مشرا نے متعلقہ حکام کو سخت ہدایت دی ہے کہ راجیو گاندھی یونیورسٹی آف نالج ٹیکنالوجیز (ٹرپل آئی ٹی) باسر میں طلباء کے لیے پینے کے صاف وشفاف پانی کی سپلائی کو صد فیصد یقینی بنایا جائے ضلع کلکٹر نے آج ٹرپل آئی ٹی کے مسائل کا جائزہ لینے کیلئے آمنے سامنے (Face-to-Face) اجلاس کے کا انعقاد عمل میں لایا اس دوران کلکٹر مشرا نے طلباء سے انکے مسائل پر براہ راست گفتگو کی ان کی شکایات سنیں اور کیمپس میں پانی کی فراہمی کے موجودہ نظام کا معائنہ کیا۔انہوں نے افسران کو کیمپس کے اندر واٹر پیوریفائر (آر او پلانٹس) کی باقاعدہ سروسنگ اور صفائی کو یقینی بنانے کا حکم دیا تاکہ طلباء کی صحت کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہو اس کے علاوہ میٹنگ میں ہاسٹل کی سہولیات، میس (کھانے) کے معیار اور کیمپس کے دیگر بنیادی مسائل پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا اور طلباء کے مسائل کو جلد از جلد حل کرنے کی یقین دہانی کرائی گئی۔واضح رہے کہ ٹرپل آئی ٹی باسر میں آلودہ پانی کی سپلائی سے طلباء کو مشکلات درپیش تھی مذکورہ مسائل کے مدنظر آج ضلع کلکٹر نرمل بھاویش مشرا نے ٹرپل آئی ٹی باسر کا دورہ کیا کلکٹر نے انتظامیہ کو تاکید کی ہے کہ وہ پینے کے پانی کا باقاعدگی سے ٹیسٹ کیا کریں تاکہ اس کے معیار کا پتہ چل سکے نیز پینے کے پانی کے ساتھ ساتھ روزمرہ کی دیگر ضروریات کے لیے بھی وافر مقدار میں پانی کی مسلسل سپلائی برقرار رکھنے کے اقدامات کیے جائیں۔انہوں نے طلباء کو مشورہ دیا کہ اگر انہیں پانی یا کسی اور سہولت سے متعلق کوئی بھی مسئلہ درپیش ہو تو وہ فوری طور پر متعلقہ حکام کو اس سے آگاہ کریں۔اس موقع پر بھینسہ سب کلکٹر اجیر اسنکیت کمار، ٹرپل آئی ٹی وائس چانسلر گووردھن، او ایس ڈی مرلی درشن کے دیگر افسران اور طلباء موجود تھے۔



نقیب ملت الحاج جناب بیرسٹر اسدالدین اویسی صدر کل ہند مجلس اتحادالمسلمین و رکن پارلیمنٹ حیدرآباد نے آج تلنگانہ اردو ورکنگ جرنلسٹس یونین کے زیر اہتمام منعقدہ دسویں اجلاس عام ونشان صحافت ایوارڈ تقریب میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کرتے ہوئے سینئر جرنلسٹ جناب سید مقبول (مقبول آنا) کو ''نشان صحافت ایوارڈ'' سے نوازا، یہ تقریب ویٹس گارڈن شانتی نگر میں منعقد ہوئی، ڈاکٹر شجاع الدین افتخاری صاحب صدر یونین، جناب اطہر معین سرپرست اعلی یونین، جناب نواب ابرار اللہ صدر حیدرآباد یونٹ بھی موجود تھے۔

ہر مستحق فرد تک فلاحی اسکیمات پہنچانا حکومت کا مقصد: ایم ایل اے ویرلا پلی شنکر

کیشم پیٹ منڈل میں ترقیاتی کاموں کا آغاز، نئے راشن ڈپوؤں کا افتتاح اور اسمارٹ راشن کارڈس کی تقسیم



رنگاریڈی: 12/نومبر (محمد معز الدین): دیہی علاقوں میں بنیادی سہولیات فراہم کرنے کے ساتھ ہر مستحق فرد تک حکومت کی فلاحی اسکیمات پہنچانا عوامی حکومت کا اہم مقصد ہے۔ان خیالات کا اظہار شادنگر کے رکن اسمبلی اور سرکاری کارپوریشنوں کی کمیٹی کے چیئرمین ویرلا پلی شنکر نے کیا۔ جمعرات کو انہوں نے کیشم پیٹ منڈل کے دیوونی گوڑی تانڈہ، راگیہ تانڈہ، چنتا کنٹہ پلی اور پاٹی گڈہ دیہات کا دورہ کرتے ہوئے مختلف ترقیاتی پروگراموں میں حصہ لیا۔اس موقع پر دیوونی گوڑی تانڈہ، چنتا کنٹہ پلی اور پاٹی گڈہ میں نئے راشن ڈپوؤں کا افتتاح کیا اور جملہ 131 مستحقین میں اسمارٹ راشن کارڈس تقسیم کیے۔ان میں دیوونی گوڑی تانڈہ کے 40، چنتا کنٹہ پلی کے 54 اور پاٹی گڈہ کے 37 مستحقین شامل ہیں۔ تینوں دیہات میں زیر زمین ڈرینیج کے کاموں کا سنگ بنیاد بھی رکھا گیا۔راگیہ تانڈہ میں پینے کے پانی کی قلت دور کرنے کے لیے ضروری پائپ لائن اور گیٹ والو منظور کروانے کا یقین دیا۔چنتا کنٹہ پلی میں اندراماں مکانات کے استفادہ کنندگان کی نئی رہائش گاہوں میں داخلے کی تقریب میں شرکت کرتے ہوئے ایس سی کمیونٹی ہال کی منظوری کے لیے کوشش کرنے کا وعدہ کیا۔ایم ایل اے نے مزید کہا کہ خواتین کی تنظیموں کے بھون کی تعمیر کے لیے ضروری فنڈز فراہم کرنے کے علاوہ اجلاسوں کے انعقاد کے لیے کرسیاں، الماریاں اور دریوں کا انتظام بھی کیا جائے گا۔حکومت دیہی علاقوں میں پینے کے پانی، صفائی اور سڑکوں سمیت تمام بنیادی سہولیات کی ترقی کو ترجیح دے رہی ہے۔اس پروگرام میں کوتہ پیٹ سنگل ونڈو کے چیئرمین نیم سریدھر ریڈی، سابق زیڈ پی ٹی سی رکن تانڈرا وشالا شراون ریڈی، ایم پی ڈی او روی چندر ریڈی، تحصیلدار راجندر ریڈی، منڈل کانگریس صدر رمیش، بلاک کانگریس صدر جگدیشور اپا، بال راجو گوڑ، رگھو نائک، وریش، چندر پال ریڈی، جنگاری روی، مارکیٹ کمیٹی ڈائریکٹرس کرونا کر اور کلوسائیلو کے علاوہ مختلف دیہات کے سرپنچ، عوامی نمائندے، خواتین کانگریس قائدین، پارٹی قائدین اور کارکنوں نے شرکت کی۔

کریم نگر میں مولانا ابوالکلام آزاد کا یوم پیدائش جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا

قومی یوم تعلیم کے موقع پر اردو میڈیم اسکولوں کے طلبہ میں قلم، پیڈ اور نوٹ بکس تقسیم

کریم نگر، 12 نومبر (نثار احمد پروانہ) ملک کے پہلے وزیر تعلیم اور بھارت رتن مولانا ابوالکلام آزادؒ کے یوم پیدائش اور قومی یوم تعلیم کے موقع پر کانگریس پارٹی کے اقلیتی شعبہ کے ضلع کانگریس اقلیتی شعبہ کے صدر محمد تاج الدین، سابق وقف بورڈ چیئرمین ایس اے محسن، پی سی سی ترجمان ایس کے سراج حسین، عبدالرحمن، احمد علی اور دیگر قائدین نے پھولوں کے ہار چڑھا کر خراج عقیدت پیش کیا۔اسی سلسلے میں ضلع یوتھ کانگریس کے نائب صدر اور 27 ویں ڈویژن کے صدر کم فہد کی نگرانی میں احمد پورہ کے شاہ صاب اردو میڈیم اسکول میں تقریب منعقد ہوئی۔ اس پروگرام میں کانگریس کے ایم ایل سی امیدوار الفورس نرسندر ریڈی اور ڈاکٹر ویدولا انجن کمار نے شرکت کرتے ہوئے نویں اور دسویں جماعت کے طلبہ میں قلم اور پیڈ تقسیم کیے۔اسی طرح شہر کے کانگریس اقلیتی شعبہ کے قائد احمد علی کی نگرانی میں خان پور کے گلف ہائی اسکول میں بھی پروگرام منعقد کیا گیا، جس میں ڈاکٹر ویدولا انجن کمار، اقلیتی شعبہ کے صدر محمد تاج الدین، پی سی سی ترجمان ایس کے سراج حسین، سابق وقف بورڈ چیئرمین ایس اے محسن، اکرام سکندر، عبدالرحمن اور دیگر قائدین نے شرکت کرتے ہوئے طلبہ میں نوٹ بکس اور پیڈ تقسیم کیے۔اس موقع پر ڈاکٹر ویدولا انجن کمار، الفورس نرسندر ریڈی اور محمد تاج الدین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک کی آزادی کے بعد پہلے وزیر تعلیم کی حیثیت سے مولانا ابوالکلام آزاد کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ انہوں نے ایسے دور میں تعلیمی ترقی کے لیے اہم اقدامات کیے، جب ملک میں تعلیم عام لوگوں کی پہنچ سے دور تھی، بالخصوص لڑکیوں کی تعلیم اور اعلیٰ تعلیم کے میدان میں بے شمار رکاوٹیں موجود تھیں۔انہوں نے کہا کہ سابق وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو کے ساتھ مل کر مولانا آزاد نے ملک میں تعلیمی نظام کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔آئی آئی ٹی اور این آئی ٹی جیسے ممتاز تعلیمی اداروں کے قیام اور فروغ کے لیے ان کی خدمات قابل قدر ہیں۔مولانا آزاد کا نظریہ تھا کہ ہر فرد کو تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملنا چاہیے اور ملک کے ہر گاؤں میں اسکول قائم ہونے چاہئیں۔ان کا ماننا تھا کہ تعلیم ہی ترقی اور کامیابی کی اصل بنیاد ہے۔



ندی گاؤں میں ایس کے چیئرز کمپنی میں آتشزدگی

کرسیاں اور دیگر سامان جل کر خاکستر، بھاری مالی نقصان،

رنگاریڈی: 12/نومبر (محمد معز الدین) رنگاریڈی ضلع کے حلقہ اسمبلی شادنگر کے ندی گاؤں میں واقع ایس کے چیئرز کمپنی میں اچانک آگ لگنے کا واقعہ پیش آیا۔آگ کے شعلے تیزی سے پھیلنے کے نتیجے میں کمپنی میں ذخیرہ کی گئی کرسیاں اور دیگر سامان جل کر خاکستر ہو گیا۔



خوش قسمتی سے کمپنی کے مزدوروں نے بروقت چوکسی اختیار کرتے ہوئے اپنی جانیں بچالیں اور کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔واقعہ کی اطلاع ملتے ہی مقامی افراد نے پولیس اور فائر بریگیڈ عملے کو مطلع کیا۔جس پر پولیس اور فائر بریگیڈ کے اہلکار فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچے اور آگ پر قابو پانے کے لیے اقدامات شروع کر دیے۔آتشزدگی کی وجوہات اور املاک کو پہنچنے والے نقصان کی مکمل تفصیلات تاحال معلوم نہیں ہو سکیں۔حکام کی تحقیقات کے بعد ہی آگ لگنے کی اصل وجہ اور مالی نقصان کی تفصیلات سامنے آنے کا امکان ہے۔

وقف بورڈ املاک کی حفاظت سے زیادہ اپنی آمدنی کو بڑھانے میں مصروف

کئی مساجد کی آمدنی کا 32 سے 50 فیصد حصہ وقف بورڈ کو ادا کرنے کا دباؤ: مولانا خیر الدین صوفی



حیدرآباد: 12/نومبر (راست) ریاستی وقف بورڈ املاک کی حفاظت کی طرف توجہ دیے بغیر وقف آمدنی کو دگنا کرنے کی جدوجہد میں لگا ہوا ہے اور وہ اس بات کو بھی فراموش کر دیا ہے کہ کسی مسجد کی مکمل آمدنی لے لی جائے یا 50 فیصد یا 32 فیصد لیا جائے تو اس مسجد کے اخراجات، امام، مؤذن تنخواہیں کرنٹ کا بل اور دیگر ملازمین کی تنخواہیں کہاں سے ادا کی جائینگی؟ اس بات کا وقف بورڈ کو احساس نہیں ہے۔اور وقف سے منظور شدہ کمیٹیوں پر یہ دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ بورڈ کے خلاف آپ کسی بھی کورٹ میں، عدالت میں رجوع نہیں ہو سکتے۔اگر کوئی کمیٹی یہ قدم اٹھائے گی تو ہم اس کمیٹی کو تحلیل کر دیں گے، اس کمیٹی کو برخاست کر دیں گے۔یعنی وقف بورڈ اس وقت کھلے طور پر غنڈہ گردی پر اتر آیا ہے اور اپنے من مانے فیصلوں پر عمل کرنے کے لیے ریاستی کمیٹیوں کو پابند کیا جا رہا ہے اور ان کو تنبیہ دی جا رہی ہے اور ان کو دھمکایا جا رہا ہے۔یہ عمل وقف بورڈ کے قانون کے مکمل مغائر ہے اور یہ کھلی غنڈہ گردی ہے اور یہ عوامی املاک کو لوٹنے کے مترادف ہے۔صدر آل انڈیا صوفی علماء کونسل مولانا حکیم صوفی سید شاہ محمد خیر الدین قادری نے صحافت کو جاری کردہ اپنے ایک بیان میں وقف بورڈ کی جانب سے جاری کردہ ان نوٹسوں کو بھی پیش کیا ہے اور ہائی کورٹ تلنگانہ کا وہ تاریخی فیصلہ جو عبوری طور پر لاگو کیا گیا ہے، اور وقف بورڈ کو یہ پابند کیا گیا ہے کہ 50 فیصد آمدنی کا حصہ وقف بورڈ کس قانون کے تحت حاصل کر رہا ہے اور 32 فیصد کس قانون کے تحت حاصل کر رہا ہے؟ ہائی کورٹ خود اس بات کی وضاحت کر رہا ہے کہ وقف بورڈ کو 7 فیصد وقف فنڈ حاصل کرنے کا اختیار ہے، 1955 وقف ایکٹ کے تحت، لیکن وقف بورڈ 50 فیصد اور 32 فیصد آمدنی وقف فنڈ میں جاری کرنے کے لیے جو دباؤ ڈالا جا رہا ہے، یہ مکمل طور پر غیر قانونی ہے۔مولانا خیر الدین صوفی نے کہا کہ وقف بورڈ وقف کی املاک کے تحفظ میں مکمل طور پر ناکام ہو چکا ہے۔گٹالا بیگم پیٹ کی قیمتی اراضی پر دن دہاڑے قبضہ کیئے جا رہے ہیں۔وہاں پر بلڈوزر، جے سی بی کام کر رہے ہیں لیکن وقف بورڈ تماشائی بنا ہوا ہے۔اسی طرح چوٹ اپل کی ساڑھے چار سو ایکڑ زمین وقف بورڈ کی نااہلی کا ثبوت دے رہی ہے، اور ایسے لوگوں کو لیز پر دیا جا رہا ہے جس سے سیاسی دباؤ ہو یا ان کو کسی قسم کا فائدہ ہو۔ایسی کئی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔یہاں وقف اپنی شفافیت کھو چکا ہے اور اپنی ایمانداری کو فراموش کر چکا ہے اور یہاں وقف بورڈ کو عوام سے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔غریب عوام کے تعلق سے اس کے دل میں کوئی خیال نہیں ہے۔بس یہ اپنی آمدنی کو بڑھانے کے لیے مکمل طور پر سرگرداں ہے۔اسی طرح کئی درگاہوں کے ٹینڈرز کو روک دیا گیا ہے اور ان درگاہوں کے ہائی کورٹ میں کیس چل رہے ہیں، جبکہ مخالفین سمجھوتہ کرنے کے لیے تیار ہیں لیکن وقف بورڈ سمجھوتے کے لیے تیار نہیں ہے اور ان درگاہوں کی آمدنی کا کوئی حساب وکتاب نہیں ہے۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جن مساجد سے 50 فیصد اور انڈر مینجمنٹ مساجد کا مکمل کرایہ وقف بورڈ حاصل کر رہا ہے، وہ رقم کس مد میں خرچ ہو رہی ہے اور کتنے غریبوں کو اس سے فائدہ ہو رہا ہے؟ اور ان مساجد کی تعمیر وترمیم کے لیے وقف بورڈ کیا اقدام کر رہا ہے؟ کئی ایسی مساجد موجود ہیں جو انڈر مینجمنٹ میں ہیں، جو وقف بورڈ کے تحت چل رہی ہیں۔وقف بورڈ صرف کرائے کے لیے آتا ہے لیکن وہاں کی مسجد کے انتظامات میں اس کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ ایسے چند حقائق ہیں جو عوام کو بیدار کرنے کے لیے کافی ہیں۔مولانا خیر الدین صوفی نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے وقف بورڈ سے سوال کیا اور حکومت تلنگانہ سے سوال کیا ہے کہ کیا وقف امینڈمنٹ بل کے نافذ ہوتے ہی وقف بورڈ کی ان حرکات میں ریاستی سرکار بھی ملوث ہے؟ کیا ریاستی سرکار کے اشارے پر مسلمانوں کی ملکیت کو اور ان کی املاک کو اور ان کے ذرائع آمدنی کو لوٹا جا رہا ہے؟ اس بات کی وضاحت کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔اور وقف بورڈ کو اور اس کے ذمہ داروں کو چاہیے کہ آپ کو یہ وضاحت کرنا چاہیے کہ آپ کس قانون کے تحت 50 فیصد اور 32 فیصد مساجد کی آمدنی کا حصہ حاصل کر رہے ہیں؟ اور جب مکمل رقم حاصل کر رہے ہیں تو اس رقم کو کس مد میں خرچ کیا جا رہا ہے؟ اور جس مسجد سے یہ رقم حاصل کی جا رہی ہے، اس مسجد کی تعمیر وترمیم کی کیا ذمہ داری آپ پر نہیں ہے؟ اس کا جواب دینا وقف بورڈ کے چیئرمین اور سی ای او کی ذمہ داری ہے۔

منی ٹینک بنڈ پر توڑ پھوڑ کا معمہ حل

تنہا ہی واردات انجام دی، دوران تفتیش اعتراف جرم: ڈی ایس پی وینکٹیشورلو



محبوب نگر: 12/نومبر (عبدالاحد صدیقی) محبوب نگر کے منی ٹینک بنڈ پر توڑ پھوڑ کے واقعہ کا ون ٹاؤن پولیس نے سراغ لگا لیا ہے۔ ڈی ایس پی وینکٹیشورلو نے جمعرات کو اس کیس کی تفصیلات کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا کہ ایس ایس گٹہ علاقہ کے ساکن بھاسکر نے نشے کی حالت میں منی ٹینک بنڈ پر توڑ پھوڑ کی تھی۔ڈی ایس پی کے مطابق پولیس کی تفتیش کے دوران ملزم نے اعتراف کیا کہ اس واردات میں اس کے ساتھ کوئی دوسرا شخص شامل نہیں تھا بلکہ اس نے نشے کی حالت میں تنہا ہی اس حرکت کو انجام دیا۔واضح رہے کہ منی ٹینک بنڈ پر خوبصورتی کے لیے نصب کردہ اشیاء اور دیگر املاک کو نقصان پہنچائے جانے کے واقعہ سے شہریوں میں تشویش پائی جا رہی تھی۔ون ٹاؤن پولیس نے تحقیقات کے بعد واقعہ کا معمہ حل کر لیا۔



حیدرآباد: اردو ورکنگ جرنلسٹس یونین کے دسویں سالانہ اجلاس عام اور نشانِ صحافت ایوارڈس تقریب میں رکن اسمبلی نامپلی ماجد حسین سینئر صحافی شیخ ایوب کو نشان صحافت ایوارڈ عطا کرتے ہوئے۔

اپنے گمان کے قیدی نہ بنیے۔ حسنِ ظن، حقیقت شناسی اور ذہنی سکون



مسعود محبوب خان (ممبئی)
09422724040

انسانی زندگی محض واقعات کا مجموعہ نہیں، بلکہ ان واقعات کے بارے میں قائم کیے جانے والے تصورات، محسوسات اور تشریحات کا نام بھی ہے۔ بسا اوقات کوئی معمولی سا واقعہ ہمارے ذہن میں ایک غیر معمولی کہانی کی صورت اختیار کر لیتا ہے؛ کسی کا مختصر جواب ہمیں اس کی ناراضی کا احساس دلانے لگتا ہے، کسی کی خاموشی ہمیں اپنی بے قدری کا ثبوت محسوس ہونے لگتی ہے اور کسی کا اختلاف ہماری انا کو اس طرح مجروح کرتا ہے کہ ہم ایک معمولی سی بات کو اپنی ذات کے خلاف فیصلہ سمجھ بیٹھتے ہیں۔ حالاں کہ حقیقت یہ ہے کہ ہر واقعے کا تعلق لازماً ہماری ذات سے نہیں ہوتا، ہر رویّے کے پیچھے کوئی منفی ارادہ نہیں ہوتا اور ہر خاموشی میں ناراضی کا پیغام پوشیدہ نہیں ہوتا۔ زندگی کی بہت سی تلخیوں کا سبب خود واقعات نہیں، بلکہ وہ مفروضے ہوتے ہیں جو ہم بغیر تحقیق کے اپنے ذہن میں قائم کر لیتے ہیں۔

کبھی کسی نے سلام کا جواب مختصر دے دیا تو ہم نے سمجھ لیا کہ شاید وہ ہم سے ناراض ہے۔ کسی نے واٹس ایپ پر ہمارا پیغام پڑھ لیا، مگر جواب دینے میں تاخیر کر دی تو ہم نے نتیجہ اخذ کر لیا کہ اب اسے ہماری کوئی پروا نہیں رہی۔ کسی خاندانی تقریب کی اطلاع دیر سے ملی تو دل میں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ ہمیں جان بوجھ کر نظر انداز کیا گیا ہے۔ کسی مجلس میں ہماری رائے کو اہمیت نہ ملی تو ہم نے اسے اپنی شخصیت کی ناقدری سمجھ لیا، اور کسی میٹنگ، دفتر یا مدرسے میں ہماری تجویز قبول نہ کی گئی تو ہمیں محسوس ہونے لگا کہ شاید ہماری صلاحیتوں کا اعتراف نہیں کیا جاتا۔ یوں ایک معمولی سا واقعہ ہمارے ذہن میں کئی سوالات، اندیشوں اور شکووں کو جنم دے دیتا ہے۔

ہم سامنے والے کی مجبوریوں سے بے خبر ہوتے ہیں، اس کے حالات سے ناواقف ہوتے ہیں، اس کی ذہنی کیفیت سے آگاہ نہیں ہوتے، مگر اس کے باوجود اس کے رویّے کے بارے میں فیصلہ صادر کرنے میں دیر نہیں لگاتے۔

مسئلہ یہ نہیں کہ ہمیں دوسروں کے رویّوں سے کبھی تکلیف نہیں پہنچنی چاہیے؛ انسان ہیں، احساسات رکھتے ہیں، محبت اور احترام کے خواہاں ہوتے ہیں، اس لیے بعض رویّے یقیناً دل کو متاثر کرتے ہیں۔ اصل مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب ہم احساس کو حقیقت، اندیشے کو ثبوت اور اپنے گمان کو کسی دوسرے کے ارادے کا حتمی فیصلہ سمجھ لیتے ہیں۔ کسی بات سے ہمیں دکھ پہنچنا ایک حقیقت ہو سکتی ہے، لیکن یہ نتیجہ کہ سامنے والے نے ہمیں دکھ پہنچانے کے لیے ایسا کیا، ضروری نہیں کہ حقیقت ہی ہو۔ ہمارے احساسات ہمارے تجربے کی خبر دیتے ہیں، مگر وہ ہمیشہ دوسرے انسان کی نیت کا درست تعین نہیں کرتے۔ اسی فرق کو سمجھ لینا جذباتی پختگی، ذہنی توازن اور تعلقات کی حفاظت کے لیے نہایت ضروری ہے۔

ذرا سوچیے، کیا ہر وہ شخص جو مختصر گفتگو کرتا ہے، ہم سے ناراض ہوتا ہے؟ کیا ہر وہ فرد جو فوراً جواب نہیں دیتا، ہمیں نظر انداز کر رہا ہوتا ہے؟ کیا ہر وہ شخص جو ہماری رائے سے اختلاف کرتا ہے، ہماری شخصیت کو مسترد کر رہا ہوتا ہے؟ یقیناً ایسا نہیں ہے۔ ممکن ہے سامنے والا کسی پریشانی میں مبتلا ہو، کسی گھریلو مسئلے سے دوچار ہو، کام کے دباؤ میں ہو، ذہنی تھکن محسوس کر رہا ہو یا کسی ایسی کیفیت سے گزر رہا ہو جس کا ہمیں علم ہی نہ ہو۔ ممکن ہے اس نے ہمارے پیغام کا جواب دینے کا ارادہ کیا ہو، مگر کسی ضروری کام میں مصروف ہو کر بھول گیا ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی تقریب کی اطلاع دینے میں تاخیر محض انتظامی بے ترتیبی یا غیر ارادی کوتاہی کا نتیجہ ہو۔ اسی طرح کسی مجلس میں ہماری تجویز قبول نہ کیے جانے کی وجہ ہماری بے قدری نہیں، بلکہ حالات، وسائل، ترجیحات یا کسی دوسرے نقطۂ نظر کی معقولیت بھی ہو سکتی ہے۔

اس لیے ضروری ہے کہ ہم دوسروں کے رویّوں کی تشریح کرتے وقت اپنے ذہن کو صرف ایک ہی امکان کا پابند نہ بنائیں۔ اگر کسی واقعے کی کئی ممکنہ وجوہ ہو سکتی ہیں تو صرف اس وجہ کو درست کیوں سمجھا جائے جو ہمیں سب سے زیادہ تکلیف دیتی ہے؟ اگر خاموشی کی وجہ مصروفیت بھی ہو سکتی ہے تو اسے ناراضی کا نام کیوں دیا جائے؟ اگر اختلاف کا تعلق رائے سے ہے تو اسے ذات کی توہین کیوں سمجھا جائے؟ اور اگر کسی کی توجہ کسی وقت ہماری طرف نہیں تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری پوری شخصیت غیر اہم ہو گئی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ ہم اکثر دوسروں کے رویّوں کو اپنے احساسِ محرومی، سابقہ تلخ تجربات، عدم تحفظ اور توقعات کے آئینے میں دیکھتے ہیں۔ پھر ہمیں وہی کچھ دکھائی دینے لگتا ہے جس کا خوف پہلے ہی ہمارے اندر موجود ہوتا ہے۔

انسانی نفسیات کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ جب کوئی شخص پہلے ہی کسی تعلق میں بے اعتمادی، نظر اندازی یا رد کیے جانے کا تجربہ کر چکا ہو تو وہ نئے واقعات کو بھی اسی پس منظر میں دیکھنے لگتا ہے۔ ماضی کا کوئی زخم حال کے معمولی واقعے کو بھی گہرا بنا دیتا ہے۔ کسی نے پہلے ہمیں نظر انداز کیا ہو تو بعد میں کسی دوسرے شخص کی خاموشی بھی اسی پرانے دکھ کو تازہ کر سکتی ہے۔ کسی نے کبھی ہماری قدر نہ کی ہو تو آج کسی مجلس میں ہماری رائے مسترد ہونے پر ہمیں وہی پرانی محرومی محسوس ہونے لگتی ہے۔ یوں ہم موجودہ واقعے پر ردِعمل دینے کے بجائے اپنے ماضی کے تجربات کا بوجھ بھی اس پر ڈال دیتے ہیں۔ نتیجتاً سامنے والے کی ایک معمولی سی کوتاہی ہمارے لیے ایک بڑے جذباتی بحران کا سبب بن جاتی ہے۔

یہاں ہمیں اپنے دل اور ذہن کے درمیان ایک صحت مند توازن قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ دل کا کام محسوس کرنا ہے، مگر ہر احساس کو حتمی حقیقت قرار دینا ضروری نہیں۔ ذہن کا کام حالات کا جائزہ لینا، مختلف امکانات پر غور کرنا اور مناسب نتیجے تک پہنچنے کی کوشش کرنا ہے۔ جب دل کسی رویّے سے مجروح ہو تو فوراً الزام لگانے، تعلق ختم کرنے یا تلخ جواب دینے کے بجائے چند لمحے توقف کرنا چاہیے۔ خود سے پوچھنا چاہیے کہ جو کچھ میں سمجھ رہا ہوں، کیا اس کے حق میں کوئی واضح ثبوت بھی موجود ہے؟ کیا میں نے سامنے والے کے حالات کو سمجھنے کی کوشش کی ہے؟ کیا یہ ممکن ہے کہ میری تشریح غلط ہو؟ اور اگر میں اس کی جگہ ہوتا تو کیا میرے رویّے کی بھی کوئی ایسی وجہ ہو سکتی تھی جس سے دوسرا شخص واقف نہ ہوتا؟ یہ سوالات ہمیں اپنی پہلی رائے پر نظرِ ثانی کرنے اور جذباتی ردِعمل کے بجائے متوازن رویّہ اختیار کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات بھی انسانی تعلقات میں حسنِ ظن، تحقیق اور بدگمانی سے اجتناب کی غیر معمولی اہمیت واضح کرتی ہیں۔ قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو، بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں" (سورۃ الحجرات: 12)۔ اس ہدایت میں انسانی معاشرت کی اصلاح کا ایک بنیادی اصول پوشیدہ ہے۔ اسلام انسان کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ وہ محض شبہے کی بنیاد پر کسی کے بارے میں منفی فیصلہ نہ کرے، کسی کی نیت کو بلا دلیل مشکوک نہ سمجھے اور اپنے گمان کو دوسرے کی حقیقت پر حاوی نہ ہونے دے۔ حسنِ ظن کا مطلب یہ نہیں کہ انسان حقیقت سے آنکھیں بند کر لے، واضح شواہد کو نظر انداز کر دے یا ہر غلط رویّے کا دفاع کرنے لگے؛ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جہاں حقیقت واضح نہ ہو، وہاں بدگمانی کو فیصلہ کن حیثیت نہ دی جائے اور دوسرے انسان کے لیے معقول وضاحت کی گنجائش باقی رکھی جائے۔

اسی طرح قرآنِ مجید میں خبر کی تحقیق کا حکم بھی دیا گیا ہے تاکہ نادانی میں کسی قوم یا شخص کے بارے میں غلط فیصلہ کر کے بعد میں پشیمانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ (سورۃ الحجرات: 6)۔ اس اصول کو روزمرّہ زندگی میں بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔ کسی کے بارے میں سنی سنائی بات پر یقین کرنے، کسی کے مختصر پیغام سے اس کی نیت متعین کرنے یا کسی تیسرے شخص کی تشریح کو حتمی حقیقت مان لینے کے بجائے براہِ راست وضاحت طلب کرنا زیادہ مناسب ہے۔ بہت سی غلط فہمیاں محض اس لیے جنم لیتی ہیں کہ ہم متعلقہ شخص سے بات کرنے کے بجائے اس کے بارے میں دوسروں سے گفتگو کرتے رہتے ہیں۔ ہم سوال کرنے کے بجائے اندازے قائم کرتے ہیں، وضاحت لینے کے بجائے شکایتیں جمع کرتے ہیں اور حقیقت جاننے کے بجائے اپنے ذہن میں ایک ایسی کہانی مکمل کر لیتے ہیں جس میں دوسرے شخص کو قصوروار قرار دینا آسان ہوتا ہے۔

یاد رکھیے، ہر خاموشی ناراضی نہیں ہوتی، ہر تاخیر بے قدری نہیں ہوتی، ہر اختلاف دشمنی نہیں ہوتا اور ہر انکار ہماری شخصیت کے خلاف فیصلہ نہیں ہوتا۔ بعض اوقات کسی کی خاموشی اس کی تھکن کا اظہار ہوتی ہے، کسی کی مصروفیت اس کی مجبوری ہوتی ہے، کسی کا اختلاف اس کی فکری آزادی کا حصہ ہوتا ہے اور کسی کا انکار اس کے حالات یا ترجیحات کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر شخص ہر وقت ہماری توقعات کے مطابق گفتگو کرے، ہماری بات سے اتفاق کرے، ہماری موجودگی کو یکساں اہمیت دے یا ہماری خواہش کے مطابق وقت نکال سکے۔ ہر انسان کی اپنی ذمہ داریاں، ترجیحات، ذہنی کیفیات اور زندگی کے مسائل ہوتے ہیں۔ اگر ہم یہ توقع کرنے لگیں کہ ہر شخص ہر موقع پر ہمارے احساسات کو سمجھے، ہماری خواہشات کا خیال رکھے اور ہماری توقعات پر پورا اترنے کا پابند ہے تو ہم خود کو مسلسل مایوسی کے حوالے کر دیں گے۔

ناسا کی دیوار پر سپاہِ ٹیپو سلطان: میسور کے راکٹوں کی گمشدہ تاریخ



ڈاکٹر محمد عظیم الدین

ڈاکٹر اے پی جے عبد الکلام اپنی خودنوشت ونگس آف فائر (Wings of Fire) میں ایک ایسے منظر کا ذکر کرتے ہیں جس نے انہیں حیرت اور مسرت سے بھر دیا تھا۔ امریکا کے خلائی ادارے ناسا (NASA) کے والپس فلائٹ فیسلٹی (Wallops Flight Facility) میں ایک پینٹنگ آویزاں تھی۔ اس میں میدانِ جنگ کا منظر تھا اور فضا میں راکٹ پرواز کرتے دکھائی دے رہے تھے۔ تصویر میں راکٹ داغنے والے سپاہیوں کو دیکھ کر کلام کے ذہن میں سوال پیدا ہوا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ ان کے خدوخال جنوبی ایشیا کے باشندوں سے ملتے تھے۔ قریب جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ ٹیپو سلطان کی فوج تھی، جو انگریزوں کے خلاف راکٹ استعمال کر رہی تھی۔ کلام نے اس منظر کو ایک ایسی تاریخی حقیقت کی یاد دہانی قرار دیا جسے ٹیپو سلطان کے اپنے ملک میں فراموش کر دیا گیا تھا، جب کہ دنیا کے دوسرے سرے پر اسے محفوظ رکھا گیا تھا۔ انہوں نے خوشی کا اظہار کیا کہ ناسا میں ایک بھارتی کو جنگی راکٹ ٹیکنالوجی کے ہیرو کے طور پر یاد کیا جا رہا تھا۔

یہ پینٹنگ ایک ایسے تاریخی باب کی طرف اشارہ کرتی ہے جس کی اہمیت محض جنگی فتوحات تک محدود نہیں۔ اٹھارویں صدی میں میسور کی فوج نے راکٹ کو ایک باقاعدہ جنگی ہتھیار کی صورت دی۔ حیدر علی نے اس کے استعمال کو منظم کیا اور ٹیپو سلطان نے اس نظام کو مزید وسعت دی۔ ان راکٹوں کی سب سے نمایاں خصوصیت ان کا لوہے کا خول تھا، جس نے اس زمانے کے رائج راکٹوں کے مقابلے میں انہیں زیادہ قوت اور بہتر کارکردگی فراہم کی۔ برطانوی فوج نے ان راکٹوں کا سامنا کیا، ان کے نمونے اپنے قبضے میں لیے اور ان کا مطالعہ کیا۔ بعد میں برطانیہ میں ولیم کانگریو نے راکٹ سازی کے ایک منظم نظام کو ترقی دی۔ یوں میسور کے میدانوں میں ہونے والے تجربات نے یورپ میں جنگی راکٹ ٹیکنالوجی کی پیش رفت کے لیے ایک اہم مثال فراہم کی۔

راکٹ کی تاریخ میسور سے شروع نہیں ہوتی۔ بارود سے چلنے والے آتشیں تیر اور ابتدائی راکٹ چین میں صدیوں پہلے استعمال ہوتے تھے۔ 1232ء میں چین کے شہر کائی فینگ کے محاصرے کے دوران راکٹ نما آتشیں ہتھیاروں کے استعمال کا ذکر ملتا ہے۔ یورپ میں بھی چودھویں اور پندرھویں صدی تک راکٹوں کے تجربات ہونے لگے تھے۔ تاہم، توپ خانے کی ترقی کے ساتھ راکٹوں کا استعمال محدود ہو گیا۔ توپوں کے مقابلے میں ان کا نشانہ غیر یقینی اور کارکردگی کم قابلِ اعتماد تھی۔ اٹھارویں صدی کے دوسرے نصف میں میسور کی فوج نے اس پرانے ہتھیار کو نئی تکنیکی صورت دی۔ ماہرِ ہوابازی اور تاریخِ سائنس کے محقق روڈم نرسمہا نے اپنی تحقیقی تصنیف Rockets in Mysore and Britain 1750–1850 (A.D.) میں اس پیش رفت کو برصغیر اور برطانیہ کی ٹیکنالوجی کی تاریخ کا ایک اہم واقعہ قرار دیا ہے۔

میسور کے راکٹوں میں بنیادی تبدیلی ان کے بارودی خول کی ساخت میں آئی۔ اس سے پہلے یورپ میں رائج کئی راکٹوں کے بارودی خانے کاغذی گتے یا لکڑی سے بنائے جاتے تھے۔ میسور کے کاریگروں نے اس مقصد کے لیے لوہے کے بیلن نما خول تیار کیے۔ ان میں بارود بھرا جاتا اور پھر خول کو ایک لمبی بانس کی لکڑی یا تلوار کے ساتھ باندھ دیا جاتا۔ یہ لکڑی راکٹ کی پرواز کو استحکام دینے میں مدد کرتی تھی۔ لوہے کا خول بارود کے جلنے سے پیدا ہونے والے دباؤ کو پہلے کے کمزور مواد کی نسبت بہتر طور پر برداشت کرتا تھا۔ اس سے راکٹ کو زیادہ قوت پرواز اور نسبتاً طویل فاصلہ حاصل ہوا۔

نرسمہا کے مطابق، میسور کے راکٹوں کی ایک عمومی ساخت میں لوہے کا خول تقریباً 60 ملی میٹر قطر اور 200 ملی میٹر لمبا ہوتا تھا، جب کہ ان کی پرواز کا فاصلہ ایک سے دو کلومیٹر تک پہنچ سکتا تھا۔ تاہم، برطانیہ کے رائل آرٹلری میوزیم میں محفوظ دو تاریخی نمونوں کی پیمائش میں فرق ملتا ہے۔ ایک خول کا قطر تقریباً 58 ملی میٹر اور لمبائی 254 ملی میٹر تھی، جب کہ دوسرے کا قطر 37 ملی میٹر اور لمبائی 198 ملی میٹر تھی۔ ان نمونوں کے ساتھ بالترتیب تلوار کی دھار اور بانس کی لمبی لکڑی منسلک تھی۔ اس فرق سے واضح ہوتا ہے کہ میسور کے راکٹ ایک ہی پیمانے پر تیار نہیں کیے جاتے تھے؛ ان کی ساخت اور جسامت ضرورت اور استعمال کے مطابق بدلتی تھی۔

حیدر علی نے راکٹوں کو فوجی حکمتِ عملی کا حصہ بنایا اور انہیں چلانے کے لیے تربیت یافتہ دستے قائم کیے۔ ان کے عہد میں راکٹ بردار سپاہیوں کی تعداد کے بارے میں مختلف تاریخی اندازے ملتے ہیں۔ بعض ماخذ اسے تقریباً بارہ سو بتاتے ہیں۔ ٹیپو سلطان نے اپنے والد کے قائم کردہ نظام کو وسعت دی اور راکٹ بردار فوجیوں کی تعداد کئی ہزار تک پہنچائی۔ پانچ ہزار کے قریب کی تعداد بھی تاریخی تحریروں میں بیان کی جاتی ہے، لیکن اسے قطعی اور متفقہ عدد سمجھنے کے بجائے ایک تخمینہ قرار دینا زیادہ مناسب ہے۔ ان دستوں کی موجودگی اس بات کا ثبوت ہے کہ میسور میں راکٹ محض کسی ہنگامی موقع پر استعمال ہونے والا ہتھیار نہیں تھے۔ ان کے لیے سپاہیوں کی تربیت، بارود کی تیاری، ہتھیاروں کی فراہمی اور جنگی استعمال کا باقاعدہ انتظام موجود تھا۔

ٹیپو سلطان کے دور میں فوجی تنظیم اور جنگی ضابطوں کو تحریری شکل دینے کی کوشش بھی کی گئی۔ فتح المجاہدین (Fath-ul-Mujahidin) اس سلسلے میں ایک اہم تاریخی ماخذ ہے۔ اس میں فوجی انتظام، جنگی تیاری اور سپاہیوں کی ذمہ داریوں سے متعلق تفصیلات ملتی ہیں۔ اس کتاب کو میسور کی فوجی تنظیم کے مطالعے میں اہمیت حاصل ہے۔ راکٹ بردار دستوں کی سرگرمیوں کو بھی اسی منظم فوجی نظام کے پس منظر میں سمجھنا چاہیے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ میسور کی راکٹ سازی کے پیچھے دھات اور بارود کی کاریگری کے ساتھ فوجی منصوبہ بندی اور عملی تربیت بھی شامل تھی۔

1780ء کی جنگِ پولی لور (Pollilur) میں میسور کے راکٹوں نے برطانوی فوج کے خلاف فیصلہ کن کردار ادا کیا، جہاں حیدر علی اور ٹیپو سلطان کی افواج نے ایسٹ انڈیا کمپنی کو سخت شکست سے دوچار کیا۔ اس معرکے کے بارے میں ایک معروف تاریخی روایت یہ ہے کہ میسوری راکٹوں کی بوچھاڑ سے برطانوی فوج کے اسلحے اور بارود کے ذخیرے میں آگ بھڑک اٹھی۔ اس دھماکے اور راکٹوں کی مسلسل یلغار نے برطانوی صفوں میں شدید خوف و ہراس اور بدنظمی پھیلا دی، جس سے میسور کی فوج کو واضح عسکری برتری حاصل ہو گئی۔ سرنگاپٹنم کے دریا دولت باغ کی دیواروں پر نقش ایک تاریخی تصویر آج بھی اس فتح کی گواہی دیتی ہے، جس میں میدانِ جنگ کی ہلچل اور برطانوی بارودی ذخیرے کو شعلوں کی لپیٹ میں آتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

میسور کے راکٹوں کا استعمال پولی لور تک محدود نہیں رہا۔ 1792ء اور 1799ء کی اینگلو میسور جنگوں میں بھی ان کا استعمال کیا گیا۔ 1799ء میں سری رنگاپٹنم کے محاصرے کے دوران برطانوی فوج کو راکٹ حملوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اپریل کے مہینے میں سلطان پیٹ کے مقام پر کرنل آرتھر ویلزلی، جو بعد میں ڈیوک آف ویلنگٹن کے نام سے مشہور ہوئے، کے دستے کو رات کے وقت راکٹوں اور بندوقوں کی شدید فائرنگ کا سامنا کرنا پڑا۔ راکٹوں کی غیر متوقع سمت اور فضا میں ان کی آواز نے فوجی صف بندی اور نقل و حرکت کو مشکل بنا دیا۔ اس زمانے کے برطانوی فوجی بیانات سے اندازہ ہوتا ہے کہ میسور کے راکٹ ان کے لیے محض ایک نیا ہتھیار نہیں تھے؛ وہ میدانِ جنگ میں ایک حقیقی خطرہ بن چکے تھے۔ 1799ء میں ٹیپو سلطان کی شہادت اور سری رنگاپٹنم پر برطانوی قبضے کے بعد میسور کے اسلحہ خانوں سے راکٹوں اور ان کے آلات کی بڑی تعداد برآمد ہوئی۔ برطانوی فوج نے ان نمونوں کو اپنے قبضے میں لے کر ان کا مطالعہ کیا۔ ان راکٹوں کی لوہے کی ساخت نے خاص طور پر توجہ حاصل کی، کیونکہ اس سے بارود کے جلنے کے دوران زیادہ دباؤ پیدا کرنا ممکن تھا۔ میسور کے تجربے نے برطانوی ماہرین کو یہ سمجھنے میں مدد دی کہ مضبوط دھاتی خول راکٹ کی قوت اور فاصلے میں اضافہ کر سکتا ہے۔ یہی وہ تکنیکی پہلو تھا جس نے برطانیہ میں راکٹ سازی کے نئے تجربات کو تحریک دی۔ اس سلسلے میں ولیم کانگریو (William Congreve) کا نام نمایاں ہے۔ کانگریو نے 1801ء کے بعد راکٹوں پر تجربات شروع کیے اور وول وچ آرسنل (Woolwich Arsenal) میں ان کی ساخت، بارود، وزن، رفتار اور داغنے کے طریقوں پر کام کیا۔ میسور کے راکٹ ان تجربات کے لیے ایک اہم مثال تھے، تاہم کانگریو نے انہیں جوں کا توں نقل نہیں کیا۔ انہوں نے اپنی تحقیق اور انجینئرنگ کے ذریعے مختلف جسامت کے راکٹ تیار کیے، ان کے لیے مخصوص بارودی ترکیبیں وضع کیں اور انہیں داغنے کے لیے ایسے آلات بنائے جنہیں زمینی اور بحری کارروائیوں میں استعمال کیا جا سکتا تھا۔ ان کا نظام راکٹوں کی تیاری، نقل و حمل، داغنے اور فوجی استعمال کے لیے زیادہ منظم تھا۔ کانگریو کی کتاب (A Concise Account of the Origin and Progress of the Rocket System) کا ایک مستند اشاعتی ریکارڈ 1807ء کی تاریخ درج کرتا ہے۔ کانگریو راکٹوں کو جلد ہی برطانوی فوجی مہمات میں استعمال کیا جانے لگا۔ 1805ء میں فرانس کے ساحلی شہر بولون پر بحری حملے کے دوران ان کا ابتدائی تجربہ کامیاب نہ ہو سکا، لیکن اگلے برس بولون اور اٹلی کے شہر گائیتا پر حملوں میں انہیں زیادہ مؤثر انداز سے استعمال کیا گیا۔ 1807ء میں کوپن ہیگن پر برطانوی حملے کے دوران بھی راکٹ داغے گئے۔ 1814ء میں امریکا کے خلاف جنگ میں فورٹ میک ہینری (Fort McHenry) پر برطانوی بحری حملے کے دوران کانگریو راکٹ استعمال ہوئے۔ امریکی شاعر فرانسس اسکاٹ کی (Francis Scott Key) نے اس حملے میں آسمان پر چمکتے راکٹوں کا منظر دیکھا، جس کا عکس بعد میں امریکی قومی ترانے The Star-Spangled Banner) کی معروف سطر "the rockets' red glare" میں محفوظ ہو گیا۔ یوں میسور کے راکٹوں سے جڑی تکنیکی تاریخ ایک ایسے واقعے تک پہنچی جس کی یاد امریکی قومی ترانے میں بھی باقی ہے۔ انیسویں صدی کے بعد توپ خانے میں تیزی سے ترقی ہوئی۔ توپوں کی مار، نشانے کی درستگی اور قابلِ اعتماد کارکردگی بہتر ہونے لگی، جس سے ابتدائی جنگی راکٹوں کی اہمیت کم ہوتی گئی۔ مگر راکٹ کا بنیادی سائنسی اصول برقرار رہا۔

یوگی کے دس سال بعد بھی بی جے پی کو 2017 کا خوف کیوں؟

گزشتہ کئی انتخابات کی طرح بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اتر پردیش میں بھی ماضی کی یادوں کو انتخابی موضوع بنانے کی تیاری کر رہی ہے۔ انتخابات سے پہلے سابقہ حکومت کی یاد دلانا کوئی نئی بات نہیں، لیکن جب کوئی جماعت تقریباً دس سال اقتدار میں رہنے کے بعد بھی اپنے انتخابی بیانیے کا بڑا حصہ پچھلی حکومت پر تنقید کے لیے مختص کرے تو اس کے سیاسی مقصد کو سمجھنا ضروری ہو جاتا ہے۔ 2027 کے اسمبلی انتخابات سے پہلے اتر پردیش میں بی جے پی اور وزیرِ اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کچھ ایسا ہی کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔ بہار اسمبلی انتخابات میں راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کو گھیرنے کے لیے لالو-رابڑی حکومت کے مبینہ ''جنگل راج'' کو انتخابی بحث کے مرکز میں رکھا گیا تھا۔ اتر پردیش میں بی جے پی اسی حکمتِ عملی کا ایک نیا انداز آزمانے کی تیاری کر رہی ہے۔ یہاں نشانے پر سماج وادی پارٹی اور اکھلیش یادو ہیں۔ بی جے پی ووٹروں کو 2017 سے پہلے کا اتر پردیش یاد دلانا چاہتی ہے۔ اس دور کے جرائم، بدامنی اور سیاسی سرپرستی کے واقعات پیش کر کے یہ پیغام دیا جا رہا ہے کہ سماج وادی پارٹی کی واپسی کا مطلب مبینہ ''غنڈہ راج'' کی واپسی ہوگا۔ وزیرِ اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے حالیہ بیانات میں یہ حکمتِ عملی واضح ہے۔ 2 نومبر 2026 کو گونڈا میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے سماج وادی پارٹی کو اتر پردیش کے لیے ''لعنت'' قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ جب بھی سماج وادی پارٹی کی حکومت آئی، ریاست میں جرائم، بدامنی اور فسادات بڑھے۔ انہوں نے 25 سے 28 سال کی عمر کے نوجوانوں سے کہا کہ وہ اپنے والدین سے پوچھیں کہ سماج وادی حکومت میں کرفیو اور فسادات کا ماحول کیسا تھا اور خواتین و لڑکیوں کی سلامتی کی صورتِ حال کیا تھی۔ اتفاق دیکھیے کہ بہار انتخابات کے دوران نومبر 2025 میں مرکزی وزیرِ داخلہ امیت شاہ نے بھی اسی نوعیت کی اپیل کی تھی۔ فرق صرف یہ تھا کہ شاہ بہار میں نتیش کمار کے بیس سالہ مبینہ سوشاسن (بہتر حکمرانی) حکمرانی کے مقابلے میں لالو-رابڑی دور کی یاد دلا رہے تھے، جبکہ یوگی تقریباً دس سال اقتدار میں رہنے کے بعد بھی اپنی حکومت کی کامیابیوں کے بجائے سابقہ حکومت کو موضوع بنا رہے ہیں۔ اس سے پہلے بھارتیہ جنتا یووا مورچہ کی جانب سے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں نوجوانوں کے درمیان مہم چلانے اور انہیں سماج وادی حکومت کے مبینہ ''جنگل راج'' سے خبردار کرنے کے منصوبے کی خبریں بھی سامنے آئی تھیں۔ سماجی کارکن پربھات کمار کے مطابق، بی جے پی اس نسل تک بھی 2017 سے پہلے کی منفی یادیں پہنچانا چاہتی ہے جس نے اکھلیش یادو کے دورِ حکومت کو براہِ راست سیاسی تجربے کے طور پر نہیں دیکھا۔ تاہم روزگار کے بحران اور امتحانی پرچوں کے افشا جیسے مسائل سے دوچار نوجوانوں پر اس مہم کا کتنا اثر ہوگا، یہ دیکھنا باقی ہے۔ بی جے پی کی اس حکمتِ عملی کی ایک اور مثال 30 اکتوبر کو لکھنؤ میں پارٹی کی ریاستی مجلسِ عاملہ کے اجلاس میں امیت شاہ کی تقریر تھی۔ انہوں نے 1990 میں ایودھیا میں کارسیوکوں پر ہونے والی فائرنگ کا معاملہ اٹھایا اور اکھلیش یادو کو ملائم سنگھ یادو حکومت کے فیصلے پر سیاسی طور پر جواب دہ ٹھہرانے کی کوشش کی۔ شاہ نے کہا کہ عوام سماج وادی پارٹی کی اگلی، یعنی ''تیسری نسل'' کو بھی معاف نہیں کریں گے۔ حالاں کہ 1990 میں ملائم سنگھ یادو وزیرِ اعلیٰ تھے اور اکھلیش یادو کا اس حکومت سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس کے باوجود بی جے پی اس واقعے کو اکھلیش کے دورِ حکومت اور موجودہ سماج وادی سیاست سے جوڑ رہی ہے۔ یوں ملائم سنگھ یادو کا 1990 کا دور، اکھلیش کی 2012 سے 2017 تک کی حکومت اور 2027 میں سماج وادی پارٹی کی ممکنہ واپسی، ایک ہی سیاسی کہانی میں پروئے جا رہے ہیں۔ اس بیانیے میں رام مندر تحریک کی یاد اور ہندوتوا کی سیاست کو بھی شامل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسی اجلاس میں شاہ نے یوگی حکومت کی کارکردگی کو سماج وادی پارٹی اور بہوجن سماج پارٹی کی حکومتوں سے ''200 فیصد بہتر'' قرار دیا۔ انہوں نے اگلی حکومت بننے پر اتر پردیش میں یکساں سول کوڈ نافذ کرنے کا وعدہ بھی کیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بی جے پی کا انتخابی بیانیہ صرف قانون و انتظام تک محدود نہیں۔ اس میں سابقہ حکومتوں پر تنقید کے ساتھ مستقبل کے ہندوتوا پر مبنی ایجنڈے کا اشارہ بھی شامل ہے۔ اس حکمتِ عملی کا ایک اور ثبوت ''یاد رکھے گا یوپی'' نامی ڈیجیٹل تشہیری پلیٹ فارم ہے۔ انڈیا ٹوڈے کی ستمبر 2026 کی تحقیق کے مطابق، اس پلیٹ فارم پر 2017 سے پہلے کے اتر پردیش کے واقعات کو ٹائم لائن کی صورت میں پیش کیا گیا۔ کوی کلاں کے تشدد، جرائم، مافیا راج، بدعنوانی اور خواتین کے عدم تحفظ جیسے واقعات کو اس دور کی شناخت کے طور پر دکھایا گیا۔ دوسری جانب ''نان اسٹاپ یوپی'' اور ''فرینڈز آف یوگی'' کے ذریعے یوگی حکومت کی کارکردگی اور وزیرِ اعلیٰ کی ذاتی شبیہ اجاگر کرنے کی کوشش بھی کی گئی ہے۔ اس طرح بی جے پی کی حکمتِ عملی کے تین حصے ہیں: یوگی حکومت کے کام کی تشہیر، اکھلیش حکومت کے مبینہ ''جنگل راج'' کی یاد تازہ کرنا، اور یوگی کی انفرادی سیاسی شبیہ بنانا۔ بہار کے انتخابی تجربے سے بی جے پی کو یہ اشارہ ضرور ملا ہوگا کہ سابقہ حکومت کے بارے میں منفی یادوں کو دوبارہ زندہ کرنا سیاسی طور پر مفید ہو سکتا ہے۔ لیکن دونوں ریاستوں کے حالات ایک جیسے نہیں۔ بہار میں لالو-رابڑی حکومت ختم ہوئے تقریباً دو دہائیاں گزر چکی تھیں۔ اتر پردیش میں اکھلیش حکومت ختم ہوئے دس سال ہوئے ہیں اور اس دور کے ترقیاتی کاموں کی یادیں بھی باقی ہیں۔ 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں سماج وادی پارٹی کی 37 نشستوں پر کامیابی نے یہ بھی دکھایا کہ بی جے پی کا سماجی اتحاد ناقابلِ شکست نہیں۔ بہار میں ''جنگل راج'' کا خوف دکھانے کے ساتھ نتیش کمار کی حکومت اور فلاحی اسکیموں کو متبادل کے طور پر پیش کیا گیا تھا۔ اتر پردیش میں یوگی حکومت کو اپنے تقریباً دس سالہ اقتدار کا حساب بھی دینا ہوگا۔ اس لیے یہ فرض کر لینا قبل از وقت ہوگا کہ 2017 سے پہلے کے ''غنڈہ راج'' کا نعرہ 2027 میں بھی اتنا ہی مؤثر ثابت ہوگا۔ یہ سوال بھی زیرِ بحث ہے کہ بہار میں پرانی یادوں کو تازہ کرنے سے بی جے پی کو کتنا فائدہ ہوا

زبان ختم ہوتی ہے تو اس کے ساتھ تہذیب، ثقافت اور روایات بھی مٹ جاتی ہیں: یوٹی قادر

ٹمکورو میں قومی یوم تعلیم و جشن اردو کی تقریب، اردو سمیت تمام مقامی زبانوں کے تحفظ پر زور



ٹمکورو، 12 نومبر (جنوبی سہارا نیوز) ریاستی وزیر برائے صحت، اقلیتی بہبود، وقف اور حج یوٹی قادر نے زبانوں کے تحفظ کو تہذیب و ثقافت کے تحفظ سے تعبیر کرتے ہوئے کہا کہ کوئی بھی زبان محض گفتگو اور اظہارِ خیال کا ذریعہ نہیں ہوتی بلکہ اس کے دامن میں ایک طویل تاریخ، تہذیبی ورثہ، ثقافت اور روایات محفوظ ہوتی ہیں۔ جب کوئی زبان زوال پذیر ہو کر ختم ہو جاتی ہے تو اس کے ساتھ اس خطے کی تہذیبی شناخت اور ثقافتی روایات بھی مٹنے لگتی ہیں۔ اس لیے مقامی زبانوں کی بقا اور ترقی کے لیے سنجیدہ اور اجتماعی کوششیں ناگزیر ہیں۔ وہ شہر کے دانہ پیالیس میں کرناٹک اردو اکیڈمی، تحریکِ اردو ادب اور انجمن ترقی اردو ہند کے اشتراک سے منعقدہ قومی یوم تعلیم اور جشنِ اردو کی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ مقامی زبانوں کو زندہ رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ انہیں روزمرہ زندگی، تعلیم اور معاشرتی روابط میں زیادہ سے زیادہ استعمال کیا جائے۔ نئی نسل کو اپنی زبانوں سے جوڑنا وقت کی اہم ضرورت ہے، کیونکہ زبان سے وابستگی ہی اپنی تہذیبی شناخت سے وابستگی کو مضبوط بناتی ہے۔ نوجوانوں کو کثیر لسانی صلاحیتیں حاصل کرنے کا مشورہ دیتے ہوئے یوٹی قادر نے کہا کہ موجودہ دور میں انگریزی عالمی سطح پر کاروبار، روزگار اور پیشہ ورانہ ترقی کے لیے اہمیت رکھتی ہے، لیکن اس کے ساتھ مقامی اور دیگر زبانوں کا علم بھی ضروری ہے۔ جتنی زیادہ زبانیں سیکھی جائیں گی، علم و معلومات کے دائرے میں اتنا ہی اضافہ ہوگا اور قومی و بین الاقوامی سطح پر ترقی کے زیادہ مواقع حاصل ہوں گے۔ زبان سے ناواقفیت بعض اوقات صلاحیت اور قابلیت رکھنے والے افراد کو بھی آگے بڑھنے سے روک دیتی ہے۔ انہوں نے اپنی مثال پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے بچپن میں ہندی زبان نہیں سیکھی، اگر انہیں ہندی پر عبور حاصل ہوتا تو ممکن ہے کہ آج قومی سطح پر قیادت کے مزید مواقع میسر آتے۔ انہوں نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ زبانوں کو اپنی ترقی اور کامیابی کا وسیلہ بنائیں۔

رکن قانون ساز کونسل بلقیس بانو نے مادری زبان میں تعلیم حاصل کرنے کو ہر شہری کا بنیادی حق قرار دیتے ہوئے کہا کہ اردو اسکولوں میں اساتذہ کی تقرری کا عمل روک دیے جانے کے وقت یوٹی قادر کی قیادت میں اس مسئلے کو مؤثر انداز میں اٹھایا گیا اور اردو اساتذہ کی تقرری کے احکامات حاصل کرنے کے لیے کوششیں کی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ اردو کی ترقی کے لیے حکومت اور مختلف ادارے اپنی سطح پر کوششیں کر رہے ہیں، لیکن زبان کو زندہ رکھنے اور اسے نئی نسل تک منتقل کرنے کی اصل ذمہ داری ان لوگوں پر بھی عائد ہوتی ہے جو اس زبان کو بولتے اور سمجھتے ہیں۔ بلقیس بانو نے کہا کہ آج اگر اردو زبان کہیں پرورش پا رہی ہے تو وہ ہماری ماؤں کی گود میں ہے۔ اس زبان کو نئی نسل تک پہنچانے میں ماؤں اور خاندانوں کا کردار انتہائی اہم ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اردو صرف مسلمانوں کی زبان نہیں بلکہ ہندوستان کی مشترکہ تہذیب و ثقافت کی نمائندہ زبان ہے اور اسے کسی ایک مذہب یا طبقے تک محدود کر کے نہیں دیکھا جانا چاہیے۔ انجمن ترقی اردو ہند کرناٹک کے صدر محمد عبیداللہ شریف نے مولانا ابوالکلام آزاد کی ہمہ جہت شخصیت اور قومی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مولانا آزاد نے نہ صرف ملک کے تعلیمی نظام کی ترقی اور اصلاحات میں اہم کردار ادا کیا بلکہ قومی یکجہتی، مذہبی ہم آہنگی اور بھائی چارے کے فروغ کے لیے بھی نمایاں خدمات انجام دیں۔ معروف سماجی کارکن اور انجمن ترقی اردو ہند کرناٹک کے نائب صدر سید اشرف نے ریاست میں اردو زبان کے تحفظ کے لیے ماضی میں چلائی گئی تحریکوں اور جدوجہد کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے کہا کہ 1982 میں کرناٹک کی کانگریس حکومت نے کرناٹک ایجوکیشن بل متعارف کروایا تھا، جسے مرحوم عزیز سیٹھ کی مخالفت کے باوجود کابینہ اور اسمبلی میں منظور کر لیا گیا۔ اس بل کے اثرات کے پیش نظر انہوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اردو بچاؤ تحریک شروع کی اور اس معاملے کو آنجہانی وزیر اعظم اندرا گاندھی سے لے کر اس وقت کے صدر جمہوریہ گیانی ذیل سنگھ تک پہنچایا۔ انہوں نے کہا کہ اس جدوجہد کے دوران ایک اردو داں صدر جمہوریہ نے جس جرأت اور اصول پسندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بل کو روکا، وہ اردو زبان کی تاریخ میں ایک اہم باب ہے۔ اسی جدوجہد اور قربانیوں کے نتیجے میں کرناٹک میں اردو زبان کے تحفظ کی راہ ہموار ہوئی۔ انہوں نے نئی نسل کو اردو کے تحفظ کے لیے ماضی کی ان کوششوں اور قربانیوں سے واقف کرانے کی ضرورت پر زور دیا۔ ضلع کانگریس کمیٹی کے تشہیری شعبے کے صدر اقبال احمد نے تعلیمی میدان میں لڑکیوں کی نمایاں پیش رفت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آج لڑکیاں تعلیم کے ہر شعبے میں آگے بڑھ رہی ہیں، جبکہ لڑکوں میں تعلیمی دلچسپی کا کم ہونا تشویش کا باعث ہے۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ تعلیم کو اپنی اولین ترجیح بنائیں، اعلیٰ تعلیم حاصل کریں اور بدلتے ہوئے حالات کے مطابق اپنی صلاحیتوں کو نکھاریں۔ انہوں نے اردو زبان کے استعمال کو عام کرنے اور نئی نسل میں اردو تعلیم کے رجحان کو مضبوط بنانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ معروف شاعر اور انجمن ترقی اردو ہند کرناٹک کے جنرل سکریٹری مبین منور سمیت دیگر معززین نے بھی بطور مہمانانِ اعزازی شرکت کی۔ تقریب میں تحریکِ اردو ادب کے صدر تاج الدین شریف، سکریٹری افضل خان اور انجمن ترقی اردو ہند کے سکریٹری عبدالعلیم منصور سمیت مختلف ادبی، سماجی اور تعلیمی شخصیات موجود تھیں۔ تقریب کے مہمانانِ خصوصی میں ڈاکٹر اصغر بیگ، ڈسٹرکٹ سرجن؛ صنعت کار ہانی حسین کے اے؛ راجا محمد جعفر، کونسلر و صدر جامع مسجد، سرا؛ سید ارشاد احمد، صدر دانہ گروپ؛ منیر احمد (امریکہ)، انٹر پرینیور؛ خالد سہیل، ایڈووکیٹ؛ ایاز احمد، ایس کے ڈیولپرز؛ امین احمد (چندور)، کولمبس ریسٹورنٹ؛ ضلع کانگریس شعبۂ اقلیت کے صدر شیخ عرفان؛ یوسف صاحب، الفرقان ایجوکیشنل ٹرسٹ؛ عبیداللہ شریف، والڈورف ریکٹرز؛ یحییٰ خان، صدر رفاہ تمکورو چیپٹر؛ ضمیر الدین شریف، گروپ لیڈر ایچ آر ایس؛ عنایت اللہ، یونٹ صدر سولیڈیریٹی یوتھ موومنٹ؛ اور خلیل اللہ خان، یونٹ صدر ایس آئی او شامل تھے۔ اس موقع پر حال ہی میں کرناٹک اردو اکیڈمی کی جانب سے اعزاز حاصل کرنے والے سینئر صحافی، شاعر اور ادیب عارف متین کے علاوہ صحافی و ادیب منیر احمد تمکوری کو ان کی صحافتی، ادبی اور سماجی خدمات کے اعتراف میں تہنیت پیش کی گئی۔ تقریب میں یو پی ایس سی مینس امتحان میں کامیابی حاصل کرنے والی شہر کی ہونہار طالبہ سبا سعید، سبکدوش اساتذہ اور ایس ایس ایل سی و پی یو سی کے امتحانات میں اردو مضمون میں نمایاں نمبرات حاصل کرنے والے طلبہ کی بھی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہیں اعزازات سے نوازا گیا۔

کل ہند مشاعرے میں ملک کے نامور شعراء کی شرکت

قومی یوم تعلیم اور جشنِ اردو کی تقریبات کے سلسلے میں رات میں ایک کل ہند مشاعرے کا بھی اہتمام کیا گیا، جس میں ملک کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے معروف شعراء نے شرکت کرتے ہوئے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔ عالمی شہرت یافتہ شاعر ابرار کاشف کے علاوہ ناطق علی پوری، نعیم راشد برہانپوری، راحت حرارت، وانمباڑی، تنویر احمد عظیم، سلیم دریاپوری، عمران رشید مالیگاؤں، افضل دانش برہانپوری، عمران فیض ناگپوری، مفتی سید سلیم اللہ قاسم رشادی، عظمت اللہ بیگ عظمت، ثمینہ تاج ثمینہ اور شعیب تمنا اور دیگر نے اپنا کلام پیش کیا۔ مشاعرے کی نظامت معروف ناظمِ مشاعرہ شفیق عابدی علی پوری نے انجام دی، جبکہ انور خان انور نے صدارت کی اور اپنے کلام سے بھی سامعین کو محظوظ کیا۔ مشاعرے میں شعر و ادب کے شائقین کی شرکت نے جشنِ اردو کی ادبی سرگرمیوں کو مزید رونق بخشی۔

امریکہ میں دارالقضاء کے چیف قاضی مفتی سید اکبر سلیم ندوی کا مسجد بسم اللہ شاہ میں جمعہ کا خصوصی خطاب

بنگلورو: (پریس ریلیز) امریکہ کے شہر ہیوسٹن، ٹیکساس میں تقریباً 30 سال سے مقیم ممتاز عالم دین، مفتی سید اکبر سلیم ندوی، چیئرمین الاحد فاؤنڈیشن، امریکہ، 13 نومبر 2026 بروز جمعہ مسجد بسم اللہ شاہ، شیواجی نگر، بنگلورو میں نمازِ جمعہ کے موقع پر حالاتِ حاضرہ کے اہم موضوع پر خصوصی خطاب فرمائیں گے۔ خطاب کا وقت دوپہر 50,12 بجے سے 30,1 بجے تک مقرر ہے۔ مفتی سید اکبر سلیم ندوی کا تعلق بنگلورو سے ہے اور آپ نے دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ سے فراغت حاصل کی ہے۔ تقریباً تین دہائیوں سے امریکہ میں مقیم رہتے ہوئے آپ نے دینی، تعلیمی، سماجی اور ملی خدمات کے میدان میں نمایاں مقام حاصل کیا ہے۔ آپ کی شخصیت کی نمایاں خصوصیات میں ملت کا درد، دینی و ملی مسائل سے گہری وابستگی، دعوتِ دین کا جذبہ اور امت کی رہنمائی کے لیے مسلسل جدوجہد شامل ہیں۔ اپنے اساتذہ کی دعاؤں اور علمی و عملی محنت کے نتیجے میں آپ آج امریکہ میں دارالقضاء کے چیف قاضی کی حیثیت سے اہم ذمہ داریاں انجام دے رہے ہیں۔ مختلف شرعی و سماجی مسائل میں رہنمائی اور پیچیدہ معاملات کو حکمت و بصیرت کے ساتھ حل کرنے میں آپ کا تجربہ قابلِ قدر ہے۔ مفتی سید اکبر سلیم ندوی الاحد فاؤنڈیشن کے چیئرمین بھی ہیں، جس کے زیرِ اہتمام دارالقضاء، دارالعلوم اور دیگر متعدد دینی و تعلیمی ادارے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ بنگلورو سے تعلق رکھنے والی ایسی علمی و دینی شخصیت کا اپنے آبائی شہر میں خطاب اہلِ شہر اور بالخصوص دینی و ملی حلقوں کے لیے باعثِ مسرت و سعادت ہے۔ اس موقع پر برادرانِ اسلام سے پُرخلوص اپیل کی گئی ہے کہ وہ وقت نکال کر اس اہم خطاب میں شرکت کریں اور مفتی صاحب کے علمی و فکری تجربات سے استفادہ حاصل کریں۔

(رابطہ: محمد سمیر بیگ ندوی: 8792230398 مفتی صاحب سے اپنے دینی و شرعی مسائل کے سلسلے میں رہنمائی حاصل کرنے کے لیے بھی درج ذیل نمبر پر رابطہ کیا جا سکتا ہے: 9448522532ت)

عربی کالج میٹرو اسٹیشن کا نام عربک کالج ہی رکھنے پر رکن راجیہ سبھا منصور علی خان کا زور



بنگلورو۔ (جنوبی سہارا نیوز) شہر کے معروف عربی کالج علاقے میں زیرِ تعمیر میٹرو اسٹیشن کا نام عربی کالج ہی برقرار رکھنے کے مطالبے کو لے کر رکن راجیہ سبھا جناب منصور علی خان سے ملاقات کرتے ہوئے انہیں ایک یادداشت پیش کی گئی۔ اس موقع پر وفد کے اراکین نے عربی کالج میٹرو اسٹیشن کے نام سے متعلق تفصیلی تبادلہ خیال کیا اور بتایا کہ یہ علاقہ طویل عرصے سے عربی کالج کے نام سے معروف ہے، اس لیے میٹرو اسٹیشن کا نام بھی عربی کالج ہی رکھا جانا چاہیے۔ اس مطالبے پر رکن راجیہ سبھا جناب منصور علی خان نے بھی زور دیتے ہوئے یقین دلایا کہ وہ اس معاملے میں ضروری کارروائی اور متعلقہ حکام سے نمائندگی کرنے میں تعاون کریں گے۔ اس موقع پر یارف علی، عبدالحفیظ خالد اور دیگر احباب موجود رہے۔

کرناٹک یونیورسٹی دھارواڑ میں عالمی یومِ اردو اور قومی یومِ تعلیم کا انعقاد



دھارواڑ، 12 نومبر: (پریس ریلیز) کرناٹک یونیورسٹی دھارواڑ کے شعبۂ اردو و فارسی کے زیرِ اہتمام عالمی یومِ اردو اور قومی یومِ تعلیم کے موقع پر ادبی و تعلیمی تقریب منعقد ہوئی، جس میں اردو زبان و ادب کی اہمیت، مولانا ابوالکلام آزاد کی تعلیمی خدمات اور طلبہ میں مطالعے کے ذوق کو فروغ دینے پر اظہارِ خیال کیا گیا۔ مہمانِ خصوصی ڈاکٹر قدیر نائکم سرگرو (سیکریٹری، انجمنِ اسلام، دھارواڑ) نے اپنے خطاب میں اردو کو ہندوستان کی مشترکہ تہذیبی روایت کا اہم حصہ قرار دیتے ہوئے طلبہ پر زور دیا کہ وہ اپنی زبان و تہذیب سے وابستہ رہتے ہوئے جدید علوم بھی حاصل کریں۔ انہوں نے مولانا ابوالکلام آزاد کی تعلیمی خدمات اور افکار کو نئی نسل کے لیے مشعلِ راہ قرار دیا۔ اعزازی مہمان معروف نعت گو شاعر خالد احمد روشن خانزادے شاہنوری نے اردو زبان و شاعری کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اپنا نعتیہ کلام پیش کیا، جبکہ ریٹائرڈ ایل آئی سی ڈیولپمنٹ آفیسر ریاض احمد سحر نے تعلیم، محنت، نظم و ضبط اور وقت کی پابندی کو کامیابی کی بنیاد قرار دیتے ہوئے اپنے کلام سے بھی سامعین کو محظوظ کیا۔ شعبۂ اردو و فارسی کی صدر ڈاکٹر شکیلہ بانو گوری خان نے صدارتی خطاب میں کہا کہ زبان اور تعلیم ایک دوسرے سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے طلبہ کو مطالعے، ادبی سرگرمیوں اور تخلیقی صلاحیتوں کے فروغ کی تلقین کی۔ تقریب کا آغاز ریسرچ اسکالر عرفان بیالی کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا، جبکہ ریسرچ اسکالر شاہین بھاوی کٹی نے نعت شریف پیش کی۔ اس موقع پر ایم اے کے طلبہ کے درمیان ادبی مقابلے بھی منعقد کیے گئے اور کامیاب طلبہ کو اسناد و انعامات سے نوازا گیا۔ انعامات کی تقسیم ریسرچ اسکالر ایس۔ اے۔ بہادر نے انجام دی۔ تقریب کی نظامت عرفان بیالی نے کی، جبکہ شاہین بھاوی کٹی نے اظہارِ تشکر پیش کیا۔ اس موقع پر اساتذہ، ریسرچ اسکالرز اور طلبہ کی بڑی تعداد موجود تھی۔

اویسی اور چندر شیکھر آزاد کا اتحاد کا اعلان، چندر شیکھر آزاد ہوں گے وزارتِ اعلیٰ کا چہرہ

سماجی پریورتن مورچہ اتر پردیش کی تمام 403 اسمبلی نشستوں پر الیکشن لڑے گا



لکھنؤ۔ (سعید ہاشمی) اتر پردیش کی سیاست میں 2027 کے اسمبلی انتخابات سے قبل ایک بڑی سیاسی پیش رفت سامنے آئی ہے۔ آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (AIMIM) کے قومی صدر و رکن پارلیمنٹ بیرسٹر اسدالدین اویسی اور آزاد سماج پارٹی (کانشی رام) کے قومی صدر و رکن پارلیمنٹ ایڈووکیٹ چندر شیکھر آزاد نے جمعرات کو لکھنؤ میں مشترکہ پریس کانفرنس کے دوران اتحاد کا باضابطہ اعلان کیا۔ دونوں جماعتوں نے اپنے اتحاد کو 'سماجی پریورتن مورچہ' کا نام دیا ہے۔ اتحاد کی جانب سے چندر شیکھر آزاد کو اتر پردیش میں وزارتِ اعلیٰ کا امیدوار قرار دیا گیا ہے۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بیرسٹر اسدالدین اویسی نے کہا کہ سماجی پریورتن مورچہ اتر پردیش کی تمام 403 اسمبلی نشستوں پر انتخاب لڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ اتحاد کا مقصد بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو تیسری مرتبہ ریاست میں اقتدار حاصل کرنے سے روکنا اور عوام کے سامنے ایک مضبوط سیاسی متبادل پیش کرنا ہے۔ اس موقع پر چندر شیکھر آزاد نے کہا کہ یہ محض تیسرا محاذ نہیں بلکہ سماجی تبدیلی کا ایک بڑا محاذ ہے۔ اس کے ذریعے استحصال زدہ، محروم، پسماندہ، دلت، اقلیتی اور کمزور طبقات کو سیاسی اقتدار میں مناسب نمائندگی دلانے کی کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ دیگر ہم خیال جماعتوں کے لیے بھی اتحاد کے دروازے کھلے ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے سماج وادی پارٹی اور کانگریس سے بھی اس مہم میں شامل ہونے کی اپیل کی۔ بیرسٹر اویسی نے تعلیم، بے روزگاری، نوجوانوں کے مستقبل، کسانوں کے مسائل اور محروم طبقات کے حقوق کو اتحاد کے اہم انتخابی موضوعات قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ جن طبقات کو اب تک صرف ووٹ بینک کے طور پر استعمال کیا گیا، انہیں عزت، وقار اور سیاسی اقتدار میں برابر کی حصہ داری ملنی چاہیے۔ اتحاد کے رہنماؤں نے 26 نومبر کو مجوزہ عوامی جلسے کو کامیاب بنانے کی اپیل بھی کی۔ اس نئے سیاسی اتحاد کے اعلان کے بعد اتر پردیش کی سیاست میں دلت اور مسلم اتحاد نیز سماجی انصاف کی سیاست کو لے کر نئی بحث شروع ہو گئی ہے۔ اب تمام سیاسی حلقوں کی نظریں 2027 کے اسمبلی انتخابات اور سماجی پریورتن مورچہ کی انتخابی حکمت عملی پر مرکوز ہیں۔ مشترکہ پریس کانفرنس میں آزاد سماج پارٹی (کانشی رام) کے ریاستی صدر سنیل کمار چتوڑ، AIMIM کے ریاستی صدر شوکت علی، قومی ترجمان شاداب چوہان، مغربی اتر پردیش کے صدر مہتاب چوہان، ریاستی جنرل سکریٹری سلمان ملک، پون راؤ امبیڈکر، خطیب علوی، شارب خان، کاشف سمیت دونوں جماعتوں کے متعدد عہدیداران اور کارکنان موجود رہے۔

لکھنؤ میں جشن زبیر انصاری اور تصنیف کردہ 25 کتب کی ایک ساتھ رونمائی



لکھنؤ (سعید ہاشمی) عالم کلاسز اور آل انڈیا مائناریٹیز فیڈریشن کے باہم اشتراک سے زود گو بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر و ادیب ڈاکٹر زبیر انصاری ایڈووکیٹ کی یوم پیدائش پر ہوٹل میزبان انٹرنیشنل، لاٹوش روڈ لکھنؤ میں جشن زبیر انصاری کا انعقاد کیا گیا جس کی گزشتہ روز سے تیاریاں شباب پر تھیں جس میں نہ صرف لکھنؤ بلکہ اطراف و اکناف کے شعراء و ادبا نے شرکت فرما کر شاعر کو اس کی 25 کتب کی آمد پر گلہائے مسرت پیش کئے ترین کی صدارت ممتاز ادیب و صحافی احمد ابراہیم علوی نے کی جبکہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے ڈاکٹر سلطان شاکر ہاشمی اور مومن انصار سبحا کے قومی صدر اکرم انصاری نے شرکت کی جب کہ مہمان اعزازی مولانا زاہد آزاد جھنڈانگری، پرویز ملک زادہ اور سرور نیپالی رہے اس ادبی حوالے سے ہندو نیپال ایک پلیٹ فارم پر یکجا نظر آئے سرور نیپالی نے کہا بھی کہ ادب جوڑتا ہے اور سیاست توڑتی ہے ان کے اشعار بیحد پسند کئے گئے مولانا زاہد آزاد نے فرمایا شوشل میڈیا کے ترقی یافتہ دور میں پڑھنے لکھنے کا دور ختم ہو گیا ہے آج کے شعراء جتنا پڑھتے نہیں اتنا زبیر انصاری نے تن تنہا لکھ ڈالا ہے احمد ابراہیم علوی کے مطابق جب شہرت اور مقبولیت قدم چومے، لوگ عزت و احترام سے دیکھیں تو قلم کار کو زیادہ سنبھل کر چلنا چاہئے کتابوں کی اشاعت اور تعداد سے زیادہ معیار پر نظر رکھنا چاہئے ناظم پروگرام شاعر و ادیب رضوان احمد فاروقی نے کہا شاعر نئی راہیں تلاش کی ہیں، نئے موضوعات کی کہکشاں بکھیری ہے، ان کی نظر تیزی سے بدلتے منظر نامے پر ہے ڈاکٹر سلطان شاکر ہاشمی کی نظر میں شاعر نے "اتوار" کو موضوع بنا کر شاعری کو نئی دشا دی ہے، فکر کے نئے دروازے کھولے ہیں، نئے لکھنے والوں کو راہ دکھائی ہے ان سے مزید بہتر کی امید ہے ڈاکٹر سفے مصراشوق نے قصے، لطیفے اور چٹکلے سنائے، استاد شاگرد کے رشتے کی اہمیت بتائی اور کہا زبیر کو بزم آرائی، سخن سازی اور شاعر نوازی کا فن آتا ہے، وہ تعلق کو نبھانا جانتے ہیں پرویز ملک زادہ نے کہا جوش عقیدت میں کسی کو اتنا نہ بڑھایا جائے کہ وہ ذوق و غالب سے بلیوں بڑا نظر آئے اور اساتذہ کی روح شرمندہ ہوئے انھوں ڈاکٹر زبیر انصاری کی غربا نوازی اور اقربا پروری کی کھل کر تعریف کی مومن انصار سبحا کے صدر اکرم انصاری نے مسرت کا اظہار کیا اور کہا۔ زبیر انصاری پر ہونے والے آئندہ کسی بھی پروگرام میں مومن انصار سبحا کا ہر فردان کے ہمراہ ہے۔

فن طب میں اختصاص طلباء سے یکسوئی کا متقاضی: مولانا ظہیر احمد صدیقی



لکھنؤ (سعید ہاشمی) طب یونانی دنیا کا قدیم ترین طرز علاج ہے، جس کی اہمیت و افادیت ہر زمانے میں مسلم رہی ہے، موجودہ وقت میں جب کہ عوام دیگر طرز علاج سے مایوس ہو رہی ہے اور قدیم و دیسی طریقہ علاج کی جانب پر امید نگاہوں سے دیکھ رہی ہے نیز اس کو اختیار کر کے اس سے استفادہ کے خواہشمند ہیں لہذا اس وقت ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم طب یونانی کا علم حاصل کر کے ایک صحتمند معاشرے کی تعمیر و تشکیل میں اپنا کردار ادا کرے، درج بالا خیالات کا اظہار فاؤنڈیشن فار سوشل کیئر کے صدر مولانا ظہیر احمد صدیقی ندوی نے کیا، موصوف حیات یونانی میڈیکل کالج لکھنؤ میں بی یو ایم ایس سال اول کے طلباء و طالبات کے لئے منعقدہ پندرہ روزہ تعارفی تقریبات کے افتتاحی پروگرام سے بحیثیت مہمان خصوصی خطاب کر رہے تھے۔ این سی آئی ایس ایم کی ہدایات کے مطابق حیات یونانی میڈیکل کالج لکھنؤ میں بی یو ایم ایس سال اول 2026 میں داخلہ حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو کورس سے متعارف کرانے کے لئے پندرہ روزہ تقریبات کا آغاز ہوا جس میں تمام طلباء و انکے والدین نے شرکت کی، پروگرام کا آغاز محمد ناصر کی تلاوت قرآن اور محمد علی پلسانیہ کی نعت سے ہوا۔

راشن کارڈ ای کے وائی سی کی تاریخ میں 30 نومبر تک توسیع کا خیر مقدم

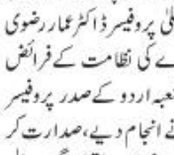

بیدر، 12 نومبر (سید یداللہ حسینی): راشن کارڈ میں درج تمام افراد کی ای کے وائی سی (e-KYC) مکمل کروانے کی آخری تاریخ میں حکومتِ کرناٹک کی جانب سے مزید توسیع کرتے ہوئے 30 نومبر مقرر کیے جانے کا شہریوں کی جانب سے زبردست خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ 10 نومبر کی مقررہ تاریخ میں مزید توسیع کرتے ہوئے حکومت نے 30 نومبر تک مہلت فراہم کی ہے۔ اس سلسلے میں صدر ضلع کانگریس بیدر جناب عبدالمنان سیٹھ کی پہل اور نمائندگی بھی مؤثر ثابت ہوئی۔

اُردو ہماری مشترکہ تہذیب کی آئینہ، ڈاکٹر عمار رضوی

فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی کے زیرِ اہتمام، باذوق سامعین دیر شب شعراء کے کلام پر جھومتے نظر آئے



لکھنؤ (سعید ہاشمی) فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی کی جانب سے ایک آل انڈیا مشاعرہ کا انعقاد کرسی روڈ نکیت گنج کیا گیا، پروگرام کی صدارت اتر پردیش کے سابق کارگذار وزیر اعلیٰ پروفیسر ڈاکٹر عمار رضوی نے کی، مشاعرے کی نظامت کے فرائض لکھنؤ یونیورسٹی شعبہ اردو کے صدر پروفیسر عباس رضا نیر نے انجام دیے، صدارت کر رہے ڈاکٹر عمار رضوی سابق کارگزار اعلی اُتر پردیش نے کہا کہ اودھ کا یہ تاریخی قصبہ کافی اہمیت کا حامل رہا ہے مرور زمانہ آج اس گاؤں کی اہمیت اور تاریخ سے نا آشنا ہے انھوں نے تاریخ کے حوالے سے کہا کہ یہاں سے حضرت محل کا گذر ہوا تھا، اور یہاں کی شاہراہ ہمارے عہد میں تعمیر ہوئی تھی، یہاں کے لوگ اردو زبان سے محبت کرتے ہیں، انہوں نے اُردو زبان کو ملک کی گنگا جمنی تہذیب کا آئینہ دار قرار دیتے ہوئے کہا کی اُردو کو مخصوص طبقہ سے جوڑنا اُردو کے ساتھ نہ انصافی ہے ڈاکٹر رضوی نے منتظمین مشاعرہ اسرار احمد اور اُنکے رفقاء کار کی کوششوں کی خوب سراہنا کی اور کامیاب انعقاد پر مبارکباد پیش کی مہمان اعزازی انگرل یونیورسٹی کے رجسٹرار پروفیسر حارث صدیقی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کی اس شاہراہ کی تعمیر و ترقی میں جہاں ڈاکٹر عمر رضوی نے اہم کردار ادا کیا ہے، قبل ازاں آغاز میں مشاعرے کے کنوینر اسرار احمد اور استقبالیہ کمیٹی کے صدر ڈاکٹر ریاض الحق نے مہمانوں کا استقبال شال اور مومنٹو کے ذریعے کیا، مہمانان گرامی کی حیثیت سے مانو لکھنؤ کیمپس شعبہ فارسی کے ایسوی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر سرفراز احمد خان، خواجہ معین الدین چشتی بھاشا یونیورسٹی کے چیف پراکٹر ڈاکٹر نیرج شکلا، لکھنؤ یونیورسٹی شعبہ اردو کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر جانثار عالم، مانو لکھنؤ کیمپس کے ڈاکٹر مسیح الدین خان نے شرکت کی، اور افتتاحی مرحلے کی نظامت کے فرائض بھی انجام دیے مشاعرے میں جن شعراء نے شرکت کی ان کے نام اس طرح ہیں، پروفیسر نیر جلال پوری، ڈاکٹر ہری اوم، عزم شاکری، شرف نانپاروی، آنند مہیشوری، عثمان مینائی، شہباز طالب، رخسار بلرام پوری، اھشر لیسٹ تواری، گل صبا فتحپوری، تمنا جعفری، شہر یار جلال پوری، وقار کاشف، سوربھ جیسوال، ڈاکٹر کوثر عثمانی، افروز اکرم، حافظ فرید نکیت پوری، وغیرہ ہیں، جنھوں نے مشاعرے اپنے شاندار کلام پیش کیے۔

خود فراموشی وخدا فراموشی اور حقوق اللہ

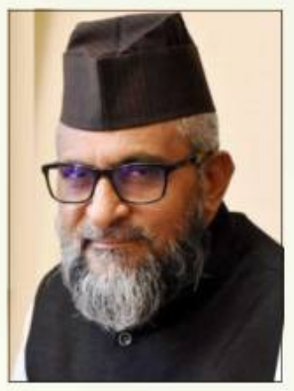

حافظ کرناٹکی

اللہ تبارک وتعالیٰ کو بھلا دینا اس کرۂ ارض یعنی اس دنیا کا سب سے بڑا حادثہ اور سب سے المناک سانحہ ہے۔ تاریخ کے صفحات، عظیم تغیرات اور کثیر واقعات انسان کی اس بدقسمتی پر گواہ ہیں کہ انسان نے خود فراموشی کی راہ اختیار کی اور اپنی حقیقت سے صرف نظر کیا۔

خود فراموشی اور اپنی حقیقت کی فہم سے فرار انسان کا سب سے بڑا گناہ ہے۔ کیوں کہ اس کے ارتکاب ہی سے خدا فراموشی کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ انسان جب اپنی حقیقت کو فراموش کر کے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیتا ہے اور خدا فراموشی کا شکار ہو جاتا ہے تو وہ درحقیقت ایک عذاب مسلسل کا شکار اور ایک دردناک مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ معاشرے میں فساد اور سوسائیٹی میں انتشار اور دل ودماغ میں افکار بدکی یلغار اور فکر وعمل میں تضاد صرف اسی حالت میں پیدا ہوتا ہے کہ انسان اپنے آپ کو بھول گیا ہو، اپنی حقیقت کو فراموش کر چکا ہو۔ آپ یہ خوب جان اور سمجھ لیجئے اور اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ اپنے آپ کو بھول جانا قرآن حکیم کے مطابق اللہ کو بھلا دینے کی سزا ہے۔ فرمان الٰہی ہے: ''لوگ اللہ کو بھول گئے تو اس نے انہیں خود فراموشی کی شکل میں سزا دی۔'' (الحشر ۱۹)

بلاشبہ سزاؤں میں یہ بڑی سزا ہے کہ انسان اپنی حقیقت سے محروم ہو جائے۔ انسان کی کیا حقیقت ہی طبیعاتی نکتۂ نظر سے انسان خاک وآب کا ایک متحرک ڈھیر ہے جو اگر اپنے مقام کو پہچانے تو اس عالم آب وگل میں خلاق عالم اور مالک کل کا نائب اور خلیفۃ اللہ فی الارض ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے اس مقام اور اپنی اس عظمت ورفعت کو کہ جو اللہ کے نائب کی حیثیت سے اسے حاصل ہے حسن اطاعت اور حسن سلوک وعمل کے ذریعہ سے باقی نہ رکھ سکے تو قرآن حکیم کے الفاظ میں وہ جانور بلکہ اس سے بھی بدتر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ؛

''انسان کی عظمت اور اس کی بلندی ورفعت اور انسان کی بے حیثیتی اور بے وقعتی کے درمیان وجۂ فرق اور باعث امتیاز بننے والی خصوصیت اللہ کی پہچان اور اللہ کی یاد ہے اور ایمان ہے جس کے ساتھ عمل صالح ہو۔'' (الاعراف ۱۷۹)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ التین میں اسی حقیقت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے؛ ''بے شک میں نے انسان کو خوب صورت ڈھانچے میں پیدا کیا۔'' اور یہ فرمایا کہ جن لوگوں نے ایمان لایا اور عمل صالح کیا وہ اسفل والسا فلین سے بچ گئے۔ سرور کائناتؐ نے ایمان کی اصل چھ چیزوں کو قرار دیا ہے؛ اوّل اللہ پر ایمان لانا، دوم اللہ کے فرشتوں پر ایمان لانا، سوم اللہ کی کتابوں پر ایمان لانا، چہارم اللہ کے رسولوں پر ایمان لانا، پنجم قیامت کے دن پر ایمان لانا، ششم تقدیر پر ایمان لانا۔

نیک عمل کی تعریف یہ ہے کہ انسان کا ہر عمل وحی الٰہی یعنی شریعت اسلامی کے تحت ہو، جس عمل کا ایک لازمی عنصر خود ایمان ہے۔ بغیر صحیح ایمان اور بغیر حق تعالیٰ جل شانہ کی رضا جوئی کے انسان کا کوئی عمل، عمل صالح کی تعریف میں نہیں آسکتا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول ﷺ حق تعالیٰ کا ذکر ہر لمحہ اور ہر وقت کرتے تھے۔ اور ہمیشہ یاد الٰہی میں مصروف ومشغول رہا کرتے تھے۔ اور کوئی چیز آپ ﷺ کو ذکر الٰہی سے باز نہیں رکھتی تھی۔ اور آپ ﷺ کی ہر بات یاد حق، حمد وثنا، توحید وتمجید، تسبیح وتقدیس اور تکبیر وتہلیل میں ہوتی تھی۔ اور حضور ﷺ کی ہر سانس آپ ﷺ کے قلب وزبان اور آپ ﷺ کا اٹھنا بیٹھنا، کھڑا ہونا، لیٹنا، کھانا، پینا، آنا، جانا، سفر وا قامت غرض کے کسی حال میں بھی ذکر حق سے جدا نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے کی یہ معراج ہے۔ اور درحقیقت یہ نمونہ عمل ہے کہ جو امت مسلمہ کے لیے مشعل راہ اور یہ ہدایت ہے کہ جو ہادی برحق نے مسلمانوں کو اپنے عمل سے دی ہے ہم سارے مسلمانوں کو اس روشنی میں اپنے حال پر غور کرنا چاہیے اور اپنے دل کو ٹٹولنا چاہیے اور اپنے ضمیر کی آواز کو سننا چاہیے کہ ہم اپنی حیات کے روز وشب اگر قرآن کی روشنی میں اور اتباع رسول ﷺ میں نہیں گذار رہے ہیں تو بلاشبہ ہم خدا فراموشی کی ضلالت میں مبتلا ہیں۔ اور خود فراموشی کے عذاب میں گرفتار ہیں اور یہ خدا فراموشی یعنی اللہ کو بھول جانا اور اپنے آپ کو بھول جانا انسان کو دائرہ انسانیت سے خارج کر دیتا ہے۔ اور انسان جب انسان ہی نہیں رہا تو یقیناً وہ مسلمان بھی نہیں رہا۔

اگر ہمارے اعمال صالح اور نیک نہیں اگر ہم نے دیانت وامانت کو ترک کر دیا ہے اگر ہم انسان کے مقام شرف کا احترام نہیں کرتے ہیں اور ایذا رسانی کرتے ہیں، انسانوں کو تکلیف پہونچاتے ہیں اور اگر ہم ارکان اسلام سے صرف نظر کرتے ہیں یعنی نمازیں چھوڑتے ہیں، روزے سے غفلت برتتے ہیں، زکوٰۃ سے فرار کی راہ اختیار کرتے ہیں تو یہ یقیناً اللہ کو بھول جانا ہے۔ اور یہ یقیناً صراط مستقیم نہیں ہے۔

انسانی تاریخ کے مختلف ادوار کو ان کی بعض خصوصیات کی بنا پر مختلف نام دیئے گئے ہیں۔ جب آدمی صنعت وحرفت سے ناواقف تھا اور اس کی تمام ضروریات کی تکمیل کے لحاظ سے پتھر زیادہ اہم تھا تو تاریخ کے اس دور کو پتھر کا دور کہا گیا۔ پھر دھاتوں کا زمانہ آیا، پھر مشینی دور آیا اور اب کہا جاتا ہے کہ آج کا دور ایٹمی دور ہے۔ لیکن تاریخ دانوں اور علم تاریخ کی اصطلاحیں وضع کرنے والے علماء اور خود اس انسان سے جس کی یہ تاریخ ہے معذرت کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے اس دور کا اگر کوئی صحیح اور مبنی بر حقیقت نام ہو سکتا ہے تو اسے انسانی مصائب و مشکلات کا دور کہنا چاہیے۔

آج کے انسان کی زندگی اس قدر پیچیدہ اور اس کی زندگی کے پہلو اس قدر وسیع ہیں کہ ان کا احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ عالم انسانیت بہ حیثیت مجموعی انسانی معاشرے کی مختلف اکائیاں، افراد کا ہر گروہ اور اس گروہ کا ہر فرد مسائل ومصائب میں جکڑا ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان تمام خرابیوں کی جڑ یہ ہے کہ آج انسان اپنے آپ کو بھول چکا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ بدنصیب اپنے خدا کو بھول چکا ہے۔ اگر ہم خدا کو یاد رکھیں تو خود ہماری اپنی حقیقت اپنی نظروں میں رہے گی۔ یہ عرفان ذات ہمیں وہ راہ دکھائے گا جس پر چل کر ہم خوشحال اور اطمینان کی زندگی گذار سکیں گے۔ لیکن اس جگہ یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ اللہ کی یاد کے تقاضے محض اس کے نام کی تسبیح پڑھنے سے پورے نہیں ہو جاتے بلکہ اللہ کو یاد رکھنے سے مراد اس کی اطاعت وبندگی میں لگے رہنا اور مسلسل لگے رہنا ہے۔ دراصل اللہ کی اطاعت ہی اسے یاد رکھنا ہے۔ اور اس کی اطاعت سے باز رہنا درحقیقت اسے بھلا دینا ہے۔ حضرت ابن مبارکؒ کا قول ہے کہ شیطان جب آدمی کو مستقل مزاجی کے ساتھ اللہ کی بندگی اور اس کے احکام کی پابندی کرتے پاتا ہے تو اس سے مایوس ہو جاتا ہے۔ لیکن جب وہ دیکھتا ہے کہ آدمی اللہ کی اطاعت اور اس کی بندگی سے بے پروا ہے تو پوری شدت سے اس پر حملہ کرتا ہے اور اسے جکڑ لیتا ہے اور جب کوئی انسان اس طرح شیطان کے قبضے میں آجائے تو پھر شیطان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ اس آدمی کو کبھی اللہ کی یاد نہ آئے۔ قرآن کریم میں آیا ہے کہ؛

''شیطان ان پر چھا کر رہ گیا ہے اور اس نے ان کے دلوں سے خدا کی یاد بالکل محو کر کے رکھ دی ہے۔ ایسے لوگ شیطان کی ٹولی کے افراد ہیں اور خوب سمجھ لو کہ اس ٹولی کے نصیب میں سوائے خسران کے اور کچھ نہیں۔'' (سورہ مجادلہ ۱۹)

حاصل کلام یہ ہے کہ اللہ کو بھلا دینے سے مراد ہے خود اپنی حقیقت نظروں میں نہ ہونا۔ اللہ کی اطاعت سے روگردانی کرنا اور شیطان کے جال میں پھنس کر رہ جانا ایسی خرابیاں ہیں کہ اگر کسی میں پائی جائیں تو اسے انسانیت کے اس عظیم مقام سے نیچے گرا دیتی ہیں جو اللہ نے اسے بخشا ہے۔ یہ اللہ کی نعمت کی ناقدری ہے۔ اور اس ناقدری کی سزا انسان کو دنیا میں ملتی ہے اور آخرت میں بھی۔ حکم خداوندی ہے کہ؛

''جو میری یاد سے غفلت برتے تو میں اس کی زندگی تنگ کر دیتا ہوں اور اسے قیامت کے دن اس حال میں اٹھاؤں گا کہ اس کی بصارت زائل ہوگی وہ خود کو اس حال میں پائے گا تو فریاد کرے گا کہ میرے رب! تو نے مجھے اندھا کیوں کر دیا؟ میں تو آنکھوں والا تھا۔ جواب ملے گا، تو اس برتاؤ کا مستحق ہے۔ تیرے پاس میری آیتیں آئیں اور احکام آئے مگر تو نے مجھے یاد نہ رکھا، آج میں نے تجھے بھلا دیا۔'' (سورہ طٰہٰ ۲۴-۲۶)

اے مسلمانو! ہم نے اپنے رب سے وعدہ کیا تھا کہ ہم اسی کی عبادت کریں گے۔ اسی کے حکموں پر چلیں گے، اپنی زندگیوں کو تابع فرمان رسول بنائیں گے، ہم نے یہ عہد کیا تھا کہ ہم اس سرزمین پاک سے باطل کو مٹائیں گے، حق کو قائم کریں گے۔ اس دھرتی کو امن وامان کا گہوارہ بنائیں گے۔ اللہ کے کمزور بندوں کو ظالموں کے ظلم سے بچائیں گے۔ لیکن افسوس کے ہم میں سے بہت سارے لوگوں نے ان سارے وعدوں اور عہد وپیمان کو بھلا دیا ہے۔ یاد رہے کہ اسلام نے حقوق کی دو قسمیں بتائی ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد اور چوں کہ حقوق تعلق کی بنا پر عائد ہوتے ہیں، اس لیے سب سے پہلے یہ وضاحت ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تعلق اپنے بندوں سے کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر اپنے حقوق کا تذکرہ کرتے ہوئے جس اساسی اور بنیادی تعلق کا اظہار فرمایا ہے وہ ہے ایجاد وخلق کا رشتہ یعنی وہ ہماری نہیں بلکہ ساری کائنات کا خالق ہے۔ اور ہم ہی نہیں بلکہ دنیا اور دنیا کی ہر چیز اس کی مخلوق ہے۔ وہ کائنات کا ایسا خالق اور موجودات کا ایسا صانع ہے کہ ان کو پردۂ عدم سے وجود میں لانا پھر فنا کر دینا اور انہیں پھر وجود عطا کر دینا سب کچھ اس کی قدرت میں ہے۔ وہ ایسی حکمت والا خالق و صانع ہے کہ اپنی مصنوعات کے ذرے ذرے سے پوری طرح باخبر ہے۔ عالم ایجاد کی ہر چیز اسی کی تخلیق کی رہین منت ہے۔ فرمان الٰہی ہے کہ؛

''وہ اللہ ہی ہے جو تخلیق کا منصوبہ بنانے والا اور اس کو نافذ کرنے والا اور اس کے مطابق صورت گری کرنے والا ہے۔ اس کے اور بھی اچھے نام ہیں۔'' (الحشر ۲۴)

قرآن حکیم میں ایک دوسرے مقام پر تمام بندوں سے اللہ تعالیٰ نے اس طرح خطاب فرمایا ہے کہ؛ ''ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔'' (الحجرات ۱۳)

نہایت زور دے کر قطعیت کے ساتھ یہ بات فرمائی جا رہی ہے کہ ہم نے تم لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ الحاد وشک کے صحراؤں میں بھٹکنے والوں سے پوچھا جا رہا ہے کہ؛ ''کیا اللہ کے سوا کوئی خالق ہے؟'' (سورہ الفاطر ۳)

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ایک دو مقام پر نہیں اکثر وبیشتر مقامات پر اپنی صفت خلق کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کا خالق ہونا جہاں اور بہت سی صفات کی طرف اشارہ کرتا ہے وہاں عقل سلیم کی رہنمائی اس طرف بھی کرتا ہے کہ جو خالق ہے وہی مالک بھی ہے اور مخلوق اپنے خالق کی مملوک ہے۔ اس لیے ممکن نہیں ہے کہ خالق کوئی اور ہو اور مالک کوئی اور ہو۔

یہاں یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ ہمارے اور اس کے درمیان رشتہ خالق اور مخلوق کا ہے مالک و مملوک کا ہے۔ خالق کا اپنی مخلوق پر اولین حق یہ ہے کہ وہ اس کو اپنا خالق سمجھے۔ اس لیے کہ اس سے بڑھ کر احسان شناسی نہیں ہو سکتی کہ ہم اپنے خالق کو ہی خدانخواستہ تسلیم نہ کرتے ہوں۔ خالق کو تسلیم نہ کرنا درحقیقت اپنے وجود کا انکار ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کا سب سے پہلا حق یہ ہے کہ اس پر ایمان لایا جائے اور ایمان ایسا مکمل ہو جس میں اس کی قدرت اور اس کی ملکیت کی قولاً یا فعلاً کسی بھی طرح نفی نہ ہوتی ہو، اگر کوئی شخص اس پر اس کی تمام قدرتوں اور صنعتوں کے ساتھ پورا یقین نہیں رکھتا تو اس کا ایمان مکمل نہیں ہے۔ اور جب اس پر ایمان ہی مکمل نہیں ہے تو ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ہم اس کا پہلا حق بھی ادا نہ کر سکے، قرآن حکیم میں اس کامل یقین وایمان کے بارے میں کہ یہ اللہ کا حق ہے فرمایا گیا ہے کہ؛ ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر۔'' (النسا ۱۳۶) اس یقین وایمان کے بعد کہ وہ خالق ومالک ہے ہمارے غور وفکر کا دوسرا مرحلہ شروع ہوتا ہے اور وہ ہے مقصد تخلیق، کیوں کہ اس کو سمجھے بغیر ہم اس کے دوسرے حقوق ادا نہیں کر سکتے۔ آیئے اس مقصد تخلیق کو بھی سمجھنے کی کوشش کریں جو خود اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مبین میں فرمایا ہے کہ؛ ''میں نے جن وانسان کو اس کے سوا کسی کام کے لیے پیدا نہیں کیا کہ وہ میری بندگی کریں۔'' (الذاریات ۵۶)

چوری کے پیچھے چھپی مجتبیٰ کی خاموش پکار

مفتی اشفاق قاضی

کبھی کبھی ہمارے سامنے ایسے پھول آتے ہیں جن کی پنکھڑیاں بظاہر مرجھائی ہوئی نظر آتی ہیں، مگر ان کے اندر چھپی خوشبو کو صرف وہی دل محسوس کر سکتا ہے جو نفرت کی عینک اتار کر محبت کی نگاہ سے دیکھنا جانتا ہو، ہمارے معاشرے میں ایسے کتنے ہی بچے اور نوجوان ہیں جن کے غیر معمولی رویے، بے قابو عادتیں اور حیران کن حرکتیں دیکھ کر ہم فوراً انہیں چور، ضدی، بدتمیز یا نافرمان قرار دے دیتے ہیں، لیکن کاش ہم ایک لمحے کے لیے رک کر ان کے الجھے ہوئے ذہن کی گتھیاں سلجھانے اور ان کے دل کی خاموش پکار سننے کی کوشش کریں تو شاید ہمیں احساس ہو کہ ہر غلط رویے کے پیچھے لازماً بری نیت نہیں ہوتی، بعض اوقات ایک الجھی ہوئی ذہنی کیفیت بھی انسان کو ایسے راستوں پر لے جاتی ہے جہاں سے واپسی کے لیے سزا نہیں، بلکہ محبت، دلاسے، رہنمائی اور مسلسل تربیت کی



ضرورت ہوتی ہے، فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر میں ہماری سائیکاٹرک کاؤنسلر محترمہ سحر شیخ کے پاس آنے والا ایک ۱۸ سالہ مجتبیٰ (فرضی نام) بھی ایسی ہی ایک توجہ طلب داستان کا کردار ہے، جس نے ہمیں ایک بار پھر یہ سوچنے پر مجبور کیا کہ کسی انسان کو اس کے رویے کی بنیاد پر مکمل طور پر برا قرار دینا کتنا غیر منصفانہ ہو سکتا ہے، مجتبیٰ گزشتہ ایک برس سے سحر شیخ کے پاس کاؤنسلنگ کے لیے آرہا ہے، وہ آٹزم اسپیکٹرم ڈس آرڈر کے ساتھ کلیپٹو مینیا، یعنی چیزوں کو بلاضرورت اٹھانے کی غیر معمولی نفسیاتی بیماری کے مسئلے سے دوچار ہے، اس کی زندگی کا آغاز ہی طبی پیچیدگیوں کے ساتھ ہوا، بچپن میں، تقریباً پانچ یا چھ سال کی عمر میں، دماغ میں سیال جمع ہونے کی وجہ سے اس کی شنٹ سرجری کی گئی، جس میں دماغ سے پیٹ تک ایک نلکی نصب کی جاتی ہے تاکہ اضافی سیال (مادہ) خارج ہو سکے، اس طبی پس منظر کے باعث اس کی زندگی میں خصوصی توجہ اور دیکھ بھال کی ضرورت رہی، مجتبیٰ کے معاملے میں سب سے زیادہ تشویش ناک پہلو یہ تھا کہ جب اسے کسی چیز کو اٹھانے کی طلب محسوس ہوتی تو وہ اس کے استعمال، ضرورت یا قیمت کے بارے میں زیادہ نہیں سوچتا تھا، کبھی والدین کے لاکر سے ہزاروں روپے، کبھی چاندی کی چین، بریسلٹ، انگوٹھی یا گھڑی، کبھی کسی عزیز کے گھر سے رقم، اور کبھی کسی درگاہ پر رکھی ہوئی کوئی پسندیدہ چیز، وہ اسے اپنے ساتھ لے لیتا، ایک مرتبہ خالہ کے گھر کی الماری سے پچاس ہزار روپے اٹھا لینے کا واقعہ بھی سامنے آیا، وہ والدین کی اجازت کے بغیر موٹر سائیکل لے لینے جیسے اقدامات بھی کر چکا تھا، بظاہر یہ واقعات چوری کے معاملات تھے، لیکن کاؤنسلنگ کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ مجتبیٰ کے لیے ان چیزوں کو اٹھانے کا عمل کسی مالی فائدے سے زیادہ ایک اندرونی کشش اور وقتی خوشی سے وابستہ تھا، اسے ان چیزوں کی حقیقی ضرورت نہیں ہوتی تھی، بلکہ انہیں اٹھانے کے عمل سے ایک طرح کا نفسیاتی اطمینان و سکون محسوس ہوتا تھا، یہی وہ حالت تھی جہاں اسے اخلاقی نصیحت، ڈانٹ ڈپٹ یا سخت سزا کے بجائے ایک باقاعدہ نفسیاتی اور تربیتی حکمت عملی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ مجتبیٰ کی زندگی میں ایک اور بڑا مسئلہ بے ترتیبی اور معمولات زندگی کا فقدان تھا، اس نے تعلیم بھی درمیان میں چھوڑ دی تھی، کیونکہ روایتی تعلیمی نظام میں آگے بڑھنا اس کے لیے دشوار ترین ہو رہا تھا، نہ کوئی روزمرہ کا معمول ونظام تھا، نہ ایسی سرگرمی جس میں وہ باقاعدگی سے مصروف عمل رہ سکے، اس کی توانائی اور صلاحیتوں کو مثبت رخ دینے کے لیے فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر کی کاؤنسلر سحر شیخ نے والدین کے ساتھ مل کر یہ طے کیا کہ مجتبیٰ کو صرف غلطیوں سے روکنے کے بجائے اس کی صلاحیتوں کے مطابق ایک بامقصد اور باوقار زندگی کی طرف لے جایا جائے، سب سے پہلے اسے ایک ایسی دکان پر کام کے لیے لگایا گیا جو کسی شناسا کی تھی اور جہاں اس کی ذہنی حالت سے انہیں واقفیت تھی، مقصد یہ تھا کہ اسے روزانہ ایک ہی نوعیت کے کام کرنے کا موقع ملے، وہ ذمہ داری سیکھے، وقت کی پابندی کرے اور بار بار کی مشق سے اپنے کام میں مہارت حاصل کرے، دکان کے مالک سے یہ بھی بات طے کی گئی کہ اگر مجتبیٰ سے کوئی غلطی سرزد ہو یا کوئی چیز اٹھانے کا واقعہ پیش آئے تو معاملے کو سمجھداری اور شفقت سے سنبھالا جائے، والدین کو اطلاع دی جائے اور ممکنہ حد تک چیز واپس پہنچانے کی کوشش کی جائے گی، یہ قدم اس کی عملی تربیت کا ایک نیا دروازہ تھا، اس کے بعد اسکے دواؤں کے معاملے کو منظم کیا گیا، چونکہ مجتبیٰ اپنا زیادہ تر وقت والد کے ساتھ گزارتا ہے، اس لیے دواؤں کی پابندی اور نگرانی کی ذمہ داری والد کو سونپی گئی، تاکہ علاج میں تسلسل رہے، پھر اس کی دلچسپی اور جسمانی صلاحیتوں کو سامنے رکھتے ہوئے اسے تیراکی سے جوڑا گیا، شنٹ سرجری کے طبی پس منظر کے باعث ہر کھیل اس کے لیے موزوں نہیں تھا، اس لیے مختلف سرگرمیوں پر غور کرنے کے بعد تیراکی کا انتخاب کیا گیا، جسے اس نے خوشی سے قبول کر لیا، الحمدللہ آج مجتبیٰ تقریباً ایک گھنٹہ تیراکی کرتا ہے، اس میں دلچسپی لیتا ہے اور بہتر طریقے سے اس مہارت کو سیکھ چکا ہے، یہ تبدیلی صرف ایک کھیل سیکھنے کی کامیابی نہیں، بلکہ اس بات کی روشن علامت ہے کہ جب کسی نوجوان کو اس کی صلاحیت اور رغبت کے مطابق موقع دیا جائے تو وہ اپنی زندگی میں مثبت تبدیلی لا سکتا ہے، مجتبیٰ کے اندر خود اعتمادی پیدا کرنا، اس کے معمولات کو بہتر بنانا، اسے ذمہ داری کا احساس دلانا اور اس کی توانائی کو صحت مند سرگرمیوں میں صرف کرنا ہمارے کاؤنسلنگ سینٹر کے تربیتی نظام کا حصہ ہے، مجتبیٰ کے ساتھ تمباکو کے استعمال کا مسئلہ بھی ایک بڑا چیلنج ہے، وہ روزانہ تقریباً بیس سے پچیس پیکٹ تمباکو نوشی کرتا ہے، جس کی عادت کو کم کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے، اس لت کے خاتمے پر بھی کام جاری ہے، یہ تمام اقدامات کسی فوری نتیجے کی خاطر نہیں، بلکہ اس امید کے ساتھ کئے جا رہے ہیں کہ مجتبیٰ آہستہ آہستہ اپنی زندگی میں نظم وضبط، صحت مند عادات اور مثبت رویوں کو جگہ دے سکے۔ مجتبیٰ کے علاج اور تربیت کا سفر ابھی جاری ہے، اور اس سفر میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ اسے تنہا نہ چھوڑا جائے، محترمہ سحر شیخ کے مطابق اس کی ذہنی کیفیت، رویوں اور روزمرہ زندگی کو بہتر بنانے کے لیے ادویات، کاؤنسلنگ اور ہیبیو یرل تھیراپی کے ساتھ والدین کی مسلسل نگرانی اور تعاون لازم وضروری ہے، علاج کے ساتھ رویوں کی تربیت، جذبات کو سمجھنے، کسی غلط عمل سے پہلے رکنے اور اپنی خواہشات پر قابو پانے کی مشق بھی جاری رکھی جا رہی ہے، والدین کو یہ سمجھایا گیا ہے کہ مجتبیٰ کے ساتھ ایسا اعتماد قائم کریں جس میں وہ اپنی غلطی چھپانے کے بجائے خود آکر بتا سکے، اگر کبھی وہ کوئی چیز اٹھا لے تو گھر کا ماحول ایسا ہو کہ وہ خوف کے مارے خاموش نہ رہے، بلکہ اپنے والدین سے بات کر سکے اور غلطی کی اصلاح کا راستہ اختیار کرے، اس کے والدین کو اس پر مناسب نظر رکھنی ہوگی، کیونکہ محبت کا مطلب بے جا آزادی دینا نہیں، بلکہ شفقت کے ساتھ حدود قائم کرنا بھی ہے، مجتبیٰ ایک سادہ مزاج نوجوان ہے، جو دوسروں کی باتوں اور ماحول سے جلد متاثر ہو سکتا ہے، ایسے میں اس کی حفاظت، تربیت اور رہنمائی صرف گھر والوں کی ذمہ داری نہیں، بلکہ اس کے آس پاس موجود افراد کو بھی ذمہ دارانہ رویہ اختیار کرنا چاہیے، یہ بھی ضروری ہے کہ آٹزم اسپیکٹرم ڈس آرڈر اور کلیپٹو مینیا جیسے معاملات میں ہر فرد کی کیفیت الگ ہوتی ہے، اس لیے علاج اور تربیت کا طریقہ ماہرین کی نگرانی میں اس کی انفرادی ضرورت کے مطابق طے کیا جا رہا ہے، ان شاء اللہ جلد ہی وہ اس کیفیت سے باہر نکل آئے گا، مجتبیٰ کے معاملے نے ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کیا کہ کسی بچے یا نوجوان کو اس کی ایک غلط عادت کی بنیاد پر مکمل طور پر برا قرار دینا انصاف نہیں، بعض اوقات جس شخص کو ہم چور، ضدی یا نافرمان سمجھ رہے ہوتے ہیں، وہ دراصل ایک ایسی کیفیت سے نبرد آزما ہوتا ہے۔

اردو: حروف کی جانثاری سے انسانوں کو جوڑنے تک!!!



شرف الدین سید
9342522346

زبانیں انسانی زندگی میں غیر معمولی اہمیت رکھتی ہیں۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں جو امتیاز حاصل ہے، اس کی ایک بنیادی وجہ قوتِ گویائی اور اظہارِ خیال کی صلاحیت بھی ہے۔ زبان ہی وہ وسیلہ ہے جس کے ذریعے انسان اپنے جذبات، احساسات، خیالات اور تجربات دوسروں تک پہنچاتا ہے۔ دنیا میں زبانوں اور بولیوں کی تعداد کا اندازہ لگانا بھی آسان نہیں، لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہر زبان اپنے بولنے والوں کے لیے عزیز ہوتی ہے اور ان کی تہذیبی شناخت کا ایک اہم حصہ ہوتی ہے۔

آج یومِ اردو کے موقع پر مجھے اپنی پیاری زبان اردو کے حوالے سے چند باتیں عرض کرنی ہیں۔

اردو زبان کی خصوصیات بے شمار ہیں۔ اس کی شیرینی، شائستگی، وسعتِ اظہار، ادبی سرمایہ اور طرزِ گفتگو اسے ایک منفرد مقام عطا کرتے ہیں۔ یہ زبان محبت کا اظہار بھی خوب کرتی ہے، احتجاج کا سلیقہ بھی سکھاتی ہے اور بڑے سے بڑے فکری موضوع کو بھی دل نشیں انداز میں بیان کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

لیکن آج میں اردو کی ایک ایسی خصوصیت کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جسے میں نے اپنے ذاتی مشاہدے اور احساس کی بنیاد پر ایک علامتی مفہوم دیا ہے۔

دنیا کی بیشتر زبانوں کے حروفِ تہجی اپنی الگ الگ شناخت رکھتے ہیں، لیکن اردو کے حروف جب ایک دوسرے سے جڑتے ہیں تو اپنی انفرادی شکل بدل لیتے ہیں۔ بعض حروف لفظ میں اپنی ابتدائی، درمیانی یا آخری صورت اختیار کرتے ہیں۔ گویا ایک مکمل لفظ کی تشکیل کے لیے وہ اپنی انفرادی شکل کی قربانی دینے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

مثلاً لفظ ''عنایت'' کو دیکھیے۔ اس کے حروف ہیں: ع، ن، ا، ی، ت۔ لیکن جب یہ ایک دوسرے سے جڑتے ہیں تو اپنی الگ الگ صورتوں کے بجائے ایک مربوط لفظ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

میں اس خصوصیت کو اردو کے حروف کی ''جانثاری'' سے تعبیر کرتا ہوں۔ ہر حرف اپنی انفرادی شناخت رکھنے کے باوجود لفظ کی تکمیل اور خوب صورتی کے لیے اپنی ظاہری صورت بدلنے پر آمادہ ہے۔

میرے نزدیک یہ محض کتابت کا ایک فنی وصف نہیں، بلکہ ایک خوب صورت فکری اور تہذیبی علامت بھی ہے۔ شاید اردو ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ اپنی انفرادی حیثیت برقرار رکھتے ہوئے اجتماعی وجود کا حصہ کیسے بنا جاتا ہے۔ ایک دوسرے سے جڑنے کے لیے کبھی اپنی ظاہری صورت میں تبدیلی قبول کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ اردو کے حروف کی یہ جانثاری صرف کتابت تک محدود نہیں، بلکہ اردو زبان دانوں کی سرشت میں بھی یہی وصف نمایاں دکھائی دیتا ہے۔ اردو نے مختلف زبانوں، تہذیبوں اور ثقافتوں سے الفاظ، خیالات اور روایات قبول کیں۔ اس نے کسی ایک طبقے، مذہب یا علاقے کی زبان بننے کے بجائے مختلف شناختوں کو اپنے دامن میں جگہ دی۔ یہی کشادہ دلی اس کی اصل طاقت ہے۔

۔اس وصف کی ایک روشن مثال ہماری جدوجہدِ آزادی میں اردو کا کردار ہے۔

آزادی کی تحریک میں اردو نے محض ایک زبان کا نہیں، بلکہ ایک مشترکہ قومی شعور کا کردار ادا کیا۔ اردو صحافت نے غلامی کے خلاف بیداری پیدا کی، اردو شاعری نے آزادی کے جذبات کو آواز دی اور اردو نثر نے عوام میں سیاسی اور سماجی شعور بیدار کیا۔ مختلف مذاہب، علاقوں اور طبقات سے تعلق رکھنے والے رہنماؤں اور اہلِ قلم نے اردو کو اپنے خیالات اور جذبات کے اظہار کا وسیلہ بنایا۔ اس زبان نے آزادی کے مشترکہ خواب کو الفاظ دیے اور قربانی ومزاحمت کی داستانوں کو عوام تک پہنچایا۔

یہاں بھی وہی جانثاری اور اجتماعیت نظر آتی ہے۔ جس طرح اردو کا ایک حرف دوسرے حرف سے مل کر ایک مکمل لفظ بناتا ہے، اسی طرح اردو نے مختلف شناختوں کو جوڑ کر ایک مشترکہ جدوجہد کو زبان عطا کی۔ اردو کی یہی خصوصیت اسے محض رابطے کی زبان نہیں، بلکہ تہذیبوں کو قریب لانے والی زبان بناتی ہے۔ اس نے انسانوں کو جوڑنے، اختلافات کے باوجود ساتھ چلنے اور ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرنے کا سلیقہ دیا ہے۔

لیکن آج ہمارے سامنے ایک اہم سوال ہے: کیا ہم اردو کی ان خصوصیات اور اس کی عظیم روایت کے ساتھ انصاف کر رہے ہیں؟

میرا ذاتی خیال ہے کہ اردو کو سب سے زیادہ نقصان اس کے چاہنے والوں کی بے عملی سے پہنچ رہا ہے۔ ہم اردو سے محبت کا اظہار کرتے ہیں، یومِ اردو مناتے ہیں، مشاعرے منعقد کرتے ہیں، تقاریر کرتے ہیں اور اس کی عظمت کے قصیدے پڑھتے ہیں، لیکن اپنے گھروں میں بچوں سے اردو میں گفتگو کرنے، انہیں اردو پڑھانے اور روزمرہ زندگی میں اردو کے استعمال کو فروغ دینے کے معاملے میں اکثر غفلت برتتے ہیں۔

ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ زبانیں صرف تقریبات سے زندہ نہیں رہتیں۔ ان کی بقا کے لیے عملی وابستگی ضروری ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری نئی نسل اردو سے جڑی رہے تو ہمیں اسے اردو پڑھنے کی ترغیب دینی ہوگی، اچھی کتابیں فراہم کرنی ہوں گی، گھر میں اردو گفتگو کا ماحول بنانا ہوگا اور جدید ٹیکنالوجی، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پر بھی اردو کے استعمال کو فروغ دینا ہوگا۔

ایک اور بات بھی اہم ہے۔ اردو کا مستقبل دوسری زبانوں سے مقابلہ کرن

نیپال میں بس حادثہ، چھٹھ منانے جارہے ایک ہی گاؤں کے 10 افراد ہلاک، 6 زخمی



کاٹھمانڈو، 12 نومبر (ہ س)۔ نیپال کے ضلع مکوان پور میں جمعرات کی صبح سڑک حادثے میں 10 افراد کی موت ہوگئی، جبکہ 6 دیگر زخمی ہوگئے۔ یہ حادثہ صبح تقریباً 6.10 بجے پیش آیا، جب کاٹھمانڈو سے سرلاہی جارہی ایک گاڑی بے قابو ہوکر سڑک سے تقریباً 700 میٹر نیچے کھائی میں جا گری۔ پولیس کے مطابق، حادثے کا شکار گاڑی میں 16 افراد سوار تھے۔

حادثے کی اطلاع ملتے ہی مسلح پولیس فورس کے بھیم پھیدی سیکورٹی بیس سے ڈی ایس پی کی قیادت میں امدادی ٹیم جائے حادثہ پر پہنچ گئی۔ نیپالی فوج اور نیپال پولیس کی مشترکہ ٹیم بھی راحت اور بچاؤ کے کاموں میں مصروف ہوگئی۔ حادثے میں جان گنوانے والوں میں 5 مرد، 3 خواتین اور 2 بچیاں شامل ہیں۔ مکوان پور پولیس کے مطابق، حادثے میں 5 افراد زخمی ہوئے ہیں، جن میں 3 مرد اور 2 بچے شامل ہیں۔

ابتدائی معلومات کے مطابق، چھٹھ تہوار منانے کے لیے سرلاہی میں واقع اپنے گاؤں واپس جارہے مسافروں کی الیکٹرک مائیکرو بس بھیم پھیدی میں حادثے کا شکار ہوگئی۔ حادثے میں زخمی سرلاہی کے چکر گھٹہ گاؤں پالیکا کے رہنے والے مکیش یادو نے بتایا کہ وہ لوگ 2 گاڑیوں میں سوار ہوکر گاؤں جارہے تھے۔ ان میں سے آگے چلنے والی گاڑی حادثے کا شکار ہوگئی۔ پیچھے آرہی دوسری گاڑی میں سوار لوگوں نے پولیس کو حادثے کی اطلاع دی۔

بتایا گیا ہے کہ حادثے کا شکار گاڑی میں سوار تمام افراد پھلوں کے کاروبار سے وابستہ خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے۔ مکیش یادو کے مطابق، چھٹھ منانے کے لیے وہ کل 15 افراد ایک گاڑی میں سوار ہوکر گاؤں واپس جارہے تھے۔ بیٹونڈا اسپتال میں زیر علاج مکیش نے بتایا کہ انہوں نے للت پور کے ٹیکا تھلی سے الیکٹرک گاڑی بک کی تھی اور رات تقریباً 2 بجے گاؤں کے لیے

سلفیہ یونانی میڈیکل کالج میں استقبالیہ تربیتی پروگرام کا دسواں دن، طلبہ کو اخلاقی اقدار اور نظم وضبط کی تلقین



دربھنگہ: محمد رفیع ساگر/سلفیہ یونانی میڈیکل کالج و اسپتال میں قومی کمیشن برائے ہندوستانی نظامِ طب (این سی آئی ایس ایم) کی ہدایات پر جاری تعارفی تربیتی نصاب کے تحت منعقدہ پروگرام کا دسواں دن مختلف علمی و تربیتی سرگرمیوں کے ساتھ منعقد ہوا۔ پروگرام کی صدارت کالج کے پرنسپل پروفیسر ڈاکٹر سلیمان احمد نے کی۔ اس موقع پر شعبۂ کلیات کے صدر پروفیسر ڈاکٹر محمد آل نبی نے ''معاشرے میں طبیب کا کردار و اثرات، اخلاق اور مزاج کے بنیادی تصورات'' کے موضوع پر مفصل خطاب کیا۔ انہوں نے طبیب کی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں، سماجی کردار اور اخلاقی اقدار کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ایک کامیاب طبیب کے لیے طبی علم ومہارت کے ساتھ اعلیٰ اخلاق، خوش گفتاری اور مریضوں کے ساتھ حسنِ سلوک بھی ضروری ہے۔ وہیں شعبۂ علم الادویہ کے صدر پروفیسر ڈاکٹر کامران احمد صدیقی نے کالج کے اصول وضوابط اور لباس کے مقررہ معیار سے متعلق تفصیلی گفتگو کی۔ انہوں نے طلبہ وطالبات کو تعلیمی ماحول کی پاسداری، وقت کی پابندی اور نظم و ضبط برقرار رکھنے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ تعلیمی ادارے کے قواعد وضوابط پر عمل کرنا طلبہ کی شخصیت سازی اور مستقبل کی پیشہ ورانہ زندگی کے لیے نہایت اہم ہے۔ پروگرام میں ڈاکٹر صلاح الدین، ڈاکٹر عدیل احمد، ڈاکٹر چودھری امجد اللہ، احتشام صدری، سید نقی امام سمیت کالج کے دیگر اساتذہ اور عملے شریک رہے۔

ڈیموکریٹ اسکاٹ کولم نے مسیسپی سینیٹ انتخابات جیت لیے



واشنگٹن، 12 نومبر (ہ س)۔ ملک میں وسط مدتی انتخابات میں ڈیموکریٹ اسکاٹ کولم نے مسیسپی سینیٹ انتخابات میں ریپبلکن سینیٹر سنڈی ہائیڈ اسمتھ کو ہرا دیا ہے۔ ڈیموکریٹس کے لیے، یہ سینیٹ کی آٹھویں نشست ہے جو انہوں نے کئی دنوں کے دلچسپ اور غیر یقینی مقابلوں کے بعد حاصل کی ہے۔ سی بی ایس نیوز کے مطابق 43 سالہ کولم ڈسٹرکٹ اٹارنی اور مسیسپی کی ساتویں نسل کی رہائشی ہے۔ انہوں نے زندگی گزارنے کے اخراجات اور صحت کی دیکھ بھال جیسے مسائل پر اپنی مہم چلائی۔ انہوں نے یگنولیا ریاست (مسیسپی) کے لوگوں کے لیے کام کرنے کا وعدہ کیا۔ انہیں سابق صدر بل کلنٹن اور سابق نائب صدر کملا ہیرس جیسے بڑے رہنماؤں کی حمایت حاصل رہی۔ ہائیڈ اسمتھ 2018 سے سینیٹ میں ہیں اور کانگریس میں مسیسپی کی نمائندگی کرنے والی پہلی خاتون منتخب ہوئیں۔ مسیسپی کو روایتی طور پر ریپبلکن کا گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ یہاں مقابلہ ڈیموکریٹس کے لیے ایک سخت چیلنج کی طرح لگ رہا تھا۔ ریاست نے 1982 سے سینیٹ کے لیے ایک ڈیموکریٹ کو منتخب کیا ہے۔

جاپان میں چین کی خفیہ نگرانی اور دباؤ کا انکشاف، طلبہ، صحافی اور ماہرین تعلیم نشانے پر

ٹوکیو۔ 12 نومبر۔ ایم این این۔ جاپان میں چین کی مبینہ سرحد پار جبر ونگرانی کی سرگرمیوں سے متعلق ایک نئی تحقیق میں انکشاف ہوا ہے کہ چینی حکومت پر تنقید کرنے والے طلبہ، صحافیوں، ماہرین تعلیم اور انسانی حقوق کے کارکنوں کو مختلف طریقوں سے دباؤ اور خوف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ تحقیق کے مطابق چین کی مبینہ سرگرمیاں صرف براہِ راست دھمکیوں یا نگرانی تک محدود نہیں بلکہ تعلیمی اداروں، سماجی تعلقات اور پیشہ ورانہ مواقع کے ذریعے بھی اثر انداز ہو رہی ہیں۔ اس صورتحال کے باعث بعض افراد جاپان جیسے جمہوری ملک میں رہتے ہوئے بھی چین کے سیاسی معاملات پر کھل کر اظہارِ خیال کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ تحقیق کے لیے ماہرین تعلیم، صحافیوں، طلبہ اور انسانی حقوق کے کارکنوں سمیت 14 افراد کے انٹرویوز کیے گئے۔

ترکی میں موسمیاتی کانفرنس: نیپال کے وزیر خزانہ نے کہا، متاثرہ ممالک کو خصوصی مالیاتی پیکیج کی ضرورت



کاٹھمانڈو، 12 نومبر (ہ س)۔ نیپال کے وزیر خزانہ ڈاکٹر سورینیم واگلے نے کہا ہے کہ نیپال سمیت موسمیاتی تبدیلی سے متاثر اور اس کے خطرات سے دوچار ممالک کو قدرتی آفات کے بعد تعمیر نو اور معاشی بحالی کے لیے خصوصی بین الاقوامی مالیاتی پیکیج کی ضرورت ہے۔ اس پیکیج میں مالی امداد، رعایتی شرح پر قرض اور قرضوں میں راحت جیسے اقدامات شامل ہونے چاہئیں۔

ترکی میں منعقدہ 31 ویں موسمیاتی تبدیلی کانفرنس (سی او پی 31) کے دوران نیپال پویلین میں منعقدہ ایک مباحثے میں وزیر خزانہ نے یہ بات کہی۔ مباحثے کا موضوع تھا 'موسمیاتی آفات کے بعد قرض، کریڈٹ ریٹنگ اور کرنسی پر اثرات اور امدادی پیکیج کی نوعیت'۔

ڈاکٹر واگلے نے کہا کہ نیپال تنہا موسمیاتی تبدیلی کے نتیجے میں پیدا ہونے والی قدرتی آفات کا مالی بوجھ برداشت کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ انہوں نے عالمی برادری کو یاد دلایا کہ قدرتی آفات کے بعد بچاؤ، راحت رسانی اور تعمیر نو کے لیے وسائل فراہم کرنے کی غرض سے حکومت کو ترقیاتی اور سماجی شعبوں کے دیگر بجٹ میں کٹوتی کرنی پڑی۔ انہوں نے کہا کہ قدرتی آفات کے اسکولوں، اسپتالوں، سماجی تحفظ اور دیگر ترقیاتی پروگراموں پر بھی براہ راست اور سنگین اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ وزیر خزانہ واگلے نے قدرتی آفات کے دوران نیپال کی مدد کرنے پر ہندوستان، چین، برطانیہ، امریکہ، یوروپی یونین اور مشرق وسطیٰ و خلیجی ممالک کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے بتایا کہ پہلی مرتبہ اقوام متحدہ کے 'لاس اینڈ ڈیمیج فنڈ' سے تقریباً 2 کروڑ امریکی ڈالر کی رقم بطور امداد موصول ہوئی ہے۔

نیپال میں جنگلی ہاتھیوں کے داخل ہونے کا خدشہ، جھاپا کے سرحدی علاقوں میں سکیورٹی سخت

کاٹھمانڈو، 12 نومبر (ہ س)۔ نیپال اور ہندوستان کی سرحد سے متصل نیپال کے ضلع جھاپا میں جنگلی ہاتھیوں کے داخل ہونے کی کوشش کے بعد سرحدی علاقوں میں سکیورٹی انتظامات سخت کر دیے گئے ہیں۔ یہ واقعہ مچینگر میونسپلٹی کے پرساد گوڑا علاقے میں پیش آیا، جہاں جنگلی ہاتھیوں کا ایک گروپ نیپال میں داخل ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔ ضلع کے چیف ڈسٹرکٹ آفیسر شرون کمار پوکھریل نے بتایا کہ ہاتھیوں کو واپس ہندوستان کی جانب دھکیلنے کے لیے جمعرات سے حفاظتی اقدامات میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ ہاتھیوں کا جھنڈ نیپال میں داخل ہوکر مقامی لوگوں کے گھروں اور دھان کی فصلوں کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ ہاتھیوں کو نیپال میں داخل ہونے سے روکنے اور ممکنہ نقصان کو کم کرنے کے لیے مسلح پولیس فورس کی بی او پی ہینڈانگی، نیپال پولیس، ڈویژنل محکمہ جنگلات کے اہلکار، ری پڈ رسپانس ٹیم، مختلف تنظیموں اور مقامی کسانوں کو تعینات کیا گیا ہے۔ ہاتھیوں کو روکنے کے لیے سکیورٹی اہلکار، محکمہ جنگلات کے افسران اور مقامی لوگ مختلف آلات اور گاڑیوں کی مدد لے رہے ہیں۔ اس مہم میں لاؤڈ اسپیکر سے لیس 10 سے زیادہ چھوٹے سائرن، مسلح پولیس فورس کے دو بڑے سائرن اور محکمہ جنگلات و دیگر سکیورٹی ایجنسیوں کی متعدد سائرن والی گاڑیاں شامل ہیں۔ ان میں محکمہ جنگلات اور مسلح پولیس فورس کی ایک ایک گاڑی کے علاوہ نیپال پولیس کی ایک بڑی سائرن والی گاڑی بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ گشت اور نگرانی کو مضبوط بنانے کے لیے 90 سے زیادہ ہائی پاور لائٹس، تین ٹریکٹر اور 10 سے زائد موٹر سائیکلیں بھی تعینات کی گئی ہیں۔ مقامی انتظامیہ نے ممکنہ خطرے کے پیش نظر سرحدی علاقوں کے باشندوں سے اپیل کی ہے کہ وہ محتاط رہیں اور ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔

بنگلہ دیش: این سی پی کی خاتون رکن پارلیمان کے گھر پر پٹرول بم سے حملہ

ڈھاکہ، 12 نومبر (ہ س)۔ کشتیا کے دولت پور میں جمعرات کی صبح نیشنل سٹیزن پارٹی (این سی پی) کی رکن پارلیمنٹ نصرت تبسم کے آبائی گھر میں آگ لگانے سے پانچ کمرے جل کر خاکستر ہوگئے۔ پارٹی رہنماؤں کا الزام ہے کہ حملہ آوروں نے گھر پر پٹرول بم پھینکے۔ آدھی رات کے بعد باگوان گاؤں میں ایم پی کے گھر میں آگ لگ گئی۔ ڈھاکہ ٹریبیون کی خبر کی مطابق فائر بریگیڈ کے اہلکاروں نے دوپہر ایک بج کر 50 منٹ کے قریب آگ پر قابو پالیا، لیکن ٹن کی چھت والے ایک منزلہ گھر کے آٹھ کمروں میں سے پانچ مکمل طور پر تباہ ہوگئے۔ آگ میں دو بکریاں بھی ہلاک ہو گئیں۔ پارٹی رہنماؤں کا الزام ہے کہ گھر کو جان بوجھ کر پیٹرول بم حملے سے نشانہ بنایا گیا تھا۔ انہوں نے اس کا الزام عوامی لیگ سے وابستہ لوگوں پر عائد کیا۔ تاہم، پولیس کا کہنا ہے کہ آگ لگنے کی وجہ کا ابھی تک پتہ نہیں چل سکا ہے اور اس بات کی تصدیق نہیں ہوئی ہے کہ آگ لگانے کے لیے کوئی دھماکہ خیز مواد یا آتش گیر مواد استعمال کیا گیا تھا۔ بھیرا مارا سرکل کے ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس دلاور حسین نے کہا کہ آگ لگنے کی اطلاع ملتے ہی فائر فائٹرز موقع پر پہنچ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ آگ سے گھر کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا لیکن یہ قریبی تین منزلہ عمارت تک نہیں پھیل سکا جہاں تبسم کے والدین رہتے ہیں۔ پولیس افسر کے مطابق خاندان کے افراد محفوظ ہیں۔ این سی پی میڈیا سیل نے ایک فیس بک پوسٹ میں الزام لگایا کہ عوامی لوگوں نے ایم پی کی رہائش گاہ پر پٹرول بم پھینکے۔ ایک علیحدہ فیس بک پوسٹ میں این سی پی کے ترجمان آصف محمود جیب بھوئیان نے الزام لگایا کہ گھر کو پیٹرول بم سے نشانہ بنایا گیا۔ تبسم این سی پی کی مشترکہ کنوینر اور پارٹی کے اعلیٰ ترین پالیسی ساز ادارے پولیٹیکل کونسل کی رکن ہیں۔

نیوزی لینڈ کے خلاف چوتھے ون ڈے میں سریش ایئر کپتانی کا آغاز کریں گے، سیریز جیتنے پر ہوگی نظر



نئی دہلی، 12 نومبر (ہ س)۔ ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان جمعہ کو کھیلے جانے والے چوتھے ون ڈے مقابلے میں دونوں ٹیمیں بڑی تبدیلیوں کے ساتھ میدان میں اتریں گی۔ شریئس ایئر پہلی بار ہندوستانی ٹیم کی کپتانی کریں گے۔ 5 میچوں کی سیریز میں 0-2 سے آگے چل رہی ہندوستانی ٹیم کی نظریں یہ مقابلہ جیت کر سیریز اپنے نام کرنے پر ہوں گی۔ وہیں، تیسرا ون ڈے بارش کی وجہ سے منسوخ ہونے کے بعد نیوزی لینڈ کے لیے سیریز بچانے کا واحد راستہ باقی دونوں مقابلے جیتنا ہے۔

شریئس ایئر کے لیے یہ مقابلہ کپتانی کا آغاز کرنے کے ساتھ ساتھ بلے سے خود کو ثابت کرنے کا بھی موقع ہوگا۔ اس سیریز میں شارٹ گیندوں کے خلاف ان کی کمزوری ایک بار پھر سامنے آئی ہے۔ وہ آخری 2 ون ڈے مقابلوں میں ہندوستانی ٹیم کی کپتانی کریں گے۔ بھمن گل 19 نومبر سے شروع ہونے والی ٹیسٹ سیریز کی تیاری کے لیے ٹیم سے باہر ہو گئے ہیں۔ کے ایل راہل اور انشول کمبوج بھی سرخ گیند سے اپنے کھیل کو بہتر بنانے کے لیے ٹیم چھوڑ چکے ہیں۔

ان تبدیلیوں کے بعد رتوراج گائیکواڑ، ایشان کشن اور تجربہ کار تیز گیند باز محمد سراج کو موقع ملنے کی امید ہے۔ ٹیسٹ سیریز سے پہلے ان کھلاڑیوں کے لیے میدان پر وقت گزارنا مفید ہوگا۔ گل کی غیر موجودگی میں روہت شرما کے ساتھ اننگز کا آغاز کون کرے گا، یہ دیکھنا دلچسپ ہوگا۔ اس دوڑ میں ایشان کشن اور رتوراج گائیکواڑ شامل ہیں۔ حالانکہ، گائیکواڑ نے اپنے گزشتہ 5 ون ڈے مقابلوں میں درمیانی بلے بازی کے لیے میدان سنبھالا ہے۔

تجربہ کار روہت شرما بھی اس دورے پر بڑی اننگز کھیلنے کے ارادے سے میدان میں اتریں گے۔ وہ اب تک سیریز میں صفر اور 23 رن ہی بنا سکے ہیں۔ دوسری جانب، چوٹ کی وجہ سے ٹی 20 سیریز کے بیشتر مقابلوں سے باہر رہے ایشان کشن بھی واپسی کے بعد اچھی کارکردگی دکھانا چاہیں گے۔

ایشان کے افتتاحی بلے باز کے طور پر میدان میں اترنے کا قوی امکان ہے۔ انہوں نے 4 سال پہلے اسی نمبر پر بلے بازی کرتے ہوئے ڈبل سنچری بنائی تھی۔ راہل کی غیر موجودگی میں وہ وکٹ کیپنگ کی ذمہ داری بھی سنبھال سکتے ہیں۔ اگر گائیکواڑ مڈل آرڈر میں ہی بلے بازی کرتے ہیں تو ان کے پاس خود کو ثابت کرنے کا اچھا موقع ہوگا۔ وہ گزشتہ 4 ون ڈے اننگز میں ایک سنچری اور ایک نصف سنچری بنا چکے ہیں۔ ایسے میں وہ ٹیم کے لیے مفید متبادل ثابت ہوسکتے ہیں۔

گیند بازی میں محمد سراج کو شاندار فارم میں چل رہے انشول کمبوج کی جگہ موقع ملنے کی امید ہے۔ سراج گزشتہ 3 ماہ سے اپنی بہترین کارکردگی سے دور رہے ہیں، لیکن گزشتہ ہفتے انڈیا اے کی جانب سے کھیلتے ہوئے 4 وکٹیں لینے سے ان کا اعتماد بڑھا ہوگا۔ یہ بھی دلچسپ ہے کہ اپنی شہرت کے باوجود سراج کو اب تک اس ون ڈے سیریز میں گیند بازی کا موقع نہیں ملا ہے۔ دوسرے ون ڈے میں اچھی کارکردگی دکھانے والے عاقب نبی اور ارشدیپ سنگھ اپنی جگہ برقرار رکھ سکتے ہیں۔ دوسری جانب، نیوزی لینڈ کی ٹیم بھی کئی اہم کھلاڑیوں کے بغیر میدان میں اترے گی۔ ٹام لیتھم، ڈیرل مچل، گلین فلپس، عیتھن امتھ اور ہنری نکولس ٹیسٹ کرکٹ کی تیاری کے لیے ون ڈے ٹیم سے باہر ہوگئے ہیں۔

جاپان ماسٹرز: لکشیہ سین نے کوارٹر فائنل میں جگہ بنائی، چینی کھلاڑی کو سیدھے گیمز میں ہرایا



کوماموتو، 12 نومبر (ہ س)۔ ہندوستان کے اسٹار بیڈمنٹن کھلاڑی لکشیہ سین نے شاندار کارکردگی کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے جمعرات کو جاپان ماسٹرز 2026 کے کوارٹر فائنل میں جگہ بنا لی۔ لکشیہ نے چین کے ڈونگ تیان یاؤ کو مسلسل دو گیمز میں 21-8، 21-14 سے شکست دے کر آخری آٹھ کھلاڑیوں میں جگہ پکی کی۔ جرمنی میں ہائکو اوپن کا خطاب جیت کر جاپان پہنچنے والے لکشیہ نے اس سے قبل چینی تائپے کے چی یو جین کو 21-19، 18-21 سے شکست دے کر پری کوارٹر فائنل میں داخلہ حاصل کیا تھا۔

تیان یاؤ کے خلاف مقابلے میں لکشیہ نے ابتدا ہی سے اپنی برتری قائم رکھی۔ انہوں نے مسلسل آٹھ پوائنٹس حاصل کیے اور محض 13 منٹ میں پہلا گیم 21-8 سے اپنے نام کرلیا۔ دوسرے گیم میں چینی کھلاڑی نے واپسی کی کوشش کی۔ ایک وقت وہ 4-6 سے پیچھے تھے، لیکن عالمی رینکنگ میں اپنے حریف سے 32 مقام آگے موجود لکشیہ نے کھیل کی رفتار بڑھا دی۔ انہوں نے مسلسل چھ پوائنٹس حاصل کر کے اسکور 12-6 کر دیا اور پھر اپنی برتری برقرار رکھتے ہوئے مقابلہ سیدھے گیمز میں جیت لیا۔ 25 سالہ لکشیہ کے لیے یہ کامیابی رواں سیزن میں ان کی شاندار واپسی کا حصہ ہے۔ جرمنی پہنچنے سے قبل انہیں بین الاقوامی ٹورنامنٹ میں مشکل دور سے گزرنا پڑا تھا، تاہم ہائکو اوپن میں خطاب جیتنے سے ان کے اعتماد میں اضافہ ہوا۔ فائنل میں انہوں نے انڈونیشیا کے موجودہ چیمپئن جوناتھن کرسٹی کو 21-17، 21-10 سے شکست دی تھی۔ یہ رواں سیزن میں ان کا پہلا اور کیریئر کا ساتواں خطاب تھا۔ لکشیہ نے کوریا اوپن سے اپنا نام واپس لے لیا تھا، لیکن جاپان میں ان کی مضبوط کارکردگی سے سیزن کے اختتام پر ہونے والے بی ڈبلیو ایف ٹور فائنلز کے لیے کوالیفائی کرنے کی امیدیں بڑھ گئی ہیں۔ اب لکشیہ کی نظریں جاپان ماسٹرز کے سیمی فائنل میں جگہ بنانے پر مرکوز ہیں۔

انڈر 19 ایشیا کپ کے فائنل میں بھارت، سیمی فائنل میں افغانستان کو 8 وکٹوں سے ہرایا



مسقط، 12 نومبر (ہ س)۔ بھارتی ٹیم نے جمعرات کو انڈر 19 ایشیا کپ کے سیمی فائنل میں افغانستان کو 8 وکٹوں سے شکست دے کر فائنل میں جگہ بنالی۔ لکشیہ رائے چندانی کی قیادت میں بھارتی ٹیم اب ہفتہ کو خطاب کے لیے روایتی حریف پاکستان سے مقابلہ کرے گی۔ بھارتی ٹیم نے کھیل کے تینوں شعبوں میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے افغانستان کو پوری طرح پچھاڑ دیا۔ پہلے بلے بازی کرتے ہوئے افغانستان نے مقررہ 50 اوورز میں 8 وکٹوں کے نقصان پر 227 رنز بنائے۔ افغانستان کی جانب سے نعمان سالارزئی نے 78 گیندوں پر 51 رنز جبکہ شاہ فیصل رحیمی نے 72 گیندوں پر 51 رنز کی اننگز کھیلی۔ بھارت کی جانب سے ایشان سود نے شاندار گیند بازی کرتے ہوئے 43 رنز دے کر 3 وکٹیں حاصل کیں۔ بھارتی گیند بازوں نے درست لائن اور لینتھ کے ساتھ گیند بازی کی اور افغان بلے بازوں کو کھل کر رنز بنانے کا موقع نہیں دیا۔ ہدف کا تعاقب کرنے اتری بھارتی ٹیم نے آغاز سے ہی میچ پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ اوپننگ بلے بازوں کے درمیان 100 سے زائد رنز کی شراکت نے جیت کی راہ آسان بنا دی۔ گزشتہ دو مقابلوں میں کم رنز پر آؤٹ ہونے والے کپتان لکشے رائے چندانی نے شاندار واپسی کرتے ہوئے 90 گیندوں پر 93 رنز بنائے۔ دوسری جانب آریہ ویر سہواگ نے بھی اپنی شاندار فارم برقرار رکھی۔ گزشتہ میچ میں 160 رنز کی فیصلہ کن اننگز کھیلنے والے سہواگ نے اس مقابلے میں 57 گیندوں پر 51 رنز بنائے۔ دونوں سلامی بلے بازوں کے آؤٹ ہونے کے بعد وی کے ونیت نے 62 گیندوں پر ناٹ آؤٹ 57 رنز اور یش وردھن سنگھ چوہان نے 14 گیندوں پر 16 رنز بنا کر بھارت کو کامیابی دلائی۔

نیوزی لینڈ نے بین الاقوامی دوستانہ فٹ بال میچ میں ہندوستان کو 0-5 سے شکست دی



آکلینڈ، 12 نومبر (ہ س)۔ کپتان کرس ووڈ کے ایک گول اور جیسی رینڈل کے دو گول کی بدولت نیوزی لینڈ نے جمعرات کو یہاں کھیلے گئے اپنے پہلے بین الاقوامی دوستانہ فٹ بال مقابلے میں ہندوستان کو 0-5 سے کراری شکست دی۔ میزبان ٹیم نے پورے میچ میں اپنا دبدبہ برقرار رکھا اور ہندوستانی ٹیم کو ایک بھی گول کرنے کا موقع نہیں دیا۔

نیوزی لینڈ نے پانچویں منٹ میں جوابی حملے کے دوران گول کر کے برتری حاصل کر لی۔ پرم ویر کی جانب سے گیند کلیئر کیے جانے کے بعد رینڈل نے پنالٹی باکس میں کٹ بیک دیا، جس پر ہندوستانی ڈیفنڈر بنیجوئے ورگیز سے ٹکرا کر گیند گول پوسٹ میں چلی گئی۔ اس کے بعد بھی رینڈل نے ہندوستانی دفاعی صف کو مسلسل پریشان کیا اور پہلے ہاف میں 34 ویں اور 43 ویں منٹ میں گول کر کے اپنی ٹیم کی برتری 0-3 کر دی۔

دوسرے ہاف میں نیوزی لینڈ کے کپتان کرس ووڈ نے بھی گول کیا۔ انہوں نے 57 ویں منٹ میں کیلن ایلیٹ کے کراس پر شاندار ہیڈر لگاتے ہوئے گیند کو گول پوسٹ میں پہنچا دیا۔ اس سیزن میں گول کرنے کے لیے جدوجہد کر رہے ووڈ کا نیوزی لینڈ کی قومی ٹیم کے لیے ستمبر 2025 کے بعد یہ پہلا گول تھا۔ اس سے قبل انہوں نے آسٹریلیا کے خلاف 3-1 کی شکست میں گول کیا تھا۔

ہندوستانی ٹیم کی مشکلات 75 ویں منٹ میں مزید بڑھ گئیں، جب لیام گلیسن کے کراس پر لاچلن بیلس نے بہترین ہاف والی شاٹ لگاتے ہوئے اسکور 5-0 کر دیا۔

گزشتہ ماہ یوروگوئے کے خلاف چھ گول کھانے والی ہندوستانی ٹیم پر ایک بار پھر بڑی شکست کا خطرہ منڈلانے لگا تھا۔ میچ میں چھٹا گول بھی ہوسکتا تھا، جب میتھیو شیریڈن کی کوشش پر آکاش مشرا نے پنالٹی باکس میں ہاتھ سے گیند روک دی۔ تاہم، 17 ماہ بعد ابتدائی الیون میں واپسی کرنے والے گول کیپر وشال کیتھ نے بل ٹویلوما کی کوشش کو شاندار انداز میں روک کر چھٹا گول ہونے سے بچالیا۔

حالانکہ تب تک ہندوستانی ٹیم کو کافی نقصان ہو چکا تھا۔ ہیڈ کوچ خالد جمیل کی قیادت میں ٹیم کی خراب کارکردگی کا سلسلہ جاری ہے۔ ہندوستان نے اپنے گزشتہ دو مقابلوں میں صرف ایک گول کیا ہے، جبکہ 11 گول کھائے ہیں۔

ہندوستان کو نیوزی لینڈ کے خلاف ایک اور دوستانہ مقابلہ کھیلنا ہے۔ وہیں یہ سیریز میزبان ٹیم کے ہیڈ کوچ ڈیرن ہیزلی کے دور کو چنگ کے آخری مقابلوں پر مشتمل ہے۔

حکومت سے انتخابی وعدے پورے کرنے کا مطالبہ

فریڈم پارک میں اقلیتوں اور مظلوم طبقات کا عظیم الشان کنونشن، 5 اہم قراردادیں منظور، تبدیلی مذہب مخالف قانون اور مویشی ذبیحہ پر پابندی کے قانون کی منسوخی مسلمانوں کیلئے 2B ریزرویشن کی بحالی کا مطالبہ، بلگاوی اسمبلی اجلاس میں مطالبات پورے نہ ہونے پر ریاست گیر احتجاج تیز کرنے کا انتباہ



بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) کرناٹک میں اقلیتوں اور مظلوم طبقات کے حقوق کیلئے قائم مشترکہ محاذ وائس آف مائناریٹیز اینڈ دی اپریسڈ ان کرناٹک کے زیر اہتمام جمعرات کو فریڈم پارک، بنگلورو میں عظیم الشان عوامی کنونشن منعقد ہوا۔ مسلم وعیسائی مذہبی رہنماؤں، دلت، کسان اور مزدور تنظیموں کے نمائندوں نے شرکت کرتے ہوئے کانگریس حکومت سے 2023 کے اسمبلی انتخابات میں کیے گئے وعدوں کی تکمیل کا مطالبہ کیا۔ کنونشن میں تبدیلی مذہب مخالف قانون کی منسوخی، مویشی ذبیحہ پر پابندی کے قانون کی واپسی، مسلمانوں کیلئے 2B ریزرویشن کی بحالی، نفرت انگیز تقاریر کیخلاف سخت قانون اور عیسائی برادری کیلئے OBC زمرے میں 1 فیصد علیحدہ ریزرویشن سمیت 5 قراردادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔ تنظیموں نے خبردار کیا کہ بلگاوی میں آئندہ سرمائی اسمبلی اجلاس کے دوران مطالبات پورے نہ ہونے پر ریاست گیر احتجاجی تحریک تیز کی جائیگی۔ کنونشن کا افتتاح بنگلور کے آرچ بشپ ڈاکٹر پیٹر ماچاڈو نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ سیاسی یا مذہبی اجتماع نہیں بلکہ سماجی ناانصافی کا سامنا کرنیوالے طبقات کی مشترکہ آواز ہے۔ انہوں نے تبدیلی مذہب مخالف قانون کو دستور کی دفعہ 25 کی روح کے منافی قرار دیتے ہوئے کہا کہ اقلیتیں ملک کی دوسرے درجے کی شہری نہیں ہیں۔ کرناٹک اسٹیٹ مسلم اوکوٹا کے کنوینر یاسین مالپے نے کہا کہ حکومت 5 گارنٹی اسکیموں پر عمل درآمد میں سرگرم ہے، لیکن اقلیتوں، دلتوں اور کسانوں سے کیے گئے وعدے پورے نہیں کیے جارہے ہیں۔ جمعیۃ علمائے ہند کے ریاستی نائب صدر مفتی آر محمد حسین صاب نے بھی حکومت سے جمہوری طریقے سے برادری کے جائز حقوق فراہم کرنے کا مطالبہ کیا۔ ترقی پسند مفکر شیواسندر، سی پی آئی) ایم (کی ریاستی کمیٹی رکن سنگیا، سی پی آئی (لبریشن کے ریاستی سکریٹری وکیل کلفٹن روزاریو اور جن شکتی کی کنوینر دلتوں پر مظالم، سماجی بائیکاٹ، مزدوروں کی کم از کم اجرت اور نفرت انگیز تقاریر کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ سینئر صحافی بی ایم حنیف نے کہا کہ مسلمانوں کو 2B زمرے کے تحت دیا گیا 4 فیصد ریزرویشن مذہب کی بنیاد پر نہیں بلکہ پسماندہ طبقات کے جائزے کی بنیاد پر تھا۔ انہوں نے حکومت سے سابقہ حکومت کے 24 اپریل 2023 کے حکم کو منسوخ کر کے ریزرویشن بحال کرنے کا مطالبہ کیا۔ پی یو سی ایل کے کنوینر بسوراج کوتھال نے وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار، ڈاکٹر جی پرمیشور اور کے پی سی صدر لی کے ہری پرساد سے مطالبات پر حکومت کا موقف واضح کرنے کی اپیل کی۔ کنونشن کے اختتام پر کے آر سہیل احمد نے قراردادیں پیش کیں۔ انہوں نے کہا کہ راہل گاندھی دہلی میں دستور کے تحفظ کی جدوجہد کر رہے ہیں، لیکن کرناٹک میں کانگریس کی حمایت کرنیوالی اقلیتوں کو اپنے حقوق کیلئے سڑکوں پر اترنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی کے ہری پرساد کی جانب سے سرمائی اجلاس میں تبدیلی مذہب مخالف قانون میں 2022 کی ترمیم واپس لینے کی یقین دہانی کے باوجود تنظیمیں حکومت کے عملی اقدام کا انتظار کریں گی۔ کنونشن میں فادر ونے کمار نے خیر مقدم کیا، جبکہ فادر ارون لوئس اور یاسین مالپے نے ابتدائی کلمات پیش کیے۔ دیگر مقررین میں ڈاکٹر پرمیشور، بی کے ہری پرساد اور ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے نظریات کا بھی حوالہ دیا گیا۔ منظورہ قراردادوں میں 2022 کے تبدیلی مذہب مخالف قانون اور اس کے تحت درج مقدمات کی واپسی، سپریم کورٹ کی ہدایات کے مطابق نفرت انگیز تقاریر پر ازخود مقدمات درج کرنے، 2020 کے مویشی ذبیحہ مخالف قانون کی منسوخی، مسلمانوں کیلئے 2B ریزرویشن کی بحالی، عیسائیوں کو 1 فیصد علیحدہ ریزرویشن اور تمام مطالبات کی تکمیل کیلئے وزیر اعلیٰ کی جانب سے مقررہ مدت طے کرنے کا مطالبہ شامل ہے۔

تبدیلی مذہب مخالف قانون اقلیتوں کے وجود کو مجرمانہ بناتا ہے: آرچ بشپ ڈاکٹر پیٹر ماچاڈو

آئین کی دفعہ 25 کی روح کے منافی قانون کی منسوخی کا مطالبہ



بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) بنگلورو کے آرچ بشپ ڈاکٹر پیٹر ماچاڈو نے کہا ہے کہ سابقہ حکومت کی جانب سے متعارف کردہ تبدیلی مذہب مخالف قانون مذہبی اقلیتوں کے وجود کو ہی مجرمانہ بناتا ہے اور ہندوستانی آئین کی دفعہ 25 کی روح کے منافی ہے۔ وہ جمعرات کو بنگلور کے فریڈم پارک میں وائس آف مائناریٹیز اینڈ دی اپریسڈ ان کرناٹک کے زیر اہتمام منعقدہ عظیم الشان عوامی کنونشن کا افتتاح کرنے کے بعد خطاب کر رہے تھے۔ یہ کنونشن کانگریس حکومت سے 2023 کے اسمبلی انتخابات میں کیے گئے وعدوں کی تکمیل کے مطالبے کیلئے منعقد کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر پیٹر ماچاڈو نے کہا کہ اقلیتیں آئین کی جانب سے دیے گئے حقوق سے زیادہ کچھ نہیں چاہتیں، بلکہ آئین میں ضمانت دیے گئے حقوق ہی ان کیلئے کافی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ اجتماع نہ سیاسی ہے اور نہ مذہبی بلکہ سماجی ناانصافی کا سامنا کرنیوالے طبقات کی مشترکہ آواز ہے۔ انہوں نے تبدیلی مذہب مخالف قانون کی ضرورت پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ ملک میں امن وقانون کی برقراری کیلئے پہلے ہی پولیس قوانین موجود ہیں، ایسے میں علیحدہ قانون کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اقلیتیں ملک کی دوسرے درجے کی شہری نہیں ہیں اور تعلیمی اداروں و اسپتالوں کے ذریعے تمام طبقات کی خدمت انجام دے رہی ہیں۔ آرچ بشپ نے کانگریس حکومت پر زور دیا کہ وہ اسمبلی انتخابات کے دوران عوام سے کیے گئے وعدوں کو پورا کرے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ انتخابات میں عوام کا اعتماد حاصل کرنے کیلئے حکومت کو اپنے وعدوں پر عملی طور پر عمل درآمد کرنا ہوگا۔

امتحانی بے ضابطگیوں پر نجی امداد یافتہ کالجوں کے لائسنس ہونگے منسوخ: شیوکمار



بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) ریاست کرناٹک میں گزیٹیڈ پروبیشنر کی 319 آسامیوں پر تقرری کیلئے کے پی ایس سی کی جانب سے 15 نومبر بروز اتوار ابتدائی امتحان منعقد کیا جائیگا۔ امتحان کے شفاف اور منصفانہ انعقاد کو یقینی بنانے کیلئے ریاستی حکومت نے وسیع تر حفاظتی انتظامات کیے ہیں۔ وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے ضلع کلکٹروں اور سپرنٹنڈنٹس آف پولیس کو ہدایت دی ہے کہ امتحانی عمل کے دوران کسی بھی قسم کی بے ضابطگی کی اجازت نہ دی جائے اور کے پی ایس سی کی جانب سے جاری کردہ رہنما خطوط پر سختی سے عمل کیا جائے۔ وزیر اعلیٰ نے جمعرات کو اپنے ہوم آفس کرشنا میں ضلع کلکٹروں اور پولیس سپرنٹنڈنٹس کے ساتھ ویڈیو کانفرنس کے ذریعے امتحانی تیاریوں کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر انہوں نے متعلقہ افسران سے انتظامات کی تفصیلات حاصل کرتے ہوئے کہا کہ امتحان کے انعقاد میں شفافیت اور نظم وضبط کو اولین ترجیح دی جائے۔ انہوں نے تمام امتحانی عملے کو انتخابی ڈیوٹی کی طرز پر ضروری تربیت فراہم کرنے اور اس سلسلے میں رپورٹ پیش کرنے کی بھی ہدایت دی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ امتحانی مراکز میں سی سی ٹی وی کیمروں کے ذریعے مسلسل نگرانی کی جائے اور پولیس بھرتی امتحانات کے طرز پر سخت حفاظتی انتظامات کیے جائیں۔ کسی بھی غیر مجاز شخص کو امتحانی مرکز میں داخل ہونے کی اجازت نہ ہو۔ امتحان میں شرکت کرنیوالے امیدواروں کو بھی لازمی سکیورٹی جانچ سے گزرنا ہوگا اور وہ صرف وہی اشیا اپنے ساتھ لے جاسکیں گے جن کی اجازت دی گئی ہے۔ امیدواروں کو موبائل فون کے ساتھ امتحانی مرکز میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔ انہوں نے امتحانی مراکز کی حساسیت کا جائزہ لے کر اسی مناسبت سے پولیس اور دیگر عملے کی تعیناتی کی ہدایت دی۔ ضرورت پڑنے پر اضافی حفاظتی آلات کرائے پر حاصل کرنے اور دوسرے مقامات سے اضافی پولیس نفری تعینات کرنے کی بھی اجازت دی گئی ہے۔ ہر کمرہ امتحان میں دو نگراں تعینات ہونگے۔ امتحانی عمل میں پہلی مرتبہ ہر کمرہ امتحان میں دو انوئجیلیٹرس (نگراں) تعینات کیے جائینگے جن میں سے ایک کا سرکاری کالج کا عاملہ ہونا لازمی ہے۔ امیدواروں کی شناخت کی جانچ، معائنہ اور امتحانی کمروں کی مسلسل نگرانی کیلئے خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں۔ جعلی امیدواروں کی شرکت روکنے کیلئے بھی اقدامات کیے جائینگے۔

انجمن ترقی اُردو کے زیر اہتمام 14 نومبر کو طلباء کیلئے اعزازی پروگرام



بنگلور (پریس ریلیز) انجمن ترقی اُردو (ہند) کرناٹک کی طرف سے ایس ایس ایل سی اور پی یو سی کے طلباء وطالبات جنہوں نے اُردو زبان میں نمایاں نمبر حاصل کیے ہیں۔ ان کے اعزاز میں بروز ہفتہ 14 نومبر صبح 11 بجے الامین کمپلیکس اسکول کرنل ہل روڈ شیواجی نگر بنگلور میں ایک پروگرام منعقد ہے۔ اس پروگرام کے مہمان خصوصی منصور علی خان رکن راجیہ سبھا و نیلم ریٹائرڈ آئی اے ایس محمد صلاح لدین ریٹائرڈ آئی اے ایس عبید اللہ شریف صدر انجمن ترقی اُردو ہند کرناٹک ہونگے۔

گنا کاشتکاروں کے حقوق کے تحفظ کیلئے کسان تنظیموں کی جدوجہد



بیدر (سید یداللہ حسینی) کسان تنظیموں کی رابطہ کمیٹی (رائتھا سنگھا گالا سامانوایا سمیتی) نے بیدر میں ضلعی انچارج وزیر کے دفتر کے سامنے غیر معینہ مدت کیلئے دھرنا شروع کر دیا ہے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ 2026 کے گنے کے سیزن کیلئے قیمت 5,500 روپے فی ٹن مقرر کی جائے جس میں 4,000 روپے کی پیشگی ادائیگی شامل ہو۔ مظاہرین نے ایک مارچ نکالا جو امبیڈکر سرکل سے شروع ہو کر بھگت سنگھ سرکل اور بسویشورا سرکل سے ہوتا ہوا ضلعی انچارج وزیر کے دفتر کے سامنے اختتام پذیر ہوا، جہاں یہ غیر معینہ دھرنا شروع کیا گیا۔ اس احتجاج کا مقصد گنا کاشتکاروں کے مسائل کو حل کرنا اور کسانوں کے حقوق کا تحفظ کرنا ہے۔ مزید برآں، کسان رہنماؤں نے مطالبہ کیا ہے کہ ڈاکٹر ایم ایس سوامی ناتھن کمیشن کی رپورٹ کی سفارشات کے مطابق، زرعی پیداوار کیلئے ایک سائنسی 'MSP' کے تعین کی خاطر پارلیمنٹ میں قانون سازی کی جائے۔ رہنماؤں نے حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ مداخلت کرے اور کسانوں کیلئے انصاف کو یقینی بنائے، کیونکہ شوگر فیکٹری مالکان اور کسان تنظیموں کے درمیان گنے کی قیمت کے تعین کے حوالے سے کوئی اتفاق رائے نہیں ہو سکا۔ انہوں نے حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ اگر روپے کی پیشگی ادائیگی کی گئی۔ احتجاج شروع ہونے کے پانچ دنوں کے اندر 4000 فی ٹن کا اعلان نہیں کیا گیا تو بیدر ضلع بھر میں سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کی جائیں گی۔ اس جدوجہد میں حصہ لینے والوں میں مالکارجن سوامی، سدھاکر نیرا، مالاریڈی مرالا، بسوارا ج سوامی، بابورا ؤ ہونا، گنڈورید ی، دھولپا انادورا، ملیکارجن بیرادار، ہلیپا ہونا جی، اشوکا کار بھاری، پنڈاری میٹرے، سکیشا ریڈی، کیرا ڈے، کرن ڈی، اور خان۔ کسان لیڈران، جن میں گنیشا، قاسم علی، سبھاش مشیٹی، اومپرکاش روٹے، شیواجی میٹرے، کونڈیبا پانڈرے، شیوراج پاٹل، شیوارا یا مڈ ھلے، شکنتلا، مکیل سب، بسوارا ج اشتر، وٹھل راؤ میٹرے، اننیا شیٹی، شنکر پاٹل اتیوال، وریندرا پاٹل،، یونیشیا پاٹل اور جی شنکر پاٹل۔ S. Gudage، نے شرکت کی۔

ہندو، مسلم، عیسائی سمیت تمام طبقات کے اتحاد و بھائی چارے سے ہی ریاست کرناٹک کی ترقی ممکن: اقبال احمد



ٹمکور (جنوبی سہارا نیوز) شہر کے مرلوہ جنتا کالونی میں آٹو اسٹینڈ کے قریب حضرت ٹیپو سلطان شہید تنظیم اور مرلوہ و نے آٹو ڈرائیورس جوائنٹ ایکشن کمیٹی کے مشترکہ زیر اہتمام یوم کرناٹک کنڑا راجیہ اُتسوا اور حضرت ٹیپو سلطان کی یوم ولادت کی تقریب جوش وخروش کے ساتھ منائی گئی۔ اس موقع پر مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطاب کرتے ہوئے کانگریس پارٹی کی ضلع تشہیری کمیٹی کے صدر اقبال احمد نے کہا کہ یوم کرناٹک کو تمام مذاہب، ذاتوں اور طبقات کے افراد کا متحد ہو کر منانا قابل ستائش ہے۔ کنڑا زبان ہم سب کو متحد کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ ریاست کی سرزمین، پانی اور زبان کے تحفظ کیلئے ہم سب کو متحد ہو کر جدوجہد کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی ترانے کے مطابق کرناٹک تمام طبقات کیلئے امن و آشتی کا گہوارہ ہے۔ ہندو، مسلم، عیسائی سمیت تمام مذاہب کے لوگوں کو بھائی چارے کے ساتھ رہنا چاہیے۔ کاویری آبی تنازع کے دوران مذہب اور ذات پات کے اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے تمام کنڑیگاں کا متحد ہو کر جدوجہد کرنا ہمارے جذب کنڑا سے محبت کی بہترین مثال ہے۔ انسانیت اور ہمدردی تمام مذاہب کی بنیادی تعلیم ہے اس لیے معاشرے میں کسی بھی قسم کے امتیاز اور تفریق کی گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔ حضرت ٹیپو سلطان کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اقبال احمد نے کہا کہ ٹیپو سلطان نے ریاست کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے ریشم کی صنعت اور ریشم کی کاشت کو فروغ دینے کے ساتھ میزائل ٹیکنالوجی کی ترقی میں بھی نمایاں خدمات انجام دیں۔ کنامباڑی ڈیم کے منصوبے سے متعلق ان کی خدمات کو بھی یاد رکھنا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ریاست کے اتحاد، فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور ترقی کیلئے ہر شخص کو اپنا تعاون پیش کرنا چاہیے۔ اپنے بچوں کو بہترین تعلیم اور اچھے اخلاق سے آراستہ کرنے کے ساتھ ہمیں ایک اچھا کنڑیگا اور ذمہ دار ہندوستانی بن کر متحدہ طور پر زندگی گزارنی چاہیے۔ پڑوسی خواہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو، اس کے دکھ درد اور خوشیوں میں شریک ہونا ہی کنڑیگاں کی حقیقی تہذیب ہے۔ تقریب میں حضرت ٹیپو سلطان شہید تنظیم کے صدر محبوب صاب، شیخ محمود پاشا، جاوید پاشاہ، الطاف، کانگریس رہنما چند پاشاہ، فیروز انور خان سمیت تنظیم کے عہدیداران، آٹو ڈرائیورس اور مقامی نمائندین موجود تھے۔

عوامی مسائل کے حل میں کوتاہی برداشت نہیں، اقبال حسین



رام نگرم (غضنفر بیگ) رام نگرم اسمبلی حلقے کے منیگنر اور گھٹی کاول دیہات کے اطراف واقع جنگلاتی علاقے سے متعلق مختلف مسائل کے باعث مقامی دیہاتی گزشتہ کئی برسوں سے شدید مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ ان دیرینہ مسائل کے حل کیلئے رکن اسمبلی اقبال حسین نے آج موقع پر پہنچ کر صورتحال کا براہ راست جائزہ لیا۔ اس موقع پر بامول کے صدر اور عوام کے پسندیدہ رہنما ڈی کے سریش اور رکن اسمبلی اقبال حسین نے مشترکہ طور پر جنگلاتی علاقے کا دورہ کرتے ہوئے مقامی مسائل اور عوام کو درپیش دشواریوں کا تفصیلی معائنہ کیا۔ اس دوران گاں کے لوگوں نے اپنے دیرینہ مسائل، مشکلات اور شکایات سے قائدین کو واقف کراتے ہوئے ان کے فوری حل کی اپیل کی۔ دیہاتیوں نے بتایا کہ جنگلاتی علاقے سے متعلق مختلف انتظامی اور دیگر مسائل کی وجہ سے انہیں کئی برسوں سے پریشانیوں کا سامنا ہے۔ ان مسائل کے حل کیلئے متعلقہ محکموں سے بار بار رجوع کرنے کے باوجود انہیں خاطر خواہ راحت حاصل نہیں ہو سکی ہے۔ مقامی باشندوں نے امید ظاہر کی کہ عوامی نمائندوں کی براہ راست مداخلت سے ان کے مسائل حل ہونگے۔ عوام کی شکایات اور مشکلات کو سننے کے بعد اقبال حسین نے فوری طور پر متعلقہ حکام سے گفتگو کی اور تمام مسائل کی تفصیلات حاصل کیں۔ انہوں نے افسران کو سخت ہدایت دی کہ عوام کو درپیش پریشانیوں کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے ان کے حل کیلئے ضروری اقدامات جلد از جلد کیے جائیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ عوام کو برسوں سے درپیش مسائل کو مزید نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے اور متعلقہ محکموں کو اپنی ذمہ داری پوری کرنی ہوگی۔ اس دورے سے مقامی دیہاتیوں میں امید کی نئی کرن پیدا ہوئی ہے۔ عوامی مسائل کے حل کیلئے رکن اسمبلی کا خود موقع پر پہنچنا اور متعلقہ افسران کے ساتھ مشترکہ معائنہ کرنا ان کی عوامی خدمت اور مسائل کے تئیں سنجیدگی کا مظہر ہے۔ ڈی کے سریش اور اقبال حسین کی اس مشترکہ پہل سے دیہاتیوں کو توقع ہے کہ منیگنر اور گھٹی کاول کے جنگلاتی علاقے سے متعلق دیرینہ مسائل جلد حل ہوں گے۔

کولار مہیلا سماج اسکول کا انتظامی بحران حل کرنے کی کوشش

کولار (یوب خان) کولار شہر کے قدیم اور میونسپل کی جائیداد پر قائم مہیلا سماج اسکول و کالج میں گزشتہ کچھ عرصے سے جاری انتظامی تنازعہ بالآخر مقامی رکن اسمبلی کوتر منجوناتھ کی مداخلت کے بعد حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ انہوں نے موجودہ انتظامیہ کی سکریٹری نندنا، خازن پدما اور پرنسپل نوینا کو معطل کرتے ہوئے نئی انتظامی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ تفصیلات کے مطابق مہیلا سماج اسکول و کالج شہر کا ایک معروف تعلیمی ادارہ ہے، جہاں مسلم طلبہ کی بھی بڑی تعداد زیر تعلیم ہے۔ گزشتہ کچھ عرصے سے ادارے کے انتظامی معاملات کو لیکر پرنسپل، انتظامیہ اور بعض خاتون اساتذہ کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے تھے، جو بعد ازاں شدت اختیار کرتے ہوئے ہاتھا پائی اور جھگڑے تک پہنچ گئے۔ اساتذہ نے الزام لگایا کہ ادارے میں طلبہ سے ہزاروں روپے ڈونیشن وصول کیا جاتا ہے، لیکن اس کے باوجود اساتذہ اور لکچررس کی تنخواہوں میں اضافہ نہیں کیا جارہا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ انہیں ماہانہ صرف 15 سے 18 ہزار روپے تنخواہ دی جارہی ہے جبکہ ان کی خدمات اور ذمہ داریوں کے اعتبار سے کم از کم 30 ہزار روپے تنخواہ ملنی چاہئے۔ اساتذہ کے مطابق گزشتہ تین سال سے تنخواہوں میں اضافے کا مطالبہ کیا جارہا ہے، لیکن انتظامیہ کی جانب سے ہر مرتبہ آئندہ ماہ اضافہ کرنے کا وعدہ کر کے معاملے کو ٹال دیا جاتا ہے۔ اسی مسئلے کو لے کر تقریباً ایک ہفتہ قبل تمام اساتذہ نے متحد ہو کر انتظامیہ کے خلاف احتجاج کیا اور اپنی رجسٹر ڈ کاپیاں لے کر اجلاس میں شرکت کی۔ اس دوران اجلاس میں بحث وتکرار شدت اختیار کر گئی اور معاملہ ہاتھا پائی تک پہنچ گیا۔ صورتحال کی اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچ گئی اور مداخلت کرتے ہوئے حالات کو قابو میں کیا۔ اساتذہ کا کہنا ہے کہ اگر پولیس بروقت مداخلت نہ کرتی تو کئی افراد زخمی ہو سکتے تھے۔ اس واقعے کے بعد تناؤ عروز بروز شدت اختیار کرتا گیا۔ بالآخر بعض تنظیموں کے کارکنوں اور طلبہ کے والدین نے مقامی رکن اسمبلی کوتور منجوناتھ سے ملاقات کرتے ہوئے انہیں ادارے کی صورتحال سے واقف کرایا۔ انہوں نے اندیشہ ظاہر کیا کہ اگر فوری طور پر مسئلہ حل نہیں کیا گیا تو اس کا براہ راست اثر طلبہ کی تعلیم اور مستقبل پر پڑے گا۔

یاسمین تاج ہٹی گولڈ مائنز کمپنی کی نئی ڈائریکٹر مقرر



چکبالاپور (صلاح الدین) حکومت کرناٹک نے چکبالاپور ضلع مہیلا کانگریس کمیٹی کی صدر یاسمین تاج کو ہٹی گولڈ مائنز کمپنی کا نیا ڈائریکٹر مقرر کیا ہے۔ ریاستی حکومت کی جانب سے گزشتہ روز مختلف بورڈز اور کارپوریشنز میں کانگریس پارٹی کے کارکنوں کو ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔ اسی سلسلے میں یاسمین تاج کو بھی ہٹی گولڈ مائنز کمپنی کے ڈائریکٹر کے عہدے پر فائز کیا گیا ہے۔ یاسمین تاج ضلع میں کانگریس پارٹی کی سرگرمیوں میں مسلسل سرگرم رہی ہیں۔ بالخصوص خواتین کو پارٹی سے جوڑنے، انہیں پارٹی کی پالیسیوں اور نظریات سے واقف کرانے اور مختلف تنظیمی پروگراموں کے انعقاد میں انہوں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ پارٹی کے اصولوں اور نظریات کے مطابق ضلع میں کانگریس کو مضبوط بنانے اور اس کے فروغ کیلئے ان کی مسلسل جدوجہد اور خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے انہیں یہ اہم ذمہ داری سونپی ہے۔ ان کی تقرری سے ضلع کے کانگریسی حلقوں میں خوشی کا اظہار کیا جارہا ہے۔

مدرسہ مظاہر العلوم، سلیم تملناڈو میں جلسہ دستار بندی وتقسیم اسناد

سلیم تملناڈو (پریس ریلیز) نہایت خوشی وانبساط کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مشہور ومعروف قدیم دینی ادارہ مدرسہ مظاہر العلوم سلیم تملناڈو کا عظیم الشان دینی وتعلیمی جلسۂ دستار بندی وتقسیم اسناد 16 نومبر 2026 بروز پیر بعد نماز عصر تا عشاء مولانا محمد انیس خان قاسمی شیخ الحدیث ومہتمم مدرسہ مظاہر العلوم، سلیم کے زیر سرپرستی اور مولانا مفتی محمد ابوالکلام خان شفیق قاسمی ناظم تعلیمات مدرسہ مظاہر العلوم، سلیم کے زیر نگرانی منعقد ہے۔ نظامت کے فرائض مفتی محمد نعمان خان مظاہری استاذ حدیث مدرسہ مظاہر العلوم سلیم انجام دینگے۔ اس موقع پر شعبہ افتاء، تکمیل ادب، دورہ حدیث، حفاظ کرام، قرأت حفص، سبعہ قرأت سے فارغ التحصیل مہمان رسول کی دستار بندی اور تعلیمی اسناد تقسیم کی جائیگی۔ جلسے میں ملک کے ممتاز علمائے کرام، مشائخ عظام اور دینی شخصیات شریک ہونگے۔ مذکورہ اجلاس کی صدارت حضرت مولانا محمد خالد سیف اللہ رحمانی شیخ الحدیث ومہتمم معہد العالی الاسلامی وصدر مسلم پرسنل لاء بورڈ وجنرل سکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی فرمائینگے۔ بحیثیت مہمانان خصوصی مولانا مفتی محمد عبید اللہ اسعدی شیخ الحدیث جامعہ عربیہ ہتھورا باندہ وسکریٹری برائے سمینار پروگرام، مولانا عتیق احمد بستوی استاذ حدیث وفقہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ وسکریٹری برائے علمی امور اسلامک فقہ اکیڈمی، مولانا مفتی محمد رحمت اللہ میر باندی ومہتمم دارالعلوم رحیمیہ باندی پورہ کشمیر ورکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند، مولانا عبد اللہ معروفی استاذ تخصص فی الحدیث دارالعلوم دیوبند ومصنف العرف الذکی شرح جامع ترمذی، مولانا سراج الدین احمد بانی ومہتمم دارالعلوم سعودیہ چتامنی پٹی ضلع کرور شرکت فرمارہے ہیں۔ اس بابرکت موقع پر تمام علمائے کرام، مشائخ عظام، دانشوران ملت اور عوام الناس سے کثیر تعداد میں شرکت کی پرخلوص درخواست ہے۔ آپ کی شرکت ہمارے لیے باعث عزت ومسرت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تمام شرکا کی حاضری کو قبول فرمائے اور طلبہ کو اپنی نیک دعاؤں سے نوازنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد رحمت اللہ شاہی بنگلور)

راشن کارڈ ای کے وائی سی کی تاریخ میں 30 نومبر تک توسیع کا خیر مقدم

بیدر (سید یداللہ حسینی) راشن کارڈ میں درج تمام افراد کی ای کے وائی سی مکمل کروانے کی آخری تاریخ میں حکومتِ کرناٹک کی جانب سے مزید توسیع کرتے ہوئے 30 نومبر مقرر کیے جانے کا شہریوں کی جانب سے زبردست خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ 10 نومبر کی مقررہ تاریخ میں مزید توسیع کرتے ہوئے حکومت نے 30 نومبر تک مہلت فراہم کی ہے۔ اس سلسلے میں صدر ضلع کانگریس بیدر عبدالمنان سیٹھ کی پہل اور نمائندگی بھی مؤثر ثابت ہوئی۔ شہریوں نے عبدالمنان سیٹھ کے علاوہ حکومتِ کرناٹک اور متعلقہ وزیر سے بھی اظہارِ تشکر کیا ہے۔ شہریوں نے عبدالمنان سیٹھ سے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ وہ ہمیشہ کی طرح آئندہ بھی عوام کے درمیان موجود رہتے ہوئے عوامی مسائل کے حل کیلئے اپنی نمائندگی اور جدوجہد کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔



عظمت صحابہؓ وشان اہلبیتؓ کانفرنس

بنگلور (پریس ریلیز) اطلاع دی جاتی ہے کہ مدرسہ عربیہ فیض القرآن اولڈ گڑ دیلی بنگلور میں زیر سرپرستی مولانا مفتی اصغر علی قاسمی امام وخطیب مسجد نورانی پادرائن پورہ بنگلور وزیر نگرانی مولوی عبدالواجد فیضی مہتمم مدرسہ فیض القرآن اولڈ گڑ دیلی بنگلور 12 نومبر بروز جمعرات تا 21 نومبر 2026 بروز ہفتہ 10 روزہ آن لائن عظمت صحابہؓ وشان اہلبیتؑ کانفرنس منعقد ہے۔ حضرت مولانا حکیم محمد ضیاء الدین عمری مدنی امام وخطیب مسجد محی الدین پورہ آمبور تملناڈو کانفرنس کی صدارت فرمائینگے۔ ان جلسوں کا مقصد اہل بیت اطہارؑ اور صحابہ کرامؓ کے مقام ومرتبہ سے ملت اسلامیہ کو واقف کرانا ہے۔ مولانا مفتی رضوان حسامی امام وخطیب جامع مسجد منورہ الالی بنگلور، مولانا محمد مجاہد الاسلام جامعی خطیب مسجد ابوالقاسم ماولی بنگلور، مولانا مفتی محمد جلال الدین قاسمی امام مسجد صدیق لائر پالیہ بنگلور، مولانا مفتی انعام الحسن شاہی وقاسمی امام وخطیب جامع مسجد گوری پالیہ بنگلور، مولانا مفتی عمران خان شاہی وقاسمی ناظم مکتب القاسم وفاق المکاتب کرناٹک، مولانا محمد انظر احیائی قاسمی مہتمم مدرسہ عربیہ دارالعلم باپوجی نگر بنگلور، مولانا محمد امین افسر قاسمی استاذ حدیث وعربی ادب جامعہ اسلامیہ کاشف العلوم مسجد اکبری ٹیلسندرا بنگلور، مولانا مفتی شہباز ناصر قاسمی خطیب مسجد خدادادشامنا گارڈن بنگلور، مولانا ماجد حسین اشاعتی مہتمم احسن البنات پادرائن پورہ بنگلور بحیثیت مہمانان خصوصی شرکت فرمائینگے اور اپنے علمی واصلاحی خطابات کے ذریعے سامعین کی رہنمائی کرینگے۔ منتظمین محافظین ختم نبوت میسور روڈ بنگلور مولوی عبدالواجد فیضی، مولانا محمد انظر قاسمی، حافظ محمد یوسف مظاہری، ماسٹر محمد ابوبکر صدیق رحمانی، الحاج نیاز پاشا وائین، قاری عبدالمعید خان معہدی نے اپیل ہے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں ان صحابہ کرامؓ واہل بیتؑ کی عظمت و فضائل اور باہمی تعلق سے باخبر ہونے کیلئے اس دینی واصلاحی کانفرنس میں شامل ہو کر علماء کے خطابات سے مستفیض ہوں۔ جلسوں کے خطابات براہ راست یوٹیوب چینل عبدالمعید خان آفیشیل اور صدائے حق انظر پر رات 9:30 بجے ہی لائیو نشر کیے جائینگے۔ مذکورہ بالا دس روزہ آن لائن عظمت صحابہؓ وشان اہلبیتؑ کانفرنس میں شرکت کرنیوالوں کو تہنیت نامہ سے نوازا جائیگا۔ (محمد رحمت اللہ شاہی بنگلور)

کانگریس ذات اور مذہب کی بنیاد پر نہیں بلکہ تمام طبقات کی نمائندہ جماعت: ہری پرساد



بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) کے پی سی سی صدر بی کے ہری پرساد نے کہا ہے کہ کانگریس حکومت سابقہ تبدیلیوں کے بل کو نافذ کر کے اقلیتی اور دلت تنظیموں سے کیا گیا اپنا وعدہ پورا